ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.197, Saturday, 24 January, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۹۷)، بروز ہفتہ، ۲۴ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۴ رشعبان المعظم، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ اور غزہ پٹی کے مشرقی علاقوں پر وحشیانہ گولہ باری ص:02

بورڈ آف پیس کے بعد امریکہ کا 'نیو غزہ' منصوبہ پیش

ترقی یا نسل کشی کا نیا روپ؟، امریکی صدر کے داماد اور مشیر جیرڈ کشنر کے ذریعہ پیش منصوبے پر مبصرین نے اٹھائے سوال

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ نے بورڈ آف پیس کے بعد 'نیو غزہ' منصوبہ پیش کردیا جس پر ملا جلا رجحان سامنے آیا ہے۔ عالمی خبر رساں

ادارے کے مطابق یہ منصوبہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے داماد اور مشیر جیرڈ کشنر نے عالمی اقتصادی فورم (ڈبلیو ای ایف) میں پیش کیا جسے 'نیو غزہ' پراجیکٹ کا نام دیا گیا ہے۔ جیرڈ کشنر نے بتایا کہ اس منصوبے میں غزہ کے بڑے علاقوں کو فلوریسٹک سٹی اسکائی اسکریپرز، لگژری رہائشی یونٹس، ڈیٹا سینٹرز، سیاحت زونز، پارکس، زرعی اور صنعتی علاقے کے طور پر دوبارہ تعمیر کرنے کا خاکہ شامل ہے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ غزہ میں ایک لاکھ مستقل رہائشی یونٹس تعمیر کیے جائیں گے جب کہ 75 طبی مراکز کو بحال اور فعال کیا جائے گا۔ ان کے بقول 200 سے زائد تعلیمی، ثقافتی اور پیشہ ورانہ عمارتیں بھی منصوبے کا حصہ ہیں اس کے علاوہ راہداری، سمندری بندرگاہ اور ہوائی اڈے سمیت متعدد ترقیاتی اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ جیرڈ کشنر نے بتایا کہ یہ بڑا ترقیاتی منصوبہ تقریباً 25 بلین ڈالر لاگت کا ہے جس کے ذریعے غزہ میں امن اور خوشحالی آئی گی۔ قبل ازیں صدر ٹرمپ نے بھی اس منصوبے کے متعلق کہا تھا کہ یہ خوبصورت مقام سمندر کے کنارے ہے اور بہتر زندگی کے امکانات رکھتا ہے۔ لیکن ناقدین نے اسے غزہ کو صرف سرمایہ کاری کے مقاصد کیلئے دیکھا جانے والا پراجیکٹ قرار دیا ہے۔ کاروباری اور سیاسی مبصر ڈیویڈ الحدّاد نے کہا کہ نسل کشی کا منصوبہ دو مرحلوں میں ہے، پہلے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مارنا، پھر بچ جانے والوں کو ترقی کے نام پر وہاں سے نکال دینا۔ بین الاقوامی وکیل ایتائی ایپشٹائن نے کہا کہ یہ منصوبہ نہ کسی قانون میں ہے، نہ حقائق پر مبنی ہے۔ صرف جیرڈ کشنر کے شاندار ریئل اسٹیٹ ڈیلز کا مجموعہ ہے جس میں حقیقی انسانی امداد، بحالی اور امن کو بالائے طاق رکھا گیا ہے۔ الجزیرہ کے تجزیہ کار ہانی محمود نے کہا کہ غزہ کو ان لوگوں کی نظر سے نہیں دیکھا جا رہا ہے جو روزانہ قتل، قحط اور مصائب کی زد میں ہیں بلکہ ایک ایسی جگہ تصور کی جا رہی ہے جسے سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جائے۔

انسانی حقوق کے مبصرین کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کا بورڈ آف پیس ہو یا جیرڈ کشنر کا نیو غزہ پراجیکٹ، دونوں میں فلسطینیوں کو، ان کے جذبات کو اور احساسات کو نظرانداز کیا گیا۔ جس میں فلسطینی نمائندگان شامل نہیں ہیں، دراصل ایک غلط بین الاقوامی شمولیت کا مظاہرہ ہے۔ کچھ کے مطابق اس میں اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی موجودگی بھی تشویش کا باعث ہے۔

ٹرمپ کینیڈا سے ناراض؟ غزہ بورڈ آف پیس میں شمولیت کا دعوت نامہ بھی واپس لے لیا

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ بورڈ آف پیس میں شمولیت کے لیے کینیڈا کو دیا گیا دعوت نامہ واپس لے لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈیووس میں ورلڈ

اکنامک فورم کے دوران اعلان کیا کہ وہ غزہ کیلئے بنائے گئے بورڈ آف پیس میں کینیڈا کے وزیراعظم مارک کارنی کو شامل کرنے کا دعوت نامہ واپس لے رہے ہیں۔ ٹرمپ نے کہا کہ بورڈ آف پیس دنیا کے بااثر رہنماؤں کا سب سے معتبر فورم ہوگا تاہم اس میں کینیڈا کی شمولیت کیلئے پہلے جو دعوت دی گئی تھی، وہ واپس لے لی گئی ہے۔ تاہم فی الحال ٹرمپ نے واضح طور پر دعوت نامہ واپس لینے کی وجہ نہیں بتائی ہے۔ لیکن مختلف رپورٹس کے مطابق یہ اقدام کینیڈا کے وزیراعظم مارک کارنی کے اس بیان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے طاقت ور ممالک کے کردار پر تنقید کی تھی اور کہا تھا کہ کچھ ممالک ٹیرف کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ رائٹرز نے وائٹ ہاؤس اور کینیڈین وزیراعظم ہاؤس سے اس حوالے سے استفسار کیا تاہم دونوں ممالک نے اس پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ترکیہ کا غزہ میں امن منصوبے کے تحت فوج تعینات کرنے پر آمادگی کا اظہار

انقرہ، (ایجنسیاں): ترکیہ نے غزہ میں امن منصوبے کے تحت فوج تعینات کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے ڈیوس میں ورلڈ اکنامک فورم کے موقع پر ایک خصوصی انٹرویو کے دوران کہا کہ ترکیہ غزہ کے لیے تیار کیے جانے والے امن منصوبے کے تحت فوجیوں کی تعیناتی کے لیے تیار ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر بین الاقوامی سطح پر کوئی مؤثر امن فریم ورک تشکیل دیا جاتا ہے تو ترکیہ اس میں عملی کردار ادا کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ ہاکان فیدان نے کہا کہ جس طرح ترکیہ بورڈ آف پیس کا حصہ ہے اسی طرح اب وہ غزہ سے متعلق ایگزیکٹو کمیٹی میں بھی فعال کردار ادا کر رہا ہے اور انسانی امداد کی فراہمی میں نمایاں تعاون کر رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ترکیہ نہ صرف سفارتی سطح پر بلکہ زمینی حقائق کو بہتر بنانے کے لیے بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ کا مزید کہنا تھا کہ ترکیہ غزہ امن منصوبے میں ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہے اور بین الاقوامی استحکام فورس کا حصہ بننے کے لیے بھی ہے۔ ان کے مطابق غزہ میں پائیدار امن کے قیام کے لیے تمام قابلِ عمل آپشنز پر غور کیا جانا ضروری ہے۔ ہاکان فیدان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ترکیہ خطے میں دیرپا امن اور استحکام کے لیے بین الاقوامی برادری کے ساتھ مل کر ہر ممکن اقدام کرے گا۔

گرین لینڈ خطرات کی لپیٹ میں، حکومت کی عوام سے اشیائے ضروریہ ذخیرہ کرنے کی اپیل

گرین لینڈ کی حکومت نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی دھمکیوں کے پیش نظر عوام کو اشیائے خورد و نوش، پانی اور دیگر ضروری سامان ذخیرہ کرنے کا مشورہ دے دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق

حکومت نے کہا ہے یہ ایک بحران کے حالات کے لئے تیار رہنے کی احتیاطی تدبیر ہے کیونکہ ہر ممکن صورتحال کے لئے ہر تیاری ضروری ہے۔ گرین لینڈ کے وزیراعظم نے واضح کیا ہے کہ اگرچہ کسی حملے کا امکان بہت کم ہے، لیکن مکمل طور پر ناممکن قرار نہیں دیا جاسکتا۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بارہا گرین لینڈ پر کنٹرول حاصل کرنے کی بات کی ہے اور عسکری قوت سے قبضہ کے حوالے سے دھمکی آمیز زبان استعمال کی ہے جس سے گرین لینڈ میں امن اور سلامتی کے خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ اس تناظر میں گرین لینڈ کی حکومت نے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کسی بھی خطرناک حالات سے نمٹنے کیلئے اپنے پاس روزمرہ ضروری اشیا کو فی الحال کم از کم 5 دن کیلئے جمع کر لیں۔ گرین لینڈ حکومت نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کم از کم پانچ دن کے کھانے اور پانی کا ذخیرہ رکھیں، تین لیٹر پانی فی فرد روزانہ کی مقدار محفوظ کریں، کھانے کے لئے کین فوڈز، خشک گوشت، مچھلی اور دودھ وغیرہ رکھیں۔ اس کے علاوہ اپنے پاس بیٹری سے چلنے والا ریڈیو، ٹارچ اور ضروری دوائیں وغیرہ بھی اپنے پاس رکھیں۔ علاوہ ازیں مقامی ضروریات کے پیش نظر شکار اور ماہی گیری کے سامان بھی اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ حکومت نے کہا ہے یہ ایک بحران کے حالات کے لئے تیار رہنے کی احتیاطی تدبیر ہے کیونکہ ہر ممکن صورتحال کے لئے تیاری ضروری ہے۔ گرین لینڈ کے وزیراعظم نے واضح کیا ہے کہ اگرچہ کسی حملے کا امکان بہت کم ہے، لیکن مکمل طور پر ناممکن قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اقتدار کے محض 3 ماہ بعد جاپان کی پہلی خاتون وزیراعظم نے اسمبلی تحلیل کردی

8 فروری کو قبل از وقت انتخابات کرانے کا اعلان، ایوانِ زیریں کی 465 نشستوں کیلئے 12 روزہ انتخابی مہم کا آغاز

ٹوکیو، (ایجنسیاں): جاپان کی وزیراعظم سَنائے تاکائچی نے کہا ہے کہ اب فیصلہ عوام کو کرنا ہے کہ آیا مجھے وزیراعظم رہنا چاہیے یا نہیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق جاپانی وزیراعظم سَنائے تاکائچی نے بتایا کہ اسمبلی تحلیل کر کے نئے انتخابات کرانے کا مقصد اکثریت حاصل کر کے پارلیمان میں آنا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ معاشی اصلاحات، دفاعی پالیسیوں میں تبدیلی اور سخت امیگریشن قوانین جیسے اقدامات کے نفاذ کے لیے اسمبلی میں اکثریت درکار ہوتی ہے۔ جاپانی وزیراعظم تاکائچی نے مزید کہا کہ اسی مقصد کے لیے وہ اپنی سیاسی ساکھ داؤ پر لگا کر عوام سے اکثریتی مینڈیٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اسمبلی کے تحلیل اور 8 فروری کو الیکشن کرانے کے اعلان کے بعد ایوانِ زیریں کی 465 نشستوں کے لیے 12 روزہ انتخابی مہم کا آغاز ہوگیا۔ یاد رہے کہ 2024 کے انتخابات میں حکمراں اتحادی جماعتوں کو معمولی اکثریت ملی تھی جب کہ ایوان بالا میں حکومت کے پاس واضح اکثریت نہیں ہے۔ جس کے باعث حکومت کو قانون سازی میں مشکلات پیش آرہی تھیں۔ حکمراں اتحاد کے درمیان مفادات کا ٹکراؤ اور اختلافات بھی بڑھتے جا رہے تھے۔ خیال رہے کہ سنائے تاکائچی نے اپنے دیرینہ اتحادی کومیتو کے الگ ہوجانے کے بعد دائیں بازو کی جماعت جاپان انوویشن پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔ دونوں جماعتوں نے مضبوط فوج، مردوں تک محدود شاہی جانشینی، اور بند نیوکلیئر ری ایکٹرز کی بحالی جیسے نکات پر اتفاق کیا ہے۔ دوسری جانب کومیتو نے اپوزیشن کی جماعت کانسٹی ٹیوشنل ڈیموکریٹک پارٹی آف جاپان کے ساتھ مل کر 'سینٹرسٹ ریفارم الائنس' تشکیل دے دیا جو صنفی مساوات، جامع معاشرہ اور عوام کو اولیت دینے کا منشور پیش کیا ہے۔

> یاد رہے کہ 2024 کے انتخابات میں حکمراں اتحادی جماعتوں کو معمولی اکثریت ملی تھی جب کہ ایوانِ بالا میں حکومت کے پاس واضح اکثریت نہیں ہے۔ جس کے باعث حکومت کو قانون سازی میں مشکلات پیش آرہی تھیں۔

ٹک ٹاک کا امریکی پابندیوں سے بچنے کیلئے جوائنٹ وینچر معاہدہ

واشنگٹن، (ایجنسیاں) معروف ویڈیو ایپلیکیشن ٹک ٹاک کے چینی مالک بائٹ ڈانس نے امریکی پابندیوں سے بچنے کے لیے امریکہ کے ساتھ نئی جوائنٹ وینچر ڈیل کرلی۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ امریکی اکثریتی جوائنٹ وینچر کے بعد ٹک ٹاک امریکی صارفین کے ڈیٹا، ایپس اور الگورتھم کو ڈیٹا پرائیویسی اور سائبر سکیورٹی اقدامات کے ذریعے محفوظ کرے گا۔ اس معاہدے کے تحت امریکی اور بین الاقوامی سرمایہ کار نئی کمپنی میں 80.1 فیصد شیئرز کے مالک ہوں گے جبکہ بائٹ ڈانس 19.9 فیصد شیئرز برقرار رکھے گا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹک ٹاک کے امریکا کے ساتھ جوائنٹ وینچر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ انہوں نے ٹک ٹاک کو بچانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ اب یہ دنیا کے سب سے بڑے عظیم امریکی محب وطنوں اور سرمایہ کاروں کے گروپ کی ملکیت میں ہوگا اور ایک اہم آواز بنے گا۔

امریکہ 78 سال بعد عالمی ادارہ صحت سے دستبردار ہوگیا

واشنگٹن پر 270–130 ملین ڈالر سے زائد واجبات ابھی بقایا ہیں اور یہ بھی تنازعے کا حصہ ہیں

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ نے 78 سال کے بعد عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) سے باضابطہ طور پر دستبرداری اختیار کر لی ہے۔ تفصیلات کے مطابق یہ فیصلہ فوری طور پر نافذ ہو گیا ہے جس سے امریکہ کا ڈبلیو ایچ او کے ساتھ عملی تعلق بالکل ختم ہوگیا ہے۔ امریکی حکومت نے کہا ہے کہ ڈبلیو ایچ او نے کورونا وبا کے دوران مناسب طریقے سے کام نہیں کیا۔ ادارے میں سیاسی اثرات اور اصلاحات نہ ہونے کی وجہ سے وہ امریکہ کے مفادات کا تحفظ نہیں کر پا رہا ہے۔ دوسری جانب ڈبلیو ایچ او کے مطابق امریکہ پر 270–130 ملین ڈالر سے زائد واجبات ابھی بقایا ہیں اور یہ بھی تنازعے کا حصہ ہیں۔ امریکہ کا کہنا ہے اب وہ ڈبلیو ایچ او کے بجائے مستقل طور پر دیگر ممالک کے ساتھ دو طرفہ معاہدوں میں کام کرے گا، جیسے امراض پر نگرانی اور ویکسین کے مسائل۔ اس فیصلے کے بعد عالمی صحت کے ماہرین نے اس فیصلہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈبلیو ایچ او عالمی سطح پر امراض کی نگرانی اور بروقت معلومات فراہم کرتا ہے۔ امریکہ ایسے ڈیٹا تک رسائی کھو سکتا ہے جو مستقبل میں وائرس یا فلو جیسے خطرات سے بچاؤ میں مدد دے سکتا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ ڈبلیو ایچ او میں 1948 میں شمولیت اختیار کرنے والا ایک بانی رکن تھا اور اس کے بڑے مالی معاونین میں سے تھا جو کہ ادارے کا کُل 18 فیصد تک ادا کرتا تھا۔

یہودی آبادکاروں کے حملوں سے دو ہفتوں میں مغربی کنارے میں تقریباً 100 بدوی خاندان بے گھر

غزہ: اقوام متحدہ سے وابستہ اداروں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے حملوں میں خطرناک اضافے پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ مسلسل جارحیت کے نتیجے میں درجنوں فلسطینی خاندان جبری طور پر اپنے گھروں سے بے دخل ہو چکے ہیں، ایسے وقت میں جب فلسطینی حلقوں کی جانب سے آبادکاروں کی دہشت گردی کا ہر سطح پر مقابلہ کرنے کی اپیلیں تیز ہو رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کے اداروں کے مطابق گذشتہ دو ہفتوں کے دوران یہودی آبادکاروں کے حملوں کے باعث مغربی کنارے کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 100 فلسطینی خاندان جبری نقل مکانی پر مجبور ہوئے، یہ بے دخلی براہ راست حملوں، خوف و ہراس پھیلانے، املاک کی توڑ پھوڑ اور روزگار کے ذرائع اور چراگاہوں تک رسائی روکنے کے نتیجے میں سامنے آئی۔ بدوی خاندانوں نے بتایا کہ وہ مسلسل تشدد اور دباؤ کے باعث اپنے مسکن چھوڑنے پر مجبور ہوئے، انہیں کسی قسم کا حقیقی تحفظ فراہم نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برعکس قابض اسرائیلی افواج نے حملوں کے دوران آبادکاروں کو سکیورٹی اور مکمل تحفظ فراہم کیا، جو کھلی ملی بھگت کا ثبوت ہے۔

دوسری جانب فلسطینی سطح پر وسیع پیمانے پر آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ آبادکاروں کی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے مزاحمت کے تمام ذرائع کو بروئے کار لایا جائے، تاکہ زمین اور عوام کا تحفظ کیا جا سکے اور جبری بے دخلی کے اس مسلسل سلسلے کو روکا جا سکے جو مغربی کنارے میں فلسطینی وجود کو نشانہ بنا رہا ہے۔

یہ انتباہات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب آبادکاروں کے حملوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے، جو قابض اسرائیل کے ان منصوبوں کا مرکزی ہتھیار بن چکے ہیں جن کا مقصد فلسطینی علاقوں کو خالی کرنا، بالخصوص بدوی تجمعات کو مٹانا اور زمین پر نئے غیر قانونی آبادکاری کے حقائق مسلط کرنا ہے۔

غزہ میں ظالمانہ اسرائیلی ناکہ بندی کے باعث شدید سردی کے نتیجے میں شیر خوار بچے کی المناک موت

غزہ: غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس میں جمعہ کے روز شدید سردی کے باعث ایک شیر خوار بچہ جان کی بازی ہار گیا، یہ سانحہ قابض اسرائیل کے محاصرے اور انسانی وسائل کی منظم تباہی کے سائے میں پلنے والے انسانی المیے کی ایک دردناک جھلک ہے۔ طبی ذرائع کے مطابق چھ ماہ کا شیر خوار بچہ یوسف عمر ابوحمالہ مواصی خان یونس کے علاقے میں قائم اپنی خیمہ نما رہائش گاہ میں شدید سردی کے باعث وفات پا گیا، جہاں وہ اپنے بے گھر خاندان کے ہمراہ انتہائی کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بچے ابوحمالہ کی وفات کے بعد غزہ پٹی میں موسم سرما کے آغاز سے اب تک شدید سردی کے باعث جان سے جانے والے بچوں کی تعداد 11 تک جا پہنچی ہے، یہ سب ایسے حالات میں ہوا ہے جب امدادی سامان کی شدید قلت ہے اور حرارت کے بنیادی ذرائع مکمل طور پر ناپید ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ افسوسناک واقعہ غزہ پٹی میں انسانی حالات کی سنگینی کو بے نقاب کرتا ہے، بالخصوص بچوں اور بے گھر افراد کے لیے جو کمزور اور غیر محفوظ خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں اور سرد موسم کا مقابلہ کرنے کی کسی صلاحیت سے محروم ہیں۔ غزہ پٹی کے باسی رہائش اور علاج کی سہولیات کے فقدان کا شکار ہیں اور ایندھن کی قلت کے باعث حرارت کے ذرائع میسر نہیں، یہ سب ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب علاقے پر شدید سرد بارشوں اور طوفانی موسمی دباؤ کا راج ہے۔

اسرائیلی پابندیوں کے باوجود 60 ہزار فلسطینیوں کی مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی

غزہ: دسیوں ہزار فلسطینیوں نے قابض اسرائیل کی جانب سے عائد سخت عسکری پابندیوں کے باوجود مسجد اقصیٰ مبارک میں نماز جمعہ ادا کی، قابض حکام نے مسجد کے دروازوں اور مقبوضہ القدس کی قدیم شہر کی گلیوں اور داخلی راستوں پر غیر معمولی سکیورٹی اقدامات نافذ کر رکھے تھے۔ القدس میں اسلامی اوقاف کے محکمے نے اندازہ لگایا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں تقریباً 60 ہزار نمازیوں نے نماز جمعہ ادا کی اور اپنی ثابت قدمی کے ذریعے فلسطینی قوم کے دینی اور قومی تشخص کا بھرپور اظہار کیا۔ قابض اسرائیلی افواج شہر بھر میں فوجی چوکیوں سڑکوں قدیم شہر کے دروازوں اور مسجد اقصیٰ کے داخلی راستوں پر بڑی تعداد میں تعینات رہیں جبکہ نماز جمعہ کے اختتام کے ساتھ ہی قابض افواج کے کئی اہلکاروں نے مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں دھاوا بھی بولا۔ دوسری جانب القدس کے عوام کی جانب سے فلسطینی عوام کو مسلسل اپیلیں کی جا رہی ہیں کہ مسجد اقصیٰ میں رباط کو مزید مضبوط کیا جائے کیونکہ قابض اسرائیل کی جانب سے مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدسات کے خلاف خلاف ورزیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جو آبادکار گروہوں کی جانب سے مسجد کو نشانہ بنانے کے لیے دھاووں میں اضافے کی کھلی دعوتوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

پاکستان کی 'بورڈ آف پیس' میں شمولیت، اسرائیل پریشان

اسلام آباد،(یو این آئی) پاکستان نے غزہ 'بورڈ آف پیس' میں شامل ہونے کی دعوت قبول کی جس کا مقصد فلسطین میں امن کے قیام کی حمایت ہے۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان نے فلسطینی عوام کے لیے انسانی امداد میں اضافے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور غزہ کی تعمیرنو کے عمل کو مؤثر بنانے کی امید ظاہر کی گئی۔ ترجمان دفتر خارجہ نے مزید کہا کہ پاکستان فلسطینی عوام کی مشکلات کے خاتمے کے لیے تعمیری کردار ادا کرتا رہے گا اور بورڈ آف پیس کے ذریعے فلسطین میں امن کے لیے عملی پیشرفت کی امید ہے۔ پاکستان کی غزہ 'بورڈ آف پیس' میں شمولیت فلسطین پر برسوں سے قابض صہیونی ریاست سے برداشت نہیں ہو رہی۔ اسرائیل کے وزیر اقتصادیات نیر برکت نے ہندوستانی میڈیا سے کہا کہ جو بھی ملک حماس کی حمایت کرتا ہے اس کی فوج کا غزہ میں آنا خوش آئند نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قطریوں اور ترکوں کو غزہ میں قبول نہیں کریں گے کیونکہ وہ غزہ میں موجود فلسطینی تنظیم حماس کی حمایت کرتے رہے ہیں لیکن ہمیں اس بات سے کوئی اعتراض نہیں کہ وہ ٹرمپ کی قیادت میں 'بورڈ آف پیس' کا حصہ ہیں۔ نیر برکت نے مزید کہا کہ غزہ میں کسی بھی عبوری فورس یا تعمیر نو کے مشن میں پاکستان کی موجودگی تو بالکل 'ناقابل قبول' ہے۔ دوسری جانب ہندوستان میں موجود اسرائیلی سفارتکار ریوین آزر نے کہا کہ اسرائیل 'بورڈ آف پیس' میں پاکستان کی شمولیت سے مطمئن نہیں اور اس کی وجہ پاکستان کے حماس سے بڑھتے ہوئے تعلقات ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب ایسی کوششیں کی جانی چاہئیں جو آگے بڑھنے میں ہمارے لیے مددگار ثابت ہوں لیکن ایسا صرف حماس کے خاتمے کے بعد ہی ممکن ہے۔ ریوین آزر نے کہا کہ تمام ممالک عام طور پر صرف ان لوگوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں جن پر وہ اعتماد کرتے ہیں یا جن کے ساتھ ان کے مناسب سفارتی تعلقات ہوتے ہیں اور اسرائیل فی الحال پاکستان کو غزہ میں امن واستحکام کے قیام کے لیے کسی طور پر بھی قابل اعتبار یا قابل قبول شراکت دار نہیں سمجھتا۔

گرین لینڈ کی تلاش کیلئے گلوب خریدنے پر وزیراعظم جمہوریہ چیک کا سوشل میڈیا پر مذاق

پراگوئے،(یو این آئی) جمہوریہ چیک کے وزیرِ اعظم آندرے چباوش گرین لینڈ کی تلاش کے لیے مہنگا گلوب خرید کر گھر لے آئے۔ اس حوالے سے جب انہوں نے سوشل میڈیا پر اعلان کیا تو مذاق بن گئے۔ حالیہ دنوں میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ڈنمارک کے خودمختار خطے گرین لینڈ پر قبضے کی دھمکی دی ہے اس وقت سے یہ خطہ عالمی سطح پر توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ٹرمپ کے اس مؤقف نے نیٹو میں بھی ہلچل مچا دی، جبکہ خود کو ٹرمپ نواز قرار دینے والے آندرے چباوش کے لیے یہ معاملہ مزید مشکل بن گیا۔ آندرے چباوش نے سیکڑوں ڈالر مالیت کا ایک گلوب خرید کر اس کی تفصیل سوشل میڈیا پر شیئر کی، جس کے بعد انٹرنیٹ پر طنز و مزاح کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ منگل کے روز آندرے چباوش نے فیس بک پر جاری ایک ویڈیو میں مزید کہا کہ روایتی نقشے جغرافیائی حقائق کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس خوبصورت گلوب پر آپ گرین لینڈ کا حقیقی حجم امریکہ اور یورپ کے مقابلے میں واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ مذکورہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تو ایک صارف نے فرضی خبر کی میم شیئر کی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ فراڈیوں نے ایک سادہ لوح پنشنر کو مہنگا گلوب فروخت کر دیا۔ آندرے چباوش کی جانب سے 2022 میں روسی جارحیت کا سامنا کرنے والے یوکرین کو فوجی امداد دینے سے انکار کے تناظر میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بیزیلزی نامی صارف نے طنز کرتے ہوئے لکھا کہ آندرے چباوش کو یوکرین بھی دیکھ لینا چاہیے تاکہ وہ یہ جان سکیں کہ جنگ کتنی قریب ہے۔ 71 سالہ صنعتکار آندرے چباوش ایک تین جماعتی اتحادی حکومت کی قیادت کر رہے ہیں، جس میں یوروسیپک اور انتہائی دائیں بازو کی جماعتیں شامل ہیں۔ دسمبر میں عہدہ سنبھالنے کے بعد سے وہ خارجہ پالیسی کی باگ ڈور خود سنبھالنے پر زور دیتے رہے ہیں، تاہم اس معاملے میں وہ دنیا کے سب سے بڑے جزیرے سے متعلق بیان پر تنقید کی زد میں آ گئے۔ پیر کے روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اندرے چباوش نے کہا کہ میں نے یہ خوبصورت اور بڑا گلوب 15 ہزار کرونا (720 ڈالر) میں خریدا ہے تاکہ میں ٹھیک سے دیکھ سکوں کہ یہ گرین لینڈ آخر کہاں واقع ہے۔ واضح رہے کہ عام گلوبز کی قیمت عموماً 1 ہزار کرونا تک ہوتی ہے۔

فرانسیسی حکومت بچ گئی، تحریک عدم اعتماد ناکام

پیرس،(یو این آئی) فرانس کی حکومت کے خلاف دو عدم اعتماد کی تحریکیں جمعہ کو ناکام ہوگئیں، جس سے وزیراعظم سیبسٹین لیکورنو کی حکومت پر پیدا ہونے والا بحران فی الحال ٹل گیا۔ عدم اعتماد کی

تحریک کے خاتمے نے سال 2026 کے مکمل اسٹیٹ بجٹ کو اپنانے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ کو دور کردیا۔ بائیں بازو کی جماعت 'فرانس انبوڈ' کی طرف سے لائی گئی تحریک عدم اعتماد کو 269 ارکان پارلیمنٹ کی حمایت حاصل ہوئی، جو مطلوبہ اکثریت سے محض 19 ووٹ کم ہے۔ انتہائی دائیں بازو کی قومی ریلی کی طرف سے پیش کی گئی دوسری تحریک کو صرف 142 ارکان پارلیمنٹ کی حمایت حاصل ہوئی۔ ان تحریکوں کو شکست دینے کے بعد لیکورنو حکومت نے راحت کی سانس لی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے یہ قدم وزیراعظم لیکورنو کے آئین کے ایک مخصوص آرٹیکل کو لاگو کرنے کے فیصلے کے خلاف احتجاج میں اٹھایا۔ حکومت اس آئینی شق پر بھروسہ کرتے ہوئے 2026 کے بجٹ کو پارلیمانی ووٹ کے بغیر پاس کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جواب میں اپوزیشن کو تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کا حق حاصل تھا۔ مسٹر لیکورنو نے منگل کو اس طاقت کا استعمال ریونیو سے متعلق بجٹ کی دفعات کو پاس کرنے کیلئے کیا اور اب توقع کی جاتی ہیکہ وہ حکومتی اخراجات کے آخری حصے کو پاس کرنے کیلئے اسے دوبارہ استعمال کریں گے۔

'امن یا ٹکڑے' ایلون مسک کا ٹرمپ کے 'بورڈ آف پیس' پر دلچسپ تبصرہ

واشنگٹن،(یو این آئی) دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مجوزہ 'بورڈ آف پیس' پر دلچسپ انداز میں رائے کا اظہار کیا۔

ورلڈ اکنامک فورم میں گفتگو کرتے ہوئے ایلون مسک نے کہا کہ جب انہوں نے 'پیس سمٹ' کے قیام کے بارے میں سنا تو انہیں لمحہ بھر کے لیے الجھن ہوئی کہ آخر کس پیس کی بات ہو رہی ہے، مجھے لگا یہاں (Peace امن) کے بجائے (Piece ٹکڑے) کی بات ہو رہی ہے۔ مسک نے ہنستے ہوئے کہا کہ مجھے ابتدا میں لگا شاید گرین لینڈ یا وینزویلا کے کسی چھوٹے حصے کا ذکر ہو رہا ہے۔ انہوں نے یہ وضاحت کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی کہ ویسے ہم سب کو امن ہی چاہتے ہیں۔

واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 17 جنوری کو اپنی سربراہی میں غزہ بورڈ آف پیس کا اعلان کیا ہے، جس میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، مشرق وسطیٰ میں ٹرمپ کے نمائندے اسٹیو وٹکوف شامل ہیں۔

مغربی کنارے میں تعلیمی مرکز اسرائیلی دھمکی کے بعد چند دنوں میں بند کر دیا جائے گا: انروا

غزہ،(ایجنسیاں): اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے 'انروا' نے جمعہ کے روز بتایا ہے کہ مغربی کنارے میں فلسطینی بچوں کے لیے قائم 'انروا' کا تعلیمی وتربیتی مرکز جلد بند کیا جا رہا ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ اگلے چند دنوں میں ہی بند کر دیا جائے کیونکہ اسرائیل نے اسے بند کرنے کے لیے دھمکی آمیز حکم دے دیا ہے۔ مغربی کنارے میں قائم کلانڈیا ٹریننگ سینٹر میں 350 طلبہ تعلیم کے علاوہ مختلف ہنروں کی تربیت لیتے ہیں۔ جن میں پلمبر بننا اور گاڑیوں کی مرمت کرنا بھی شامل ہے۔ تاہم اسرائیل نے فلسطینی بچوں کے تعلیم و تربیت کے اس مرکز کو بند کرنے کا حکم دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اسرائیل کے لیے خطرہ ہوسکتا ہے۔ 'انروا' کے ترجمان جوناتھن فولر نے کہا اس تعلیمی وتربیتی مرکز کے بند ہونے کے بعد مغربی کنارے میں اس مرکز کا کوئی متبادل فلسطینی بچوں کے لیے دستیاب نہیں ہوگا اور وہ تعلیم اور مختلف مہارتیں سیکھنے کی سہولت سے محروم ہوجائیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ انہیں خدشہ ہے کہ یہ ادارہ اگلے چند دنوں میں بند کر دیا جائے گا جو فلسطینیوں کے تعلیم سے محروم ہو چکے بچوں کے لیے کام کر رہا تھا۔ وہ اردن کی راجدھانی عمان سے جنیوا میں ویڈیو لنک پر صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا اسرائیل کا یہ اقدام اس بات کی واضح مثال ہے کہ مغربی کنارے میں تعلیم بھی حملوں کی زد میں ہے اور حق تعلیم بھی۔ ترجمان نے اس سلسلے میں بین الاقوامی برادری سے اپیل کی کہ وہ جاگے اور ان علم دشمنی پر مبنی اقدامات کا نوٹس لے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں 'انروا' کے اس تعلیمی وتربیتی مرکز کی بندش کے بارے میں اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے دفتر نے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی تبصرے کی درخواست کا جواب دیا ہے۔ 'انروا' پچھلی کئی دہائیوں سے فلسطینیوں کی بہبود کے لیے کام کر رہا ہے۔ اسرائیل نے اس ادارے کو کام سے روک دیا ہے اور کئی بار اس کے مراکز پر بمباری بھی کی جا چکی ہے۔

متحدہ عرب امارات میں بچوں کے سوشل میڈیا قوانین نافذ، والدین پر کروڑوں روپے جرمانہ

18 سال سے کم عمر بچوں کے لیے آن لائن کمرشل گیمز، جوا اور بیٹنگ پلیٹ فارمز تک رسائی مکمل طور پر بند

ابوظہبی،(ایجنسیاں): متحدہ عرب امارات میں بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کو محفوظ بنانے کے لیے نیا قانون چائلڈ ڈیجیٹل سیفٹی لا نافذ العمل ہوگیا۔ عرب میڈیا کے مطابق اس قانون کے تحت 13 سال سے کم عمر بچوں کے ذاتی ڈیٹا کو والدین کی واضح، تحریری اور قابل تصدیق اجازت کے بغیر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو یہ اجازت کسی بھی وقت اور بغیر کوئی وجہ بتائے واپس لینے کا آسان طریقہ بھی فراہم کرنا ہوگا۔ اس قانون کے تحت بچوں کے ڈیٹا کو کمرشل مقاصد یا ٹارگٹڈ اشتہارات کے لیے استعمال کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں 18 سال سے کم عمر بچوں کے لیے آن لائن کمرشل گیمز، جوا اور بیٹنگ پلیٹ فارمز تک رسائی مکمل طور پر بند کر دی گئی ہے۔ اس نئے قانون کے تحت اب والدین اور سرپرستوں پر بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی اور نظم ونسق کی قانونی ذمہ داری عائد ہوگی۔ اس قانون کے بعد بچوں کی ڈیجیٹل حفاظت محض اخلاقی یا تربیتی معاملہ نہیں رہا بلکہ اسے باقاعدہ قانونی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ نئے قانون کے مطابق نقصان دہ آن لائن مواد، ضرورت سے زیادہ ڈیجیٹل مصروفیت اور بچوں کے ذاتی ڈیٹا کے استعمال پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اس قانون میں نہ صرف والدین بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور انٹرنیٹ سروسز فراہم کرنے والے اداروں پر بھی واضح ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق

> نئے قانون کے مطابق نقصان دہ آن لائن مواد، ضرورت سے زیادہ ڈیجیٹل مصروفیت اور بچوں کے ذاتی ڈیٹا کے استعمال پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اس قانون میں نہ صرف والدین بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور انٹرنیٹ سروسز فراہم کرنے والے اداروں پر بھی واضح ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔

والدین یا سرپرست اپنے بچوں کی آن لائن سرگرمی پر مناسب نگرانی، کنٹرول یا حفاظتی اقدامات نہیں کرتے تو ایک ملین درہم جرمانہ ہوسکتا ہے۔

یہ قانون صرف یو اے ای میں قائم کمپنیوں تک محدود نہیں بلکہ تمام غیر ملکی سوشل میڈیا، گیمنگ ایپس، ویب سائٹس اور آن لائن سروسز بھی اس دائرہ کار میں آتی ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کے لیے بچوں کی عمر کی تصدیق، مواد کی فلٹرنگ، والدین کے کنٹرولز اور بچوں کو نشانہ بنانے والے اشتہارات پر سخت پابندیاں لازمی قرار دی گئی ہیں۔ والدین کو بھی ہدایت کی گئی ہیں اگر کسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر بچوں کے لیے فحش اور نقصان دہ مواد نظر آئے تو حکام کو فوری طور پر آگاہ کریں۔ یاد رہے کہ امارات میں 8 سے 12 سال کی عمر کے 72 فیصد بچے روزانہ اسمارٹ فون استعمال کرتے ہیں جبکہ صرف 43 فیصد والدین باقاعدگی سے ان کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔

سیز فائر کی نئی خلاف ورزیاں جاری، 5 فلسطینی شہید، گھروں کی مسماری اور غزہ پر بمباری

غزہ: قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے غزہ میں سیز فائر کی مسلسل خلاف ورزیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے جہاں پانچ فلسطینی شہری قابض افواج کی فائرنگ اور بمباری کے نتیجے میں شہید ہوگئے۔ یہ خلاف ورزیاں سیز فائر کے نفاذ کے 103 ویں روز بھی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہیں جن میں فضائی اور توپ خانے کی بمباری، براہ راست فائرنگ اور گھروں کی منظم مسماری شامل ہے جس کے نتیجے میں سیکڑوں شہداء اور زخمی فلسطینی سامنے آ چکے ہیں۔ طبی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی توپ خانے کی جانب سے جنوبی غزہ کے الزیتون محلے کے مشرق میں واقع گاڑیوں کے بازار کے اطراف شہریوں کو نشانہ بنائے جانے کے بعد چار شہداء الشفاء ہسپتال منتقل کیے گئے۔

اس سے قبل ایمبولینس اور ایمرجنسی سروسز نے تصدیق کی کہ مشرقی خان یونس میں بنی سہیلہ چوک پر قابض افواج نے اپنی تعیناتی کے علاقوں سے باہر فائرنگ کر کے ایک فلسطینی شہری کو شہید کر دیا۔

اس سے پہلے ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ جمعرات کی علی الصبح قابض اسرائیلی افواج نے جنوبی غزہ کے مشرقی خان یونس میں اپنی فوجی تعیناتی کے علاقوں کے اندر بڑے پیمانے پر گھروں اور تنصیبات کو بارودی مواد سے اڑا دیا۔ اس دوران اسرائیلی ہیلی کاپٹروں کی جانب سے شدید فائرنگ بھی کی گئی۔

اسی دوران قابض افواج کی بکتر بند گاڑیوں نے وسطی غزہ کے البریج پناہ گزین کیمپ کے مشرقی علاقوں پر مشین گنوں سے فائرنگ کی جبکہ قابض اسرائیلی جنگی طیاروں نے شمالی غزہ کے مختلف علاقوں پر متعدد فضائی حملے کیے۔

علاقے کے رہائشیوں نے بتایا کہ قابض افواج نے غزہ شہر کے مشرق میں واقع الشجاعیہ محلے کے مشرقی حصوں پر بھی اندھا دھند فائرنگ کی۔ گذشتہ روز بدھ کے دن قابض اسرائیل کی خونریز جارحیت میں 11 فلسطینی شہری شہید ہوئے جن میں تین صحافی، تین بھائی، ایک خاتون اور دو بچے شامل تھے جن میں سے ایک اپنے والد کے ہمراہ شہید ہوا۔

اطلاعات کے مطابق سنہ 10 اکتوبر سے نافذ سیز فائر کے بعد سے اب تک قابض اسرائیل 481 فلسطینی شہریوں کو شہید کر چکا ہے جن میں 168 بچے اور 65 خواتین شامل ہیں جبکہ 1279 فلسطینی شہری زخمی ہوئے ہیں۔ یہ تمام جرائم قابض اسرائیل کی منظم سفاکیت اور فلسطینی عوام کے خلاف نسل کش پالیسی کا تسلسل ہیں جن کا مقصد غزہ کو ناقابلِ رہائش بنانا اور فلسطینیوں کو ان کے وطن سے بے دخل کرنا ہے۔

مغربی کنارے میں 48 گھنٹوں کے دوران 27 مزاحمتی کارروائیاں ریکارڈ

مغربی کنارہ: مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کے خلاف مزاحمتی کارروائیاں گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران پوری شدت کے ساتھ جاری رہیں۔ مرکز معلومات فلسطین کے مطابق اس عرصے میں مجموعی طور پر 27 مزاحمتی کارروائیاں ریکارڈ کی گئیں جو مختلف نوعیت کی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق 15 مختلف مقامات پر قابض اسرائیلی فورسز کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں جبکہ آبادکاروں کے حملوں کے خلاف 8 مزاحمتی کارروائیاں کی گئیں۔ اس کے علاوہ آبادکاروں کی تین گاڑیوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ مزاحمت کے دوران پتھراؤ آتش گیر بوتلوں اور آتش بازی کا استعمال کیا گیا جس کے نتیجے میں دو آبادکار زخمی ہوئے۔ القدس میں قلندیا کیمپ کے اندر فلسطینی نوجوانوں اور قابض اسرائیلی فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جہاں مقامی باشندوں نے قابض فورسز کی جانب پتھر اور آتش بازی پھینکی۔

رام اللہ گورنری میں ترمسعیا اور المغیر بلدات میں مختلف مقامات پر جھڑپیں ہوئیں جہاں فلسطینیوں نے آبادکاروں کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور پتھراؤ کیا۔ اسی طرح عوفرا نامی بستی کے اطراف میں رہنے والے فلسطینیوں نے آبادکاروں کے حملوں کو پسپا کیا اور ان کی متعدد گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔ نابلس گورنری میں قصرہ، بتما برقہ اور جالود دیہات میں بھی آبادکاروں کے حملوں کے خلاف بھرپور مزاحمت کی گئی۔ ان تمام علاقوں میں جھڑپیں ہوئیں جن کے دوران پتھراؤ اور آتش بازی کی گئی اور اس کے نتیجے میں آبادکاروں کی گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ سلفیت میں کفرالدیک بلدہ میں آبادکار ملیشیاؤں کے حملے کے خلاف فلسطینیوں نے مزاحمت کی جس کے نتیجے میں دو آبادکار زخمی ہوئے۔ اسی طرح حارس بلدہ میں بھی فلسطینیوں اور آبادکاروں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں اور پتھراؤ کیا گیا۔ بیت لحم گورنری میں حوسان بلدہ میں جھڑپیں رپورٹ ہوئیں جبکہ جنین شہر میں فلسطینیوں نے حومش نامی بستی کے قریب آبادکاروں کے حملوں کا مقابلہ کیا اور ان کی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔ شہر کے مختلف محلوں میں بھی جھڑپیں اور پتھراؤ ہوا۔ اریحا میں العوجا کے علاقے میں آبادکاروں کے حملوں کے خلاف فلسطینیوں نے مزاحمت کی اور ان کی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا جبکہ الخلیل میں بیت امر بلدہ میں قابض اسرائیلی فورسز اور آبادکاروں کے خلاف جھڑپیں ہوئیں اور پتھراؤ کیا گیا۔ یہ تمام کارروائیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ قابض اسرائیل کی سفاک پالیسیوں اور آبادکاری کے جرائم کے باوجود فلسطینی عوام اپنی زمین اور حقوق کے دفاع سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔

سیز فائر پر ہماری وابستگی قائم ہے، معاہدہ سبوتاژ کرنے کا ذمہ دار قابض اسرائیل ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے ایک مرتبہ پھر غزہ کی پٹی میں سیز فائر کے معاہدے سے اپنی مکمل وابستگی اور اس پر عمل درآمد کے عزم کا اعادہ کیا ہے جبکہ قابض اسرائیل مسلسل اس

معاہدے کی شقوں کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ حماس کے مطابق یہ خلاف ورزیاں دانستہ طور پر معاہدے کو ناکام بنانے اور قومی کمیٹی کے کردار کو مفلوج کرنے کی کوشش ہیں جو اعلان کردہ امریکی انتظامات اور ضمانتوں کے سراسر خلاف ہیں۔ حماس نے ایک پریس بیان میں بتایا کہ سیز فائر کے نفاذ کے پانچویں مہینے کے دوران قابض اسرائیلی فائرنگ کے نتیجے میں تقریباً 484 فلسطینی شہید ہوئے جبکہ 1297 افراد زخمی ہوئے۔ یہ سب کچھ ایسے وقت میں ہوا جب قابض اسرائیل کے جاری جرائم کو روکنے کے لیے کسی مؤثر عالمی دباؤ کا فقدان رہا۔ حماس نے اس جانب توجہ دلائی کہ ڈاووس فورم میں شریک بعض فریقوں کے لیے زیادہ مناسب یہ تھا کہ وہ غزہ پٹی میں قابض اسرائیل کے جاری جرائم کو بے نقاب کرتے کیونکہ یہی جرائم سیز فائر کو مستحکم کرنے کی عالمی کوششوں کو کمزور کر رہے ہیں۔ ان کوششوں میں سرحدی گزرگاہوں کا کھلنا قابض فوج کا انخلا اور تعمیر نو کے عمل کا آغاز شامل ہے۔ اس کے برعکس فلسطینی فریق کو دھمکیاں دینا ناانصافی ہے جو طے شدہ معاہدے کی مکمل پاسداری کر رہا ہے۔ تحریک نے جنگی مجرم بنجمن نیتن یاہو کو مجلس السلام میں شامل کرنے کے اقدام پر بھی شدید ردعمل ظاہر کیا اور اسے انصاف اور احتساب کے اصولوں کی نفی قرار دیا۔ بیان میں حماس نے امن کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کی جانب سے سیز فائر کی خلاف ورزیوں کو رکوانے کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے اور اسے معاہدے کی شقوں پر عمل کا پابند بنائے۔ ان شقوں میں انسانی امداد اور عارضی رہائش کے سامان کی فراہمی امدادی سرگرمیوں کا آغاز اور تعمیر نو کا عملی عمل شامل ہے تاکہ فلسطینی عوام کو اس سنگین انسانی المیے کے اثرات سے بچایا جا سکے جو قابض اسرائیل نے مسلط کیا ہے بالخصوص ایسے وقت میں جب غزہ پٹی شدید بارشوں اور کڑاکے کی سردی کی لپیٹ میں ہے۔

جنگی مجرم بنجمن نیتن یاہو کو امن کونسل میں شامل کرنے کی شدید مذمت کرتے ہیں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے قابض اسرائیلی حکومت کے سربراہ بنجمن نیتن یاہو کو نام نہاد امن کونسل میں شامل کرنے کے امریکی فیصلے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے انصاف اور احتساب کے بنیادی اصولوں کے منافی ایک نہایت خطرناک قدم قرار دیا ہے۔ اپنے جاری کردہ بیان میں حماس نے کہا کہ جنگی مجرم اور بین الاقوامی فوجداری عدالت کو مطلوب بنجمن نیتن یاہو کو اس نام نہاد امن کونسل میں شامل کرنا فلسطینی عوام کے خلاف جاری سنگین جرائم کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہے۔

حماس نے واضح کیا کہ بنجمن نیتن یاہو غزہ پر مسلط سیز فائر معاہدے کو مسلسل سبوتاژ کر رہا ہے اور نہتے شہریوں کو نشانہ بنانے رہائشی محلوں اور عوامی تنصیبات کی تباہی کے ساتھ ساتھ پناہ گاہوں پر حملے جیسے سنگین جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے حالانکہ سیز فائر کے اعلان کو تین ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔

حماس نے زور دے کر کہا کہ صہیونی قبضہ بذات خود دہشت گردی کی جڑ ہے اور اس کا برقرار رہنا علاقائی اور عالمی امن کے لیے براہ راست خطرہ ہے۔ بیان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ خطے میں استحکام کی پہلی شرط قابض اسرائیل کی جارحیت کا مکمل خاتمہ اور اس کے جرائم پر بلا تاخیر احتساب ہے جن میں منظم نسل کشی اور بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کی پالیسی شامل ہے اور ان جرائم کے سرغنہ بنجمن نیتن یاہو سرفہرست ہیں۔

امن کونسل کے منشور پر دستخط

اسی تناظر میں عالمی اقتصادی فورم کے موقع پر سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈاووس میں جمعرات کے روز متعدد عالمی رہنماؤں اور عہدیداروں نے جن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سرفہرست ہیں غزہ پٹی کے انتظام کے لیے قائم کی جانے والی پہلی امن کونسل میں شمولیت کے منشور پر دستخط کیے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ جو اس کونسل کے پہلے سربراہ ہوں گے نے دنیا بھر کے درجنوں رہنماؤں کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ کونسل غزہ میں نازک سیز فائر کے ساتھ ساتھ دیگر عالمی چیلنجز سے بھی نمٹے گی تاہم انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ کونسل اقوام متحدہ کا متبادل نہیں ہوگی۔

ذرائع کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے ان ممالک سے جو نئی کونسل میں مستقل نشست کے خواہاں ہیں کم از کم ایک ارب ڈالر کی مالی شراکت کی شرط رکھی ہے۔

امن کونسل کے مجوزہ منشور کے مسودے کے مطابق صدر ٹرمپ اس مجلس کے پہلے سربراہ ہوں گے اور وہی رکنیت کے لیے مدعو کیے جانے والے فریقین کا فیصلہ کریں گے۔ فیصلے اکثریتی ووٹ سے کیے جائیں گے جہاں ہر موجود رکن ملک کو ایک ووٹ حاصل ہوگا تاہم تمام فیصلوں کی حتمی منظوری صدر کے اختیار میں ہوگی۔

غرب اردن: نابلس میں یہودی آبادکاروں کے حملے میں فلسطینی نوجوان زخمی

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے میں نابلس کے جنوب میں واقع قصرہ بلدہ ایک بار پھر قابض اسرائیل کے آبادکاروں کی سفاکیت کا نشانہ بن گئی جہاں جمعرات کے روز آبادکاروں کے حملے کے نتیجے میں متعدد فلسطینی نوجوان جسمانی چوٹوں کا شکار ہوگئے۔ مقامی ذرائع کے مطابق آبادکاروں کے ایک گروہ نے بلدہ کے جنوب مغربی علاقے میں فلسطینی شہریوں پر دھاوا بول دیا جس کے بعد علاقے میں شدید جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ اس دوران قابض اسرائیلی فورسز نے براہ راست فائرنگ کی اور حملہ آور آبادکاروں کو مکمل تحفظ فراہم کیا۔ عینی شاہدین کے مطابق آبادکاروں نے بلدہ کے جنوب مغربی حصے میں شہریوں پر حملہ کیا جس کے جواب میں فلسطینی باشندوں نے مزاحمت کی اور علاقے میں آمنے سامنے کی جھڑپیں پھوٹ پڑیں۔ ذرائع نے بتایا کہ جھڑپوں کے دوران آبادکاروں کی جانب سے پتھراؤ کے باعث کئی فلسطینی نوجوان زخمی ہوئے اور انہیں مختلف نوعیت کی چوٹیں آئیں۔ دوسری جانب دیوار اور آبادکاری کے خلاف مزاحمتی کمیشن نے انکشاف کیا ہے کہ سنہ 2025ء کے دوران قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں نے مغربی کنارے میں فلسطینیوں اوران کی املاک کے خلاف 23 ہزار 827 حملے کیے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

ٹرمپ کے موقف میں تبدیلی

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنے اس اعلان سے پیچھے ہٹ گئے ہیں کہ وہ " کسی بھی قیمت پر گرین لینڈ لے لیں گے،" یہ کہتے ہوئے کہ وہ گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کے لیے طاقت کا استعمال نہیں کریں گے انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ انہوں نے گرین لینڈ پر امریکی کنٹرول کو محفوظ بنانے کے لیے آٹھ یورپی ممالک پر محصولات عائد کرنے کے منصوبے کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کے موقف میں تبدیلی نے تناؤ کو کسی حد تک کم کیا ہے۔ رویہ میں یہ تبدیلی نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے کے ساتھ ان کی ملاقات کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ ملاقات کے بعد ٹرمپ نے کہا کہ گرین لینڈ کے مستقبل سے متعلق معاہدے کے لیے ایک فریم ورک کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ ٹرمپ نے سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈیووس میں ورلڈ اکنامک فورم کے موقع پر ہونے والی اس ملاقات کو انتہائی مثبت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ نہ صرف گرین لینڈ بلکہ پورے آرکٹک خطے کی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس سے قبل ٹرمپ جو رخ اختیار کر رہے تھے اس نے دنیا بھر میں تشویش پیدا کر دی تھی۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ دو قدم آگے اور پھر پیچھے کر کے انہوں نے پوری دنیا کو الجھا دیا ہے۔ ایسی صورت حال میں، ہم کم از کم تھوڑی دیر کے لیے، یا ان کے اگلے فیصلے تک سکون کی سانس لے سکتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ گرین لینڈ کے بارے میں ٹرمپ کا موقف یقیناً تبدیل ہوا ہے، لیکن ان کے ارادے بدستور برقرار ہیں۔ وہ برقرار رکھتا ہے کہ گرین لینڈ شمالی امریکہ اور امریکی علاقے کا حصہ ہے، اور یہ وسیع جزیرہ فی الحال غیر محفوظ ہے۔ واضح طور پر، وہ امریکی خواہشات کے مطابق مستقبل کے مذاکرات کو آگے بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ مزید برآں، مذاکرات کے ساتھ ساتھ طاقت کے استعمال کا آپشن بھی کھلا ہے۔ اس کا مطلب ہے "ایک قدم آگے، ایک قدم پیچھے" کی حکمت عملی جاری رہے گی۔ اگر گرین لینڈ پر جنگ چھڑ جاتی ہے تو نیٹو بے معنی اور اقوام متحدہ غیر متعلقہ ہو جائے گا۔ بہت سے ممالک اپنی سرحدوں کو وسیع کرنے کے لیے میدان جنگ میں اتریں گے۔ تاہم، ٹرمپ نے نائب صدر J.D Vance، سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو، اور خصوصی ایلچی وِٹکلف کو گرین لینڈ کا مذاکراتی حل تلاش کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ اطلاعات کے مطابق امریکہ اور نیٹو مشترکہ طور پر گرین لینڈ میں فوجی اڈے بنائیں گے۔ اگر امریکہ وہاں فوجی اڈے بنانے سے مطمئن ہے تو یہ مجموعی طور پر اچھی بات ہوگی کیونکہ اس سے کشیدگی اور جنگ ٹل جائے گی۔ اس لیے ممکن ہے کہ ڈنمارک بھی اس پر راضی ہو جائے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ ٹرمپ آخر چاہتے کیا ہیں؟ حال ہی میں، انہوں نے کہا کہ چونکہ "دنیا میں تمام جنگیں روکنے کے باوجود انہیں امن کا نوبل انعام نہیں ملا" اس لئے اب وہ امن کے بارے میں کیوں سوچیں۔ تاہم، بعد میں انہوں نے عالمی تنازعات کے حل کے لیے کام جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ واضح طور پر، اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے۔ وہ دنیا میں امریکی غلبہ بڑھانے کے لیے بے چین ہیں۔ ان کی نظریں وینزویلا کے تیل اور آرکٹک خطے کی معدنی دولت پر ہیں۔ ٹرمپ کے من مانی اقدامات سے نہ تو نیٹو اور نہ ہی اقوام متحدہ ٹھیک سے کام کر سکتے ہیں۔

معاشرے کو حضرت عباس علمدار کی وفا، صبر وایثار کی ضرورت

ڈاکٹر شجاعت حسین

> حضرت عباس علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں دکھا دیا کہ حق کا ساتھ یوں دیا جاتا ہے۔ یہی شمر تھا جس نے آپ کو خریدنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ منصب، دولت، شوکت، جاہ وحشم دوسری طرف فاقہ، پیاس، استقلال، وفا، زخم، شہادت اور دنیا سے رخصتی لیکن حق کے مقابلے میں آپ نے ان سب کو ٹھکرا دیا۔ پیاسا رہنا گوارا کیا لیکن امام حق وامام وقت کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ عباس علمدار کا کردار حمیدہ ہمارے لیے کامل نمونہ عمل ہیں۔ ان کی پیروی وقت کے طاغوت کو یزید ابن معاویہ لعنت اللہ کی مانند غرق کرسکتا ہے اور دنیا کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

عظیم مولود جناب ام البنین سلام اللہ علیہا کے ہاں پیدا ہونے والا پہلا مولود عباس کے نام اور ابوالفضل کی کنیت سے معروف ہوا۔ اس مولود نے دنیا میں آتے ہی یثرب کو نئی حیات بخشی اور دنیا کو اپنی ولادت سے منور کیا اور خاندان علی ع کو خوشیوں اور فرحت وسرور کا تحفہ دیا۔ پس خاندان علی علیہ السلام اور بنی ہاشم میں ایسا ظاہر ہوا کہ جس کے فضائل وکمالات اور بلند کردار کی روشنی جہاں پوری دنیا کو نور بخشا وہاں بنی ہاشم کی شہرت، بقا اور دائمی ذکر کو مزید استحکام عطا کیا۔

راقم کو یہ تحریر کرنا ضروری ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اس مولود کا نام 'عباس' رکھا جو کہ اس بات کی علامت تھی کہ یہ بچہ مستقبل میں انتہائی شجاع اور بہادر ہوگا اور اس کے ساتھ ہر خیر وبھلائی کا علمبردار ہوگا۔

اگر حضرت عباس علیہ السلام کے کردار، صفات، کرامات اور فضیلت پر لکھی گئیں کتابوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہماری نظر سے گزرتا ہے کہ آپ عادل، متقی، ثقہ اور پاک طینت جواں شخص تھے۔ آپ ائمہ طاہرین کی فقیہ اولاد میں ایک زبردست فقیہ تھے۔ (تنقیح المقال، صفحہ 128) اور یہ تو ہر فرد جانتا ہے کہ خاتون جنت بی بی، فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے عباس باوفا کو اپنا فرزند فرمایا ہے۔ (اسرار الشہادۃ، صفحہ 340)

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام اسلام تاریخ کی ایک عظیم ترین رہنما اور بہادر ترین جرنیل کی صورت میں ابھر کر سامنے آئے۔ ان کے تمام فضائل وکمالات کی مثال ونظیر پوری تاریخ بشریت میں نہیں مل سکتی۔ اس کو بیان کرنے کا مکمل حق ادا کرنا نہ تو کسی زبان کے لیے ممکن ہے اور نہ ہی کسی قلم میں اتنی صلاحیت اور فکر میں اتنی پختگی اور پاکیزگی ہے کہ وہ اسے لکھ سکے۔

حضرت عباس ع کی ہر فضیلت وکمال فقط مسلمانوں کے لیے باعث فخر وافتخار نہیں ہے بلکہ ہر وہ انسان جس کے اندر معمولی سی بھی انسانیت ہے وہ حضرت عباس ع کے فضائل وکمالات پہ ایمان رکھنے پر فخر محسوس کرتا ہے۔

مظہر اعلیٰ کردار: حضرت عباس علیہ السلام فضائل وکمالات کے ساتھ اعلیٰ کردار کے اظہر تھے۔ آپ کے کردار پر تحریر وتقریر ضروری ہے۔ ہمیں آپ کے اعلیٰ کردار کا مطالعہ کر اپنی زندگی کے لیے مشعل راہ بنانا چاہیے۔ آپ علیہ السلام شرافت، شہامت، صبر، وفا اور ایثار کے مجسم نمونہ تھے۔ آپ نے مشکل ترین اور مصائب سے بھرے لحات میں مکمل وفاداری، صبر واستقلال کا مظاہرہ کیا۔ صبر کرنا اور ثابت قدمی رہنا صرف اسی کے لیے ممکن ہے جو خدا کا مقرب ترین بندہ ہو۔

حضرت عباس علمدار ابن امام المتقین، حضرت علی علیہ السلام کے شیر کی قمری کیلنڈر کے مطابق 1421 ویں اور شمسی کیلنڈر کے اعداد وشمار کے مطابق 1379 ویں یوم ولادت باسعادت ہے۔ حضرت عباس علیہ السلام ایک شخص کا نام نہیں ہے بلکہ آپ تو ایک فکر، مکتب، تحریک، انقلاب، علی کے دلبند اور فاطمہ الزہرا کے فرزند کا نام ہے۔

حضرت عباس علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں دکھا دیا کہ حق کا ساتھ یوں دیا جاتا ہے۔ یہی شمر تھا جس نے آپ کو خریدنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ منصب، دولت، شوکت، جاہ وحشم دوسری طرف فاقہ، پیاس، استقلال، وفا، زخم، شہادت اور دنیا سے رخصتی لیکن حق کے مقابلے میں آپ نے ان سب کو ٹھکرا دیا۔ پیاسا رہنا گوارا کیا لیکن امام حق وامام وقت کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ عباس علمدار کا کردار حمیدہ ہمارے لیے کامل نمونہ عمل ہیں۔ ان کی پیروی وقت کے طاغوت کو یزید ابن معاویہ لعنت اللہ کی مانند غرق کرسکتا ہے اور دنیا کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

آج ہمارے سامنے شہید قاسم سلیمانی کے کردار، صفات، ومیدان قتال میں راہنمائی کرتا ہوا دکھائی دیا اور زندہ شہید مالک اشتر کہلایا۔ شہید سلیمانی نے صرف اپنے وطن عزیز کی رہنمائی نہیں کی بلکہ عراق، شام، یمن، فلسطین اور لبنان کو اس قدر قوت افزا بنا دیا کہ سپر پاور کہلانے والا اسرائیل اب تھر تھر کانپتا ہے۔ یہ اپنی قوم کے لیے فخر ومباحات ہے۔ اہل تشیع کو بین الاقوامی سطح پر باوقار بنایا۔ یہ سب کچھ حضرت عباس کی حیاتیات اور کارناموں سے ہی سیکھا، اپنایا اور عمل میں لائے۔ اپنی زندگی کو انسانیت، اسلام کے پرچم اور حق کی بلندی کے لیے آخری دم تک مقابلہ کرتے رہے اور اپنی جان کو قربان کر دیا۔ شہادت عظیم معرکہ عمل ہے اور رب کریم کو شہادت سب سے زیادہ پسند اور خبردار شہید کو کبھی مردہ نہ کہو۔

ایسے ہوتے ہیں عباس علمدار کے 'عزادار و پیروکار' کس طرح سے نشانی وعلامت کربلا کے علم کو بلند رکھا اور آئندہ نسلوں کو درس دے گئے۔

حضرت عباس علمدار کے علم کو بلند کرنے والوں کو اپنے کردار، علم اور حلم، صبر، وفا، ایثار و قربانی اور صلاحیتوں کا میزانِ کربلا پر وزن کرنا ہی ہوگا۔ آپ علم بلند کرتے ہیں محض اس لیے کہ آپ کی مرادیں پوری ہوں۔ یا دولت، شوکت، جاہ وحشم اور اپنی دنیاوی فلاح وبہبودی کے لیے؟ آج عزادارانِ حضرت عباس دیکھ رہے ہیں کہ کچھ افراد نے ظالم اور دولت، منصب وعہدے کے آگے سر خم کر دیا ہے۔ ہم ایسے کردار والوں کی ہدایت کے لیے دعا گو ہیں۔ ہم لوگوں کے لیے چراغ ہدایت اور کشتی نجات رواں دواں ہے۔ بس ہدایت وتوفیق فرما دے!

عزاداروں کو چاہیے کہ حضرت عباس علیہ السلام کی صفات کا مطالعہ کریں اور اپنائیں۔ وہ مظہر العجائب اور معجزنما کے لخت جگر، قمر بنی ہاشم، فخر عجم، زینت عرب، حمزہ کا رعب، شوکت جعفر طیار، علی کی آن، حسن کی شان، حسین کی جان وفا کی عظمت کا نشان، صف شکن، تیغ زن، شجاعت کے تاجدار، کرامت کے سردار، عبادت گزار، صبر کے پیکر، فرزند صاحب ذوالفقار، برادر شہ ابرار، ام البنین کے لال، حیدر کا جلال، زینب کا آسرا اور علمدار لشکر دشت کربلا ہیں۔

ہم سب کے آقا، چھوٹے حضرت، پیکر وفا، حضرت عباس علیہ السلام کے مراتب عالیہ کا انداہ لگانے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ ان شہدائے کربلا میں علمدار کی حیثیت رکھتے ہیں جن پر تو ائمہ معصومین علیہم السلام سلام بھیجتے رہے، جن کی زیارت کا حکم وہ اہل ایمان ومودت کو دیتے رہے اور جن کی زیارت میں یہ کلمہ بھی آیا کہ: "اے کربلا کے شہیدوں، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔" علمدار اسلامی، ایمانی وحسینی سے کرامات عظیمہ کا ظاہر ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں بلکہ یہ تو ان کے عنداللہ مراتب عالیہ اور درجات رفیعہ کا معمولی تقاضا ہے کیونکہ ان کی کرامت سے نہ صرف یہ کہ آپ کے برادر، سید الشہداء کی عظمت وحقانیت ظاہر ہوتی ہے بلکہ پورے خاندان رسالت وامامت کی عظمت وحقانیت کا ظہور ہوتا ہے۔ **(جاری)**

ولادت باسعادت امام حسین علیہ السلام (روایات)

مولانا سید علی ہاشم عابدی

گزشتہ سے پیوستہ

پہلا قدم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان امام حسین علیہ السلام کے دہن مبارک میں رکھی کہ وہ اسے چوسنے لگے، ایسا لگتا تھا کہ جیسے حضور انہیں دودھ یا شہد پلا رہے ہوں۔ اس کے بعد فرمایا! مرحبا اے حسین، مرحبا اے حسین! خدا نے جو ارادہ کیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ امامت تمہاری نسل میں ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کی پیشانی کا بوسہ لے کر انہیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حوالے کیا اور گریہ کرتے ہوئے 3 بار فرمایا: نور نظر! خدا اس قوم پر لعنت کرے جو تمہیں شہید کرے۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: بابا جان! اسے کون شہید کرے گا؟ فرمایا: بنی امیہ کے باقی ماندہ سرکش وطاغی اسے شہید کریں گے، ان سب پر خدا کی لعنت ہو۔ (بحار الانوار: ج 43 ص 238-241، 243، 254، 101 ص 111 اعلام الوری: ج 1 ص 427. الجوا؟ رالسنیۃ: ص 239 امالی صدوق: ج 1 ص 136 المنتخب طریحی: ج 1 ص 163. عوالم العلوم: ج 17 ص 13، 20، 21 منتہی الامال: ج 1 ص 206)

نام کا انتخاب

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: اے ابوالحسن! اس بچہ کا نام رکھیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا تم نے بچے کا کوئی نام انتخاب کیا ہے؟ عرض کیا: میں ہرگز آپ پر سبقت نہیں کروں گا تو حضور نے فرمایا: میں بھی ہرگز خدا پر سبقت نہیں کروں گا۔ اسی وقت جناب جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا: اللہ نے آپ کو درود وسلام کہلایا ہے۔ یا رسول اللہ! علی (علیہ السلام) کو آپ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ لہذا مولود کا وہی نام رکھیں جو ہارون کے فرزند کا نام تھا۔ حضور نے فرمایا: ہارون کے فرزند کا کیا نام تھا میری زبان عربی ہے۔ جناب جبرائیل نے عرض کیا: اس کا نام "حسین" رکھ دیں۔ (بحار الانوار: ج 43 ص 238-241، ج 101 ص 111. عوالم العلوم: ج 17 ص 20. الخصائص الفاطمیۃ: ج 2 ص 612. اعلام الوری ج 1 ص 427. الجوائز السنیۃ: ص 239)

خون آلود تربت

امام حسین علیہ السلام کی شب ولادت ایک ملک نے آسمان وزمین میں ندا دی۔ اے اللہ کے بندو! حزن واندوہ کا لباس پہن لو، سوگوار ہو جاؤ، آہ ونالہ کرو، کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کو شہید کیا جائے گا اور وہ مظلوم ومقہور ہوں گے۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے حبیب خدا! آپ کی امت کے کچھ ظالم وطاغی اور فاسق آپ کے بیٹوں کو شہید کریں گے، وہ آپ کی بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے بیٹے حسین (علیہ السلام) کو کربلا نامی سرزمین پر شہید کریں گے۔ اس کے بعد اس نے ایک مشت خاک کربلا حاضر کی اور عرض کیا: یہ اس کی تربت ہے، یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اس تربت کو اپنے پاس رکھیں اور جب اس میں تبدیلی دیکھیں اور یہ خون کی طرح سرخ ہو جائے تو جان لیں کہ آپ کے فرزند حسین (علیہ السلام) شہید ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد وہ ملک امام حسین علیہ السلام کی تربت میں سے تھوڑی سی خاک آسمان پر لے گیا جسے تمام آسمان کے ملائکہ نے سونگھا اور خود کو متبرک کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربت کو ہاتھ میں لیا، سونگھا، بوسہ لیا اور فرمایا: اے حسین (علیہ السلام)! خدا تمہارے قاتلوں پر لعنت کرے اور انہیں جہنم میں ڈال دے، خدایا! قاتل حسین (علیہ السلام) کی نسل میں کسی مبارک انسان کو قرار نہ دے، ان سب کو جہنم میں ڈال دے اور ان کے انجام کو بدترین قرار دے۔ حضور نے تربت کربلا کو اپنی زوجہ ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا اور فرمایا: اے ام سلمیٰ! یہ تربت اپنے پاس رکھو، میرے بعد اس کی حفاظت کرو، جب اس میں تبدیلی پاؤ اور یہ خون کی طرح سرخ ہو جائے تو سمجھ جانا کہ میرا فرزند حسین (علیہ السلام) کربلا میں شہید ہو گیا۔

(مدینۃ المعاجز: ج 3 ص 438 کتاب الفتوح: ج 4 ص 323)

امام حسین علیہ السلام کے لئے آسمانی غذا

امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن سے 40 دن تک ہر صبح وشام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لاتے اور اپنے ہاتھ کا انگوٹھا امام حسین علیہ السلام کے دہن میں رکھتے جسے وہ چوستے۔ خداوند عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشت میں امام حسین علیہ السلام کا رزق رکھا تھا اور اس طرح امام حسین علیہ السلام کا گوشت وپوست اور ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون سے پروان چڑھی۔

(المنتخب طریحی: ج 1 ص. 163 بحار الانوار: ج 43 ص 238-241، 243، 254، 101 ص 111 اعلان الوری: ج 1 ص. 427 الجوائز السنیۃ: ص. 239 عوالم العلوم: ج 17 ص 13، 20، 21. امالی صدوق: ج 1 ص 136)

یوم ولادت امام حسین علیہ السلام ملائکہ کی مبارکباد

یہی وہ موقع ہے کہ ملائکہ مبارکباد کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نازل ہوں اور امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارکباد پیش کریں۔ لہذا خداوند عالم نے جناب جبرائیل امین کو وحی کی کہ ہزار ملائکہ کے ساتھ رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ گروہ ملائکہ کے ساتھ "روحانیون" نامی دوسرے ملائکہ بھی اپنے ہاتھوں میں نورانی مشعلیں لئے مبارکباد کے لئے حاضر ہوئے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے نواسہ کی ولادت باسعادت کی مبارکباد پیش کریں۔ خداوند عالم نے جبرائیل امین کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارکباد پیش کریں نیز اس مولود کی شہادت کی تعزیت بھی پیش کریں اور کہیں: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اسے آپ کی امت کے شریر لوگ شہید کریں گے، اس کے قاتلوں پر وائے ہو، جو لوگ اس کے خلاف جنگ میں رہنمائی کریں ان پر وائے ہو، جو لوگ اس کے خلاف لشکر میں شریک ہوں ان پر وائے ہو، میں قاتل حسین (علیہ السلام) سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بھی دور ہیں۔ روز قیامت سب سے بڑے گناہ گار قاتلان حسین (علیہ السلام) ہوں گے، حسین (علیہ السلام) کے قاتل قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ محشور ہوں گے جنہوں نے شرک کیا ہے، آتش جہنم حسین (علیہ السلام) کے قاتلوں کی اس سے زیادہ بے تاب ہے جتنا جنت اللہ کے اطاعت گذار بندوں کی مشتاق ہے۔

(غایۃ المرام: ج 2 ص 186، 263 کتاب الاربعین: ص 36 36 عوالم العلوم: ج 17 ص 13 مدینۃ المعاجز: ج 3 ص 432 بحار الانوار: ج 43 ص 248، ج 56 ص 184. کمال الدین ج 1 ص 282)

جناب جبرائیل نے مبارکباد پیش کی

حکم خدا کے مطابق جناب جبرائیل نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مبارکباد پیش کی اور اس کے بعد تعزیت پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا میری امت کے لوگ اسے شہید کریں گے؟ جناب جبرائیل نے عرض کیا ہاں تو حضور نے فرمایا: وہ ہماری امت میں شمار نہیں ہوں گے۔ کیونکہ میں ان سے بیزار ہوں اور خداوند عالم بھی ان سے بیزار ہے۔ جناب جبرائیل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی ان سے بیزار ہوں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس گئے اور انہیں تہنیت وتعزیت پیش کرنے کے بعد امام حسین علیہ السلام کی خبر شہادت سنائی۔ اپنے والد کی بات سن کر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے گریہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسین علیہ السلام اس وقت تک شہید نہ ہوں گے جب تک کہ ان کے ہاں امام (امام زین العابدین علیہ السلام) نہ پیدا ہو جائیں۔ امامت نسل حسین (علیہ السلام) میں ہوگی۔ میرے بعد ائمہ ہدیٰ ان کی نسل میں آئیں گے۔

(غایۃ المرام: ج 1 ص 148، ج 2 ص 186، 263 کتاب الاربعین: ص. 363 عوالم العلوم: ج 17 ص 13 مدینۃ المعاجز: ج 3 ص 432 بحار الانوار: ج 43 ص 248، ج 56 ص 184 کمال الدین ج 1 ص 282)

□□□

امام حسینؑ

مہدی باقر خان

تمام عمر مری وقف ہے برائے حسین
سو کاش میں بھی ہوں منجملہ آشنائے حسین
زمیں سے عرش تلک فطرسان صف بستہ
کھڑے ہیں در پہ کہ دنیا میں آج آئے حسین
یزید نام بھی دشنام ہے جہاں کے لئے
زمانے بھر کو ہمیشہ ہمیش بھائے حسین
یہ آسمان فقط اس زمیں پہ چھایا ہے
ہیں آسمان وزمیں ہر جگہ پہ چھائے حسین
حسین کو جو پکارا تو حضرت عباس
مری مدد کو چلے آئے ہیں بجائے حسین
خدا کا دین ہے کیا اور کیا ہے حرف حق
بتائیں حضرت مرسل مگر بجائے حسین
جو حوصلہ دے پر اک دور کے مجاہد کو
کوئی بھی ملتا نہیں دہر میں سوائے حسین
میں ان کی راہ پہ ثابت قدم رہوں دم مرگ
تجھے قسم ہے مرے صبر کی خدائے حسین
وہ میری روح میں شامل ہیں کربلا بن کر
خوشی کے دن بھی زباں پر ہے میرے ہائے حسین

گرین لینڈ ہتھیانے کا ٹرمپ کا دماغی خلل

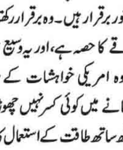

سراج نقوی

ایران کے مقابلے میں مسلسل ہزیمت کے شکار امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سنکی تو پہلے ہی سے ہیں لیکن اب ان کے دماغی خلل میں کچھ زیادہ ہی اضافہ ہو گیا ہے۔ ٹرمپ کے اس بیان کو دماغی خلل نہ کہا جائے تو کیا کہیں کہ انہوں نے گرین لینڈ معاملے پر جاری تنازعہ کو نوبیل امن ایوارڈ سے جوڑ دیا ہے۔ ناروے کے وزیر اعظم کو بھیجے گئے اپنے ایک پیغام میں صدر ٹرمپ فرماتے ہیں کہ "یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ کے ملک نے مجھے آٹھ سے زیادہ جنگیں رکوانے کے [illegible]

ہے۔ اس تنازعہ کے سبب ناٹو ممالک اور امریکہ کے درمیان بھی تکرار بڑھ گئی ہے۔ اس لیے کہ ڈنمارک ناٹو کا رکن ہے، اور اگر امریکہ وینزویلا جیسی کوئی کارروائی ڈنمارک کے خلاف بھی کرنے کی سمت قدم بڑھاتا ہے تو ناٹو ممالک کو ڈنمارک کا ساتھ دینا پڑیگا۔ ظاہر ہے یہ صورتحال امریکہ اور یوروپی ممالک میں بھی ایک نئے ٹکراؤ کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے کہ نہ صرف ڈنمارک گرین لینڈ جزیرے کو امریکہ کو سونپنے پر رضامند نہیں ہے بلکہ خود گرین لینڈ کے عوام بھی ٹرمپ کی اس جزیرے پر کسی بھی شکل میں قبضہ کرنے کی کوششوں کے خلاف ہیں۔ وہاں بڑی تعداد میں ہوئے مظاہرے میں عوام یہ صاف کہہ چکے ہیں کہ، "گرین لینڈ فروخت کے لیے نہیں ہے۔"

اب ذرا گرین لینڈ پر دعوے کے تعلق سے ٹرمپ کے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔ ٹرمپ کہتے ہیں کہ 'امریکہ کی قومی سلامتی کے لیے گرین لینڈ [illegible]

ممالک کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے سے بھرا ہوا سے اب اپنی توسیع پسندی کے جنون کی تسکین کے لیے گرین لینڈ، کناڈا یا وینزویلا جیسے ممالک پر قبضہ کرنے کی تدبیریں سوجھ رہی ہیں اور اس توسیع پسندی کو امریکہ کی سلامتی سے جوڑ کر عالمی امن کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ٹرمپ گرین لینڈ پر اس کے معدنیاتی ذخائر کے لیے بھی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ کہ وہ گرین لینڈ کے عوام کو ان ذخائر پر ان کے فطری حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ ٹرمپ فرماتے ہیں کہ "گرین لینڈ امریکہ کے لیے ناگزیر ہے، اس کے بغیر امریکہ کا مکمل تحفظ ممکن نہیں۔" لیکن سوال یہ ہے کہ کیا دنیا نے امریکہ کے تحفظ کا ٹھیکا لے رکھا ہے؟ جو ملک پوری دنیا کے تحفظ کے لیے خطرہ ہو عالمی سلامتی [illegible]

کیونکہ امریکہ کی سلامتی اور تحفظ کے لیے ضروری ہے، لہٰذا کسی بھی طرح اسے ملنا چاہیے۔ جس ملک کی تھوپی ہوئی جنگوں نے دنیا کا امن وسکون غارت کر دیا اس کے تحفظ اور سلامتی سے کسے دلچسپی ہو سکتی ہے، اور کیوں ہو؟ گرین لینڈ پر امریکہ کے قبضے کی ٹرمپ کی خواہش اس قدر شدید ہے کہ وہ دھمکی بھرے انداز میں یہ تک کہہ چکے ہیں کہ "تمام متبادل میز پر ہیں۔" یعنی ٹرمپ ڈنمارک یا گرین لینڈ کے خلاف بھی فوجی طاقت کے بل پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں، اور یہ کوئی حیرت کی بات بھی نہیں ہے، اس لیے کہ وینزویلا کے صدر کو یرغمال بنا کر وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو چکے ہیں کہ امریکہ کی برتری اور اس کے تمام مسائل کا حل طاقت کے استعمال میں ہی پوشیدہ ہے۔ حالانکہ یہاں یہ بات بھی [illegible]

استعمال کا ہی تھا، البتہ اس وقت پیسے کی طاقت کے بل پر گرین لینڈ خریدنے کی کوشش تھی اور اب فوجی طاقت کے بل پر اس پر قبضہ کرنے کی کوششیں ہیں۔

جہاں تک ڈنمارک کا تعلق ہے تو ٹرمپ کے پہلے دور اقتدار میں بھی وہاں کے وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن نے ٹرمپ کی کوششوں کو "مضحکہ خیز" بتاتے ہوئے صاف کہا تھا کہ "گرین لینڈ فروخت کے لیے نہیں ہے۔" اس کے جواب میں ٹرمپ نے تمام سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فریڈرکسن کو "بدتمیز" تک کہا اور ڈنمارک کا سرکاری دورہ تک منسوخ کر دیا تھا۔ تب بھی ٹرمپ کی ان کوششوں کو "عجیب سوچ" پر محمول کیا گیا اور آج یہ عجیب سوچ ایک مرتبہ پھر ٹرمپ کے دماغی خلل کی شکل [illegible]

موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ٹرمپ نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ اس معاملے میں فوجی کارروائی نہیں کریں گے۔ ٹرمپ نے یوروپی ممالک پر زیادہ ٹیرف لگانے کی اپنی دھمکی سے بھی فی الحال پیچھے ہٹنے کا اعلان کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے وہ یہ اشارہ دے چکے تھے کہ اگر امریکہ کو گرین لینڈ نہیں دیا گیا تو وہ فرانس، جرمنی اور ناروے جیسے ممالک پر دس سے پچیس فیصدی تک درآمداتی ٹیکس یعنی ٹیرف لگا سکتے ہیں۔ ناٹو ممالک نے اسے ٹرمپ کے ذریعے کی جانے والی بلیک میلنگ سے تعبیر کیا تھا۔ بہرحال جہاں تک گرین لینڈ کے تعلق سے ان کے بنیادی موقف کا تعلق ہے اس میں کسی تبدیلی کا اشارہ انھوں نے نہیں دیا ہے۔ یعنی فوجی کارروائی یا زیادہ ٹیرف لگانے جیسی [illegible]

ہی ثبوت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مبینہ طور پر آٹھ سے زیادہ جنگیں رکوانے کے اپنے دعوے کو نوبیل امن انعام حاصل کرنے کی خواہش سے نہ جوڑتے۔ یہ بھی ٹرمپ کے دماغی خلل یا پھر ان کی بیچارگی کا ہی ثبوت ہے کہ جب وینزویلا کی اپوزیشن لیڈر اور گزشتہ برس اکتوبر میں نوبیل امن انعام جیتنے والی ماریا کورینا مچادو نے اپنا نوبیل انعام گزشتہ ہفتے ہی ٹرمپ کو وہائٹ ہاؤس جا کر سونپا تو انھوں نے اسے قبول بھی کر لیا۔ بعد میں میڈیا کے سامنے اس کی توجیح کرتے ہوئے ماچادو نے کہا کہ، "میں نے امریکہ کے صدر کو نوبیل امن انعام کا تمغہ پیش کیا، جو ہماری آزادی کے لیے ان کی منفرد وابستگی اور عزم کے اعتراف کے طور پر ہے۔" ماچادو کا یہ بیان صاف کرتا ہے کہ انھوں نے ٹرمپ کو اپنا تمغہ ان کی کسی امن مساعی کے لیے نہیں سونپا ہے بلکہ وینزویلا میں برسر اقتدار صدر کی مخالفت میں سونپا ہے۔ حالانکہ وینزویلا میں کی گئی ٹرمپ کی فوجی [illegible]

کے لالچ اور سنکی ٹرمپ کی انا کو اپنے سیاسی مفادات کے حق میں کرنے کے لیے انھوں نے اپنا باوقار نوبیل انعام انھیں سونپ کر اس ایوارڈ کی اہمیت کو بھی داغدار کر دیا۔ اس کے باوجود ٹرمپ فرماتے ہیں کہ 'نوبیل امن انعام نہ ملنے کے بعد اب وہ خود کو صرف امن تک محدود رکھنے کے لیے مجبور نہیں مانتے۔' حالانکہ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ امن اب بھی ان کی ترجیح رہے گی۔ لیکن ٹرمپ کی یہ زبان بتا رہی ہے کہ امن ان کی ترجیح بہرحال نہیں ہے اور وہ نوبیل انعام نہ ملنے جیسے 'نان ایشو' کے بہانے گرین لینڈ، ناروے اور یوروپی یونین سے ٹکراؤ کے راستے پر جانے کی احمقانہ حکمت عملی کی سمت بڑھ رہے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اسرائیل سے اپنے عشق کے سبب وہ ایران کو بھی گھیرنے حتیٰ کہ اس کے خلاف بھی فوجی کارروائی کرنے کے کئی غیر دانشمندانہ منصوبوں پر غور کر رہے ہیں، اور یہ سب اس حقیقت کے باوجود کر رہے ہیں کہ آج کی [illegible]

□□□

انروا کا قلندیا سکول بند کرنے کے خطرناک نتائج پر انتباہ، شمالی القدس میں سیکڑوں طلبہ کا مستقبل خطرے میں

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے امداد اور روزگار کے ادارے 'انروا' نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے شمالی القدس میں واقع قلندیا تربیتی مرکز کو بند کرنے کے سنگین نتائج سامنے آسکتے ہیں، جس سے اس مرکز میں زیر تعلیم سیکڑوں فلسطینی طلبہ کا تعلیمی مستقبل شدید خطرے سے دوچار ہو جائے گا۔

انروا کے شعبہ ابلاغ کے ڈائریکٹر جوناتھن فاولر نے جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر کی ہفتہ وار بریفنگ کے دوران آن لائن پریس کانفرنس میں بتایا کہ قلندیا سکول مغربی کنارے سے تعلق رکھنے والے 350 طلبہ کو پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کر رہا ہے، جن میں پلمبنگ اور گاڑیوں کی مرمت جیسے اہم شعبے شامل ہیں۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ سکول اس وقت بندش کے خطرے سے دوچار ہے کیونکہ قابض اسرائیلی انتظامیہ اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتی ہے جس پر یہ تعلیمی مرکز قائم ہے۔

فاولر نے واضح کیا کہ اگر آنے والے دنوں میں مرکز کو زبردستی بند کیا گیا جیسا کہ انروا کو اندیشہ ہے تو طلبہ کے پاس کوئی متبادل تعلیمی راستہ موجود نہیں ہوگا، جس کا مطلب یہ ہے کہ فلسطینی پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد معاشی مواقع سے محروم ہو جائے گی اور ان کے بنیادی حق تعلیم کو براہ راست نشانہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے عالمی برادری سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔

اسی تناظر میں جوناتھن فاولر نے مشرقی القدس میں انروا کے صدر دفتر پر قابض اسرائیلی قبضے اور اس کی عمارتوں کی مسماری کو بین الاقوامی قانون کے خلاف کھلا اور دانستہ چیلنج قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس دفتر کو اقوام متحدہ کی مراعات اور استثنیٰ حاصل ہیں اس کے باوجود قابض اسرائیلی حکام کی جانب سے اس پر دھاوا بولنا اور اسے منہدم کرنا ایک ہولناک اور شرمناک اقدام ہے جس کے عالمی سطح پر دوررس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ فاولر نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کے کسی کمپلیکس میں گھس کر اسے مسمار کرنا اور ضبط کرنا ایک بے مثال نظیر ہے اور بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے گذشتہ اکتوبر میں جاری ہونے والے عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اس فیصلے میں قابض اسرائیل کو انروا کے کام میں سہولت فراہم کرنے اور رکاوٹیں نہ ڈالنے کا پابند کیا گیا تھا، تاہم رواں ہفتے ہونے والے اقدامات اس فیصلے کی مکمل نفی کرتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اگرچہ اسرائیلی حکام اس زمین کی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی متعدد بار اس بات کی تصدیق کر چکی ہیں کہ مشرقی القدس پر قبضہ غیر قانونی ہے اور قابض اسرائیل کو اس زمین پر کسی قسم کی خود مختاری حاصل نہیں۔ جوناتھن فاولر نے خبردار کیا کہ یہ اقدامات مزید خطرناک فیصلوں کی تمہید بن سکتے ہیں اور اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ اگلا ہدف القدس میں انروا کا پیشہ ورانہ تربیتی مرکز ہوگا، جس کی صورت میں سیکڑوں فلسطینی طلبہ اپنے حق تعلیم سے محروم کر دیے جائیں گے۔

یومِ جمہوریہ سے قبل ملک بھر میں ہائی الرٹ

سرحدی علاقوں میں ڈرون اور فضائی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی، حساس علاقوں پر سیکوریٹی میں اضافہ کر دیا گیا

نئی دہلی: یوم جمہوریہ کے پیش نظر ملک بھر میں سیکیورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں اور تمام متعلقہ ایجنسیاں ہائی الرٹ ہیں۔ حساس علاقوں خصوصاً بین الاقوامی سرحدوں پر نگرانی میں اضافہ کر دیا گیا ہے، جبکہ ڈرون اور دیگر فضائی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ سیکورٹی حکام کے مطابق حالیہ انٹیلی جنس ان پٹس کی بنیاد پر سرحدی علاقوں میں چوکسی مزید بڑھانے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے کو بروقت ناکام بنایا جا سکے۔ حکام کا کہنا ہے کہ پنجاب، جموں و کشمیر اور راجستھان سے متصل بین الاقوامی سرحدوں پر ڈرون کے ذریعے اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد بھیجے جانے کے خدشات کے پیش نظر خصوصی الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے کے دوران ان علاقوں میں ڈرون کے استعمال سے متعلق کئی واقعات سامنے آئے ہیں، جن میں منشیات اور غیر قانونی اسلحہ کی اسمگلنگ کی کوششیں شامل رہی ہیں۔ اسی پس منظر میں سرحدی نگرانی کو مزید موثر بنانے کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں کے مطابق بعض دہشت گرد تنظیمیں ڈرون کے ساتھ ساتھ پیرا گلائیڈر اور ہینگ گلائیڈر جیسے ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ ان فضائی آلات کے ذریعے سرحدی علاقوں میں دراندازی یا حساس مقامات تک دھماکہ خیز مواد پہنچانے کے امکانات کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ایسے خدشات کے پیش نظر فضائی نگرانی کے نظام کو مضبوط کیا گیا ہے اور جدید ڈرون شکن نظام اور ریڈار کو فعال کر دیا گیا ہے۔ خفیہ ذرائع کے مطابق لشکر طیبہ اور بعض سکھ انتہاپسند تنظیموں کی جانب سے پیرا گلائیڈر سمیت دیگر آلات کی خریداری سے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں، جنہیں قومی سلامتی کے لیے سنگین قرار دیا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر سیکورٹی ایجنسیوں کو الرٹ رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سرحدی علاقوں میں نائٹ پیٹرولنگ، تلاشی مہمات اور چیکنگ میں بھی نمایاں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی مشتبہ سرگرمی پر فوری کارروائی کی جا سکے۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی دارالحکومت سمیت بڑے شہروں میں بھی حفاظتی انتظامات سخت ہیں۔ اس سے قبل دہلی پولیس نے سکھ فار جسٹس کے رہنما گرپتونت سنگھ پنوں کے خلاف 26 جنوری سے قبل قومی راجدھانی میں بدامنی پھیلانے کی دھمکیوں کے معاملے میں ایف آئی آر درج کی ہے۔ حکام کے مطابق یہ مقدمہ دہلی پولیس کی اسپیشل سیل نے درج کیا ہے اور معاملے کی جانچ جاری ہے۔

تمل ناڈو اب تبدیلی چاہتا ہے 'ڈی ایم کے' کے جانے کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع: وزیر اعظم مودی

مدورانتکم، تمل ناڈو: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے تمل ناڈو کے مدورانتکم میں ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ریاست کی عوام سے کہا کہ تمل ناڈو اب تبدیلی چاہتا ہے اور ڈی ایم کے کی بدانتظامی اور کرپشن سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ ریاست کو ترقی یافتہ، محفوظ اور بدعنوانی سے پاک بنایا جانا چاہیے اور ڈی ایم کے حکومت کے جانے کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا، "آپ نے ڈی ایم کے کو دوبارہ اکثریت دی، مگر انہوں نے عوام کا اعتماد توڑا۔ وعدے بہت کیے مگر کام صفر رہا۔ آج ریاست کی عوام ڈی ایم کے اور سی ایم سی (کرپشن، مافیا، کرائم) دونوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ یہاں ڈبل انجن کی حکومت کا قیام یقینی ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمل ناڈو میں موجود حکومت صرف ایک خاندان کی خدمت میں مصروف ہے۔ "ڈی ایم کے میں جو لوگ آگے بڑھنا چاہتے ہیں، ان کے پاس صرف تین چار راستے ہیں خاندان پرستی، کرپشن اور جرم۔ یہی لوگ آگے بڑھ رہے ہیں اور ریاست کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہر بچہ جانتا ہے کہ کہاں کرپشن ہو رہی ہے اور یہ پیسہ کس کی جیب میں جا رہا ہے"۔

نیتا جی سبھاش چندر بوس کے یومِ پیدائش کے موقع پر وزیر اعظم مودی سمیت کانگریس کے سرکردہ رہنماؤں کا خراجِ عقیدت

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پرکرم دیوس کے موقع پر نیتا جی سبھاش چندر بوس کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیتا جی کا بے مثال حوصلہ مضبوط عزم اور قوم کے لیے عظیم خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں کہا کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس نڈر قیادت اور غیر متزلزل حب الوطنی کی زندہ مثال تھے۔ انہوں نے آزادی کی جدوجہد کو نئی سمت دی اور قوم میں قربانی اور جرات کا جذبہ پیدا کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیتا جی کے نظریات آج بھی نسل در نسل عوام کو ایک مضبوط ہندوستان کی تعمیر کے لیے متاثر اور متحرک کرتے ہیں۔ وہیں عظیم مجاہد آزادی، آزاد ہند فوج کے بانی اور انڈین نیشنل کانگریس کے سابق صدر نیتا جی سبھاش چندر بوس کے یوم پیدائش کے موقع پر کانگریس کے سینئر رہنماؤں نے انہیں عقیدت و احترام کے ساتھ یاد کیا۔ اس موقع پر رہنماؤں نے نیتا جی کی انقلابی سوچ، بے مثال قربانی، غیر متزلزل عزم اور فرقہ واریت کے خلاف ان کے واضح موقف کو اجاگر کرتے ہوئے قوم کے لیے ان کی خدمات کو سلام پیش کیا۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے اپنے بیان میں کہا کہ 'جے ہند' اور 'تم مجھے خون دو، میں تمہیں آزادی دوں گا' جیسے ولولہ انگیز نعروں کے ذریعے نیتا جی نے ہندوستانیوں میں آزادی اور انقلاب کی روح پھونک دی۔ نیتا جی کا مادرِ وطن سے بے مثال عشق اور فرقہ واریت کے خلاف مضبوط موقف آج بھی قوم کو خدمتِ وطن کے راستے پر گامزن رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے نیتا جی کو کانگریس کی روایت کا درخشاں باب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی جدوجہد آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف اور کانگریس کے رکنِ پارلیمان راہل گاندھی نے نیتا جی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی جرأت، مضبوط قیادت اور پختہ ارادے نے آزادی کی تحریک کو نئی سمت دی۔ راہل گاندھی کے مطابق نیتا جی کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ قومی مقصد کے لیے ذاتی مفادات کو پسِ پشت ڈال کر کیسے جدوجہد کی جاتی ہے، اور یہی پیغام ہر ہندوستانی کے لیے دائمی تحریک کا سرچشمہ ہے۔

مدھیہ پردیش میں آلودہ پانی کا قہر: اب مہو میں 19 بچوں سمیت 25 افراد بیمار، یرقان اور ٹائیفائیڈ میں مبتلا

مہو: (ایجنسی) اندور میں آلودہ پانی کی وجہ سے 25 لوگوں کی موت کے بعد اب مہو میں آلودہ پانی پینے سے بیماریوں کے کئی معاملے سامنے آئے ہیں۔ آلودہ پانی اور یرقان کی وجہ سے چھ بچوں کی حالت بگڑنے کے بعد انہیں مہو کے مدھیہ بھارت اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مہو میں آلودہ پانی کے رپورٹ ہونے کے بعد اندور کے کلکٹر کل دیر رات صورتحال کا جائزہ لینے پہنچے اور محکمہ صحت کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ تمام بیمار مریضوں کا بہتر علاج کریں۔

مہو کے پٹی بازار علاقے میں آلودہ پانی کی شکایات کئی دنوں سے سامنے آ رہی تھیں۔ یہ مسئلہ اس وقت سامنے آیا جب چندن مارگ کے کئی رہائشیوں کو جگر کے بڑھتے ہوئے مسائل اور یرقان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے بعد کل سے اب تک یہاں تقریباً 25 افراد کے بیمار ہونے کی اطلاع ہے، جن میں سے 19 بچے ہیں جن کی حالت تشویشناک ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر لوگوں کو یرقان ہے۔ اس کی وجہ آلودہ پانی کی فراہمی کو قرار دیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد اندور کے کلکٹر شیوم ورما کل دیر رات مہو پہنچے اور اسپتال میں مریضوں اور متاثرہ راستے پر رہائشیوں سے بات کی۔ کلکٹر کو بتایا گیا کہ آلودہ پانی پینے سے کئی لوگ بیمار ہو گئے ہیں۔ کچھ کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جب کہ دیگر گھر پر ہی علاج کر رہے ہیں۔

کلکٹر نے پانی کی جانچ کا حکم دیا

واقعہ کی اطلاع ملتے ہی محکمہ صحت کا عملہ بھی علاج کے لیے پہنچ گیا۔ ایک طبی ٹیم بھی موقع پر پہنچ گئی ہے اور لوگوں کو ادویات فراہم کر رہی ہے۔ لوگوں کو ابلا ہوا پانی پینے کا مشورہ بھی دیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، علاقائی ایم ایل اے اوشا ٹھاکر نے بھی اسپتال میں متاثرین کی عیادت کی۔ کلکٹر شیوم ورما نے محکمہ صحت کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ، "محکمہ صحت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ہر ایک کو مناسب علاج فراہم کرے۔ مہو کینٹ بورڈ کو بھی پانی کی جانچ اور صفائی برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسپتال میں مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔" وہیں مقامی لوگ حکومت کی اس لاپرواہی پر کافی ناراض ہیں اور عام شہریوں کی صحت کے ساتھ کھلواڑ کا الزام لگا رہے ہیں۔

سپریم کورٹ کا مقدمہ چلانے کا حکم لیکن وجے شاہ کا نام 26 جنوری کے یوم جمہوریہ کی تقریبات کی فہرست میں شامل!

کانگریس نے سخت اعتراض جتایا، کہا: کیا یہی ہے بی جے پی کی حب الوطنی؟

نئی دہلی: (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ سے متعلق ایک نیا تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ جس وزیر نے کرنل صوفیہ قریشی کے بارے میں متنازعہ تبصرہ کیا تھا، اس کے خلاف سپریم کورٹ کے حکم پر مقدمہ چلایا جانا ہے، لیکن اس کے بجائے اسی وزیر کو 26 جنوری کے یوم جمہوریہ کی تقریبات کی فہرست میں شامل کرنے سے تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ رتلام ضلع میں یوم جمہوریہ کی تقریب میں وجے شاہ کو مہمان خصوصی بنائے جانے پر کانگریس نے سخت اعتراض جتایا ہے۔ عدالت کے حکم کے مطابق بی جے پی حکومت کو وجے شاہ پر مقدمہ چلانا تھا لیکن یہاں کچھ اور ہی ہو رہا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ آپریشن سندور کے دوران کرنل صوفیہ قریشی کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال کرنے والا وزیر اب رتلام میں ترنگا لہرائے گا۔ یہ ملک کی بیٹی اور ملک کی فوج کی توہین ہے۔ اس بارے میں راجیہ سبھا ایم پی رینوکا چودھری نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ایک اخبار کی خبر شیئر کرتے ہوئے کہا، "یقیناً بی جے پی 26 جنوری کے پروگرام میں خواتین کی بے عزتی کرنے والوں کو مدعو کرے گی! یاد رہے، بی جے پی کے مدھیہ پردیش کے وزیر، وجے شاہ نے کرنل صوفیہ قریشی کے بارے میں انتہائی تضحیک آمیز اور گھٹیا تبصرہ کیا تھا، کیا یہ بی جے پی کی حب الوطنی ہے؟" دریں اثنا، بی جے پی 15 دنوں کے اندر وزیر وجے شاہ کے خلاف مقدمہ چلانے کے سپریم کورٹ کے حکم کو لے کر مخمصے میں ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد سے، پارٹی لیڈر ایک ہی بیان جاری کر رہے ہیں۔ وہ وزیر اعلیٰ موہن یادو کے اپنے غیر ملکی دورے سے واپس آنے کا انتظار کر رہے ہیں اور یہ کہ پارٹی ہائی کمان جلد ہی وجے شاہ کے معاملے پر کوئی فیصلہ کرے گی۔ تاہم، 26 جنوری کے پروگرام میں وجے شاہ کی شمولیت کے بارے میں، بی جے پی نے یہ بھی کہا کہ ان کا نام فہرست میں اس لیے شامل کیا گیا ہے کیونکہ ضلع کے انچارج وزیر پرچم کشائی کرتے ہیں۔

یو این کو امن بورڈ سے نہیں اپنی نااہلی سے خطرہ ہے: اسرائیل میں امریکی سفیر

تل ابیب: اسرائیل کے لیے امریکی سفیر ہکابی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے نظر انداز ہونے کی وجہ خود اس کی اپنی نااہلی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ اگر اقوام متحدہ کے لیے کوئی چیلنج ہوا تو وہ اس کی اندرونی کمزوریوں کی وجہ سے ہوگا نہ کہ نئے قائم کردہ امن بورڈ کی وجہ سے ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کے روز اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کیا اور زور دے کر یہ بات کہی کہ اگر اقوام متحدہ کو کوئی خطرہ ہے تو وہ اس کی اپنی نااہلی کی وجہ سے ہے۔ مشرق وسطیٰ کے موضوعات پر بات کرتے ہوئے انہوں نے ایران کا ذکر کیا اور کہا ایران کے مسئلے کا حل اپنے وقت پر نکل آئے گا۔ انہوں نے ایران کو انتباہ کیا کہ اس امر کا امکان موجود ہے کہ ایران کو نئی امریکی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے۔ خیال رہے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے شروع میں جس امن بورڈ کو غزہ سے منسوب کر کے غزہ امن بورڈ کا نام دیا گیا تھا۔ اب اس کی ساخت اور اس کے حوالے سے آنے والے تبصروں کے بعد یہ تاثر بن رہا ہے کہ یہ غزہ امن بورڈ نہیں بلکہ صرف امن بورڈ ہوگا جس کی صدارت ڈونلڈ ٹرمپ خود کریں گے اور جس کی وجہ سے بین الاقوامی اداروں کی حیثیت پر منفی اثرات بڑھیں گے۔

بہار کانگریس میں اختلافات سے متعلق دہلی میں ہائی کمان کی میٹنگ

راہل گاندھی نے کہا کہ پارٹی کو منفی سیاست سے بچانا ہوگا میٹنگ میں آزاد رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے آر جے ڈی سے الگ ہونے کی بات کہی

نئی دہلی: (ایجنسی) بہار کانگریس کے اندر جاری اندرونی اختلافات سے متعلق پارٹی کے قومی صدر ملیکارجن کھڑگے کی رہائش گاہ پر جمعہ کے روز (23 جنوری 2026) اہم میٹنگ ہوئی۔ پٹنہ میں کانگریس کے پارٹی دفتر صداقت آشرم میں منعقدہ دہی۔ چوڑا بھوج میں پارٹی کے ایک بھی ایم ایل اے شامل نہیں ہوئے تھے، جس کے بعد الگ الگ سیاسی قیاس آرائیاں کی جانے لگی تھیں۔ اسی سیاسی ہلچل کو روکنے کے لئے دہلی میں میٹنگ ہوئی، جس میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی بھی موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق، کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہا کہ بہار میں بہت بڑا موقع ہے اور وہاں سب کو ایک ساتھ مل کر پارٹی کو مضبوط کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے اسپیس کو بڑھانا ہے۔ ہمیں پارٹی کو منفی سیاست سے بچانا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جلد ہی کوآرڈی نیشن کمیٹی بنائی جائے گی۔ وہیں میٹنگ میں موجود رہے رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے بھی مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں اعلیٰ ذات کو ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ میٹنگ میں راہل گاندھی نے کہا کہ بہار کانگریس کے لیڈران کو ذمہ داری لینی ہوگی۔ انہیں زمین پر اترنا ہوگا اور محنت کرنی پڑے گی۔ مقامی لیڈران کو ایک ساتھ کام کرنا ہوگا۔ جہاں بھی میری ضرورت پڑے گی، میں وہاں موجود ہوں گا۔

اس میٹنگ میں پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ پپو یادو بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس کو حکومت میں آنا ہے تو بہار میں آر جے ڈی سے الگ ہو کر چلنا ہوگا۔ اس میٹنگ میں طارق انور نے کہا کہ صرف ذمہ داری لینے اور عہدہ لینے سے کام نہیں ہوگا۔ بلکہ زمین پر اتر کر محنت سے کام کرنا ہوگا۔ کانگریس سے راجیہ سبھا ایم پی رنجیتا رنجن نے کہا کہ لیڈران کی جوابدہی طے ہو۔ بہار کانگریس کے سابق صدر مدن موہن جھا نے کہا کہ ریاست میں نشہ بہت موضوع ہے۔ لا اینڈ آرڈر بڑا موضوع ہے۔ ہاسٹل میں نشہ پیش کیا جا رہا ہے۔

لکھنؤ کے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کیمپس سے تمام مزاریں ہٹانے کیلئے نوٹس چسپاں، 15 دن کی مہلت

لکھنؤ: (ایجنسی) اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ کے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) کیمپس میں واقع مزار کو ہٹانے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے نوٹس جاری کیے جانے کے بعد تنازع شدت اختیار کر گیا ہے۔ چوک علاقے میں کوئین میری اسپتال کے قریب واقع اس مزار سمیت کیمپس میں موجود دیگر مزاروں کے بارے میں کے جی ایم یو انتظامیہ نے اسے "غیر قانونی قبضہ" قرار دیتے ہوئے ہٹانے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ نوٹس میں متعلقہ افراد کو 15 دن کے اندر خود مزار ہٹانے کی ہدایت دی گئی ہے، بصورت دیگر انتظامیہ کارروائی کرے گی اور اس پر آنے والا خرچ بھی ذمہ داران سے وصول کیا جائے گا۔ انتظامیہ کی جانب سے چسپاں کیے گئے نوٹس میں صاف طور پر درج ہے کہ اگر مقررہ مدت کے اندر مزار نہیں ہٹائی گئی تو کے جی ایم یو اپنے اختیارات کے تحت اسے منہدم کر دے گا۔ اس اقدام کے بعد مزار کی دیکھ بھال کرنے والے مسلم خاندان میں بے چینی پھیل گئی ہے، جو اس مزار کو 600 سال پرانا تاریخی ورثہ قرار دے رہا ہے۔

مزار کی دیکھ ریکھ کرنے والی خاتون قیصر جہاں نے بتایا کہ یہ مزار شیخ فرید الحق شاہ کی ہے، جو صدیوں پہلے یہاں مدفون ہوئے تھے۔ ان کے مطابق کئی نسلوں سے ان کا خاندان اس مزار کی خدمت انجام دیتا آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہندو برادری کے لوگ بھی عقیدت کے ساتھ آتے ہیں۔ قیصر جہاں کا کہنا تھا کہ اب نوٹس لگا دیا گیا ہے، ایسے میں وہ بے بس ہیں اور جو بھی فیصلہ ہوگا وہ حکومت اور انتظامیہ کے ہاتھ میں ہے۔

مزار کے مجاور محمد شکیل نے بھی انتظامیہ کے فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ان کے آباؤ اجداد طویل عرصے سے اس مزار کی خدمت کرتے آ رہے ہیں۔ ہر سال یہاں عرس منعقد ہوتا ہے، جس کی اجازت سرکاری طور پر دی جاتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹس کے بعد وہ کے جی ایم یو انتظامیہ سے بات چیت کریں گے اور اپنا موقف رکھیں گے۔ ایک اور خادم محمد شکیر نے دعویٰ کیا کہ کے جی ایم یو کی سابق وائس چانسلر ڈاکٹر چندرا بھی اس مزار پر چادر چڑھانے آتی ہیں، جو اس کے سماجی اور مذہبی مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسری جانب کے جی ایم یو انتظامیہ نے مزار کے قدیم ہونے کے دعوے کو مسترد کیا ہے۔

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے پارٹی ہیڈ کوارٹر میں علمائے کرام اور ریاست کے مختلف اضلاع کی سرکردہ شخصیات نے ملاقات کی

15 اضلاع میں ژالہ باری کا امکان

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں ویسٹرن ڈسٹربنس کے فعال ہونے سے موسم نے ایک بار پھر کروٹ لی ہے۔ جمعہ کے روز، شاملی، غازی آباد، میرٹھ، سہارنپور، اور مغربی اتر پردیش کے ترائی علاقے، این سی آر، اور اتراکھنڈ کے دیگر اضلاع میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کے ساتھ ہلکی بونداباندی ہوئی۔ سہارنپور، مظفر نگر اور شاملی میں 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا کی رفتار ریکارڈ کی گئی۔ کئی اضلاع میں دن کے وقت زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں نمایاں کمی ہوئی۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ خرابی کی وجہ سے ہفتے کے روز مشرقی اتر پردیش اور مدھیانچل پردیش میں بھی بکھری بونداباندی متوقع ہے۔ مغربی ترائی علاقہ اور اتراکھنڈ کے ساتھ تقریباً 15 اضلاع میں بھی ژالہ باری متوقع ہے۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی سینٹر کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ بدلتے موسم کے درمیان 27 جنوری سے اتر پردیش میں ایک اور مغربی خلل سرگرم ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مشرقی اور مغربی دونوں ڈویژنوں میں دن اور رات کے درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ جاری رہے گا۔ ہفتہ کو، مغربی اتر پردیش میں کم سے کم درجہ حرارت میں 5 ڈگری تک اضافے کے اشارے مل رہے ہیں، جب کہ وسطی علاقے میں بادل چھائے رہنے سے دن کے درجہ حرارت میں معمولی کمی واقع ہوگی۔ جن اضلاع میں ژالہ باری کے لیے اورنج الرٹ ہے ان میں سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، میرٹھ، ہاپوڑ، بلند شہر، علی گڑھ، کاس گنج، بجنور، امروہہ، مراد آباد، رام پور، بریلی، سنبھل، بدایوں شامل ہیں۔ جن اضلاع میں 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کی توقع ہے ان میں سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، باغپت، میرٹھ، غازی آباد، ہاپوڑ، گوتم بدھ نگر، بلند شہر، علی گڑھ، کاس گنج، بجنور، امروہہ، مراد آباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، بدایوں شامل ہیں۔

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے نیتاجی سبھاش چندر بوس کے یوم پیدائش پر سبھاش چوک پر واقع مجسمہ پر گل پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔

پی ڈی اے سے نفرت کرتی ہے بی جے پی: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو سے آج ریاستی ہیڈ کوارٹر میں علمائے کرام اور ریاست کے مختلف اضلاع کی سرکردہ شخصیات نے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ مسٹر اکھلیش نے کہا کہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات جمہوریت کے لیے ایک لٹمس ٹیسٹ ہیں۔ بی جے پی انتخابات میں سازش اور گڑبڑی میں مصروف رہے گی۔ بی جے پی کو عوام کے تئیں کوئی دیانت نہیں ہے۔ بی جے پی حکومت پی ڈی اے سے نفرت کرتی ہے اور اس کی توہین کر رہی ہے۔ یہی پی ڈی اے بی جے پی کو شکست دے گی۔ اس حکومت کا غرور عروج پر پہنچ چکا ہے۔ وہ وقت آ گیا ہے جب اس کے گھمنڈ کو توڑا جائے گا۔ مسٹر اکھلیش یادو نے بیان دیا کہ بی جے پی نے اتر پردیش کو برباد کر دیا ہے۔ عام آدمی مہنگائی، بے روزگاری اور کرپشن کا شکار ہے۔ ہر طرف افراتفری ہے۔ بی جے پی نے اتر پردیش کو بہت نقصان پہنچایا ہے، اور اسے ٹھیک کرنے میں برسوں لگیں گے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت کا قیام جمہوریت کے لیے ضروری ہے۔ اسمبلی انتخابات میں ایک ووٹ بھی ضائع نہیں ہوگا۔ عوام 2027 کے انتخابات کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ ہر ووٹ سائیکل کے نشان کو جائے گا۔ مسٹر اکھلیش یادو نے برے لوگوں کو ہٹانے کے لیے اچھے لوگوں کو ایک ساتھ آنے کی اپیل کی۔ منفی لوگوں کو دور کرنے کے لیے مثبت لوگ متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں معیشت تباہ ہو گئی ہے۔ غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ دولت مرکزی بن چکی ہے۔ چند سرمایہ داروں کی دولت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ عام لوگوں کی فی کس آمدنی میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ عام لوگ غربت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی سماج کے ہر طبقے کی توہین کر رہی ہے۔ یہ ایک ایک کر کے سب کی توہین کر رہا ہے۔ بی جے پی کسی کی عزت نہیں کرتی۔ جبکہ سماج وادی پارٹی کسی کی توہین نہیں کرتی ہے۔ یہ سب کے ساتھ انصاف اور احترام کے ساتھ پیش آتا ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو سے ملاقات اور بات کرنے والوں میں دیوبند کے راؤ قاری سلیم احمد قاسمی، مولانا محمد عارف ظہور قاسمی، قاری محمد سلیم، مفتی فتح الدین قاسمی، مولانا اقبال قادری، سماج وادی اقلیتی سبھا کے قومی صدر محمد شکیل ندوی، سماج وادی اقلیتی سبھا کے ریاستی صدر مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرحمٰن، قاری محمد سلیم شامل تھے۔ اسامہ، حافظ شمیم احمد، مولانا محمد شہزاد، مولانا محمد فیضان، مولانا مقیم قاسمی، مولانا عظیم قاسمی، مولانا معم قاسمی، مولانا محمد عمران گھولدی، ہاپوڑ مچپال چیف، اور بھارتیہ کسان یونین کے قومی صدر چودھری فدا حسین۔ سابق کابینہ وزیر راجپند رچودھری بھی موجود تھے۔

یوپی یوم تاسیس پر گورنر نے عوام کو دی مبارکباد

لکھنؤ: (یواین آئی) اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے 24 جنوری کو اتر پردیش یوم تاسیس کے موقع پر ریاست کے تمام باشندوں اور ملک کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے سب کی خوشحالی، ترقی اور مسلسل پیش رفت کی دعا کی ہے۔ اپنے تہنیتی پیغام میں گورنر آنندی بین پٹیل نے کہا کہ گنگا-یمنا کی مقدس دھاراؤں سے سیراب، ثقافتی ورثے سے مالا مال اور تاریخی وقار سے روشن اتر پردیش، ہندوستان کی روح کا تابندہ اور زندہ عکس ہے۔ یہ وہی مقدس سرزمین ہے جہاں رشی منیوں کی سادھنا نے شعور کو سمت دی، سنتوں کی ہمدردیوں نے انسانیت کو سنوارا، بہادروں کی جرأت نے

خودداری کو مضبوط کیا اور عوام کی محنت نے قومی تعمیر کی بنیاد کو استحکام بخشا۔ گورنر نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اتر پردیش مسلسل ترقی، اختراع اور عوامی فلاح کے راستے پر آگے بڑھتے ہوئے ملک کی ترقی میں اپنا قائدانہ کردار ادا کرتا رہے۔ واضح رہے کہ اس سال 24 جنوری کو منعقد ہونے والے اتر پردیش یوم تاسیس کی تقریبات میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے ساتھ گورنر، وزیر اعلیٰ، دونوں نائب وزرائے اعلیٰ، وزراء، اراکین اسمبلی اور دیگر معزز مہمان شریک ہوں گے۔ انتظامیہ کے مطابق پروگرام میں تقریباً 10 ہزار مدعو مہمانوں اور عام شہریوں کی شرکت متوقع ہے۔ موجودہ سیکورٹی حالات کے پیش نظر اس تقریب کو نہایت اہم اور حساس زمرے میں رکھا گیا ہے۔

کے جی ایم یو میں مزارات ہٹانے کا نوٹس چسپاں، 15 دن کا وقت

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ میں کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کی انتظامیہ نے جمعہ کو کیمپس میں واقع تمام مزارات پر نوٹس چسپاں کر دیا۔ نوٹس میں 15 دن میں مزارات ہٹانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد کے جی ایم یو انتظامیہ اپنی سطح پر ان معاملات پر فیصلہ کرے گی۔ تبدیلی مذہب کے معاملے میں زور پکڑنے کے بعد یہ سخت کارروائی کی گئی ہے۔ گزشتہ سال کے جی ایم یو انتظامیہ نے مزار کے قریب غیر قانونی تعمیرات کو خالی کر کے منہدم کر دیا تھا۔

راجہ بھیا کی بیٹیوں کے نام ایس آئی آر سے حذف، بھانوی سنگھ ناراض

پرتاپ گڑھ: (پی این ایس) اتر پردیش کی کنڈا اسمبلی سیٹ کے ایم ایل اے راجہ بھیا اور ان کی اہلیہ بھانوی سنگھ کے درمیان جاری تنازع نے نیا موڑ لے لیا ہے۔ یہ معاملہ فی الحال عدالت میں ہے، اور سپریم کورٹ نے حال ہی میں چار ماہ کے اندر حل کرنے کا حکم دیا ہے۔ دریں اثناء بھانوی سنگھ نے اپنے شوہر راجہ بھیا پر الزام لگایا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر اس کا اور اس کی بیٹیوں کے نام ایس آئی آر کے تحت ووٹر لسٹ سے ہٹوائے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو لکھے ایک کھلے خط میں، انہوں نے کہا کہ ان کی اور ان کی دو بیٹیوں، راگھوی کماری اور وجے راجیشوری کماری کو SIR کے دوران ووٹر لسٹ سے جان بوجھ کر حذف کر دیا گیا تھا۔ خط میں بھانوی نے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے ناموں کو بحال کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ وزیر اعلیٰ نے کھلے عام کہا تھا کہ کسی بھی اہل شہری کا نام ووٹر

لسٹ سے حذف نہیں کیا جائے گا، اس کے باوجود ان کے اور ان کی بیٹیوں کے نام افسروں نے دباؤ میں آ کر ہٹا دیے۔ اس عمل میں نہ تو شفافیت دیکھی گئی اور نہ ہی قانونی تصدیق۔ بھانوی نے خط میں مزید کہا کہ وہ بھدری، بینتی خاندان کی بہو ہیں اور ان کے شوہر رگھوراج پرتاپ سنگھ ہیں۔ خاندانی تنازعہ کے باوجود، ان کا اور اس کی بیٹیوں کا گھر اور خاندان سماجی اور قانونی طور پر بینتی کنڈا، پرتاپ گڑھ میں ہے۔ وہ اور اس کی بیٹیاں یہاں کی مستقل رہائشی اور ووٹر رہی ہیں۔ اس کے باوجود ایس آئی آر سے ان کے نام مٹا کر ان کے جمہوری حقوق چھیننے کی یہ کوشش تکلیف دہ اور تشویشناک ہے۔ بھانوی نے مطالبہ کیا کہ اس کے اور اس کی بیٹیوں کے حق رائے دہی کی خلاف ورزی کے لیے سیاسی اثر و رسوخ کا استعمال نہ کیا جائے۔ اس کے اور اس کی بیٹیوں کے نام فوری اثر کے ساتھ ووٹر لسٹ میں شامل کیے جائیں۔ یہ بھی واضح کیا جائے کہ یہ فیصلہ کس عہدیدار نے کیا اور کس کے دباؤ پر کیا۔

دو گروپوں میں خونریز تصادم ایک نوجوان کی موت

پریاگ راج: (پی این ایس) دھومن گنج تھانہ علاقہ کے نیم سرائے میں دو گروپوں کے درمیان تنازعہ میں ثالثی کی کوشش کرنے والے ایک نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ حملے میں دونوں گروپوں کے چار افراد زخمی ہو گئے۔ متوفی کی شناخت شمشاد عرف الّو (18) کے طور پر کی گئی ہے۔ شمشاد سابق ایم پی ونود سونکر کے ڈرائیور کا بھائی بتایا جاتا ہے۔ جمعرات کی دیر رات نیم سرائے میں دو گروپوں میں معمولی تنازع پر تصادم ہوا۔ تصادم کے دوران شمشاد کے رشتہ دار کو زدوکوب کیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وہ موقع پر پہنچ گئے۔ مداخلت کرنے کی کوشش کے دوران شمشاد کو گولی لگی جس سے وہ خون بہہ رہا تھا۔ حملے میں چار دیگر افراد زخمی بھی ہوئے۔ آس پاس کے لوگوں کی مدد سے شمشاد کو ایس آر این اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی دھوم گنج پولیس نے ملزم کی تلاش شروع کر دی ہے۔ اسٹیشن انچارج راجیش اپادھیائے نے کہا کہ حملہ آوروں کی تلاش کی جا رہی ہے اور جلد ہی انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

اتر پردیش میں پنچایت الیکشن کی تیاریاں شروع

لکھنؤ: (پی این ایس) ریاستی الیکشن کمیشن نے اتر پردیش میں پنچایتی انتخابات کی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ بیلٹ پیپرز اب اضلاع میں پہنچائے جا رہے ہیں۔ تقریباً 60 کروڑ بیلٹ پیپر تمام اضلاع میں بھیجے جانے ہیں۔ اس لیے عمل شروع ہو چکا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ووٹرز کی نظرثانی کے لیے پہلی فہرست جاری کر دی۔ اس کے خلاف موصول ہونے والے دعوے اور اعتراضات دور کیے جا رہے ہیں۔ کمیشن 28 مارچ کو حتمی فہرست جاری کرے گا۔ اس دوران کمیشن نے بیلٹ پیپرز بھیجنا شروع کر دیے ہیں۔ چونکہ بیلٹ پیپرز بھیجنے میں کافی وقت لگتا ہے اس لیے اس نے یہ عمل پہلے شروع کیا ہے۔ تاہم، ایک وقف شدہ پسماندہ طبقات کمیشن ابھی تک تشکیل نہیں دیا گیا ہے۔ اس سے انتخابات وقت پر ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ کمیشن حکام کا کہنا ہے کہ وہ اپنی تیاریاں مکمل کر رہے ہیں اور کمیشن بنتے ہی تاریخوں کا اعلان کر دیں گے۔ ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے 4 فروری کو مفاد عامہ کی عرضی (PIL) کی فہرست بنانے کا حکم دیا ہے، جس میں ریاستی حکومت کو ریاست میں تین درجے پنچایتی انتخابات سے قبل دیگر پسماندہ طبقات (OBC) کمیشن کی تشکیل کے عمل کو مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

جن سنوائی میں رشوت کی شکایت پر بجلی محکمہ کا جے ای معطل

لکھنؤ: (یو این آئی) شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے جمعہ کو لکھنؤ میں اپنی رہائش گاہ پر منعقدہ جن سنوائی کے دوران محکمہ بجلی میں رشوت خوری کی شکایت کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سخت کارروائی کے احکامات دیے۔ وزیر کے سخت موقف کا اثر یہ ہوا کہ محکمہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک لائن مین کی خدمات ختم کر دیں جبکہ جونیئر انجینئر (جے ای) کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دو سینئر افسران سے وضاحت بھی طلب کی گئی ہے۔ جن سنوائی کے دوران ضلع امروہہ کے نوگاؤں سادات کے رہائشی محمد یوسف ولد قاسم نے شکایت درج کرائی کہ بجلی کنکشن دینے کے نام پر رشوت طلب کی جا رہی ہے اور جان بوجھ کر کام میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ شکایت سنتے ہی وزیر اے کے شرما نے اسے سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے پشچمانچل ودیوت وترن نگم لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر رویش گپتا سے فوری طور پر فون پر بات کی اور قصورواروں کے خلاف سخت ترین کارروائی کے واضح احکامات دیے۔ وزیر کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے محکمہ نے جے ای راجیو سنگھ کو فوری طور پر معطل کر دیا جبکہ لائن مین عباس کی خدمات ختم کر دی گئیں۔ ساتھ ہی سب ڈویژنل آفیسر رتیش پرساد اور ایگزیکٹو انجینئر راہل نگم کو قاعدہ 10- کے تحت وضاحت نامہ جاری کیا گیا ہے۔ تسلی بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی سفارش بھی کی گئی ہے۔ وزیر توانائی نے واضح الفاظ میں کہا کہ محکمہ توانائی عوام کی خدمت کے لیے ہے، غیر قانونی وصولی کے لیے نہیں۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ اگر کوئی افسر یا ملازم اپنے عہدے کا غلط استعمال کر کے عام شہریوں کو ہراساں کرے گا تو اس کے خلاف بغیر کسی دباؤ اور امتیاز کے سخت کارروائی کی جائے گی۔

شنکراچاریہ اویمکتیشورانند کا احتجاج چھٹے دن بھی جاری، طبیعت بگڑی

پریاگ راج: (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پریاگ راج میں ماگھ میلے کے دوران شور کے باہر دھرنے پر بیٹھے شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشور آنند کی طبیعت بگڑ گئی ہے۔ وہ 18 جنوری سے شام پانچ بجے سے اپنے شور کے باہر دھرنے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج صبح بخار آنے کے بعد وہ تقریباً دس بجے اپنی وینٹی وین میں چلے گئے تھے، تاہم دوپہر تقریباً دو بجے وہ وینٹی وین سے باہر آ کر دوبارہ شیویر کے سامنے پالکی پر بیٹھ گئے۔ حالانکہ سوامی اویمکتیشور آنند نے تاحال کسی قسم کی طبی صلاح حاصل نہیں کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مونی اماوسیہ کے روز پولیس سے ہونے والے تنازع کے بعد سے وہ شیویر کے باہر ہی مقیم ہیں اور میلہ انتظامیہ سے باعزت اشنان کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بسنت پنچمی کے موقع پر غیر معمولی بھیڑ اور اپنی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے آج گاؤ پرتشٹھا پریناتا یاترا بھی نہیں نکالی۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز انہوں نے اعلان کیا تھا کہ بسنت پنچمی کے دن 'گؤ پرتشٹھا پریناتا یاترا' نکال کر تمام سادھو سنتوں سے ملاقات کریں گے اور گاؤ ماتا کو راشٹر ماتا کا درجہ دلانے کے لیے عزم لیا جائے گا، تاہم صحت ناساز ہونے کے باعث یہ یاترا فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔

وزیراعظم مودی نے 'پی ایم سوندھی کریڈٹ کارڈ' لانچ کیا

ترواننت پورم: (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کے روز کہا کہ پی ایم سوندھی کریڈٹ کارڈ کے آغاز کے ساتھ غریبوں کی فلاح کی ایک بڑی قومی پہل بھی کیرالہ سے شروع ہوئی ہے، جس سے ملک بھر کے ریہڑی پٹری والوں اور فٹ پاتھ پر کام کرنے والوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے والے ان اقدامات پر کیرالہ کے عوام اور ملک کے باشندوں کو مبارکباد دی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ پی ایم سوندھی اسکیم سے پہلے اسٹریٹ وینڈرز کو چھوٹے قرض کے لیے بھی بلند شرحِ سود ادا کرنی پڑتی تھی، جبکہ اب لاکھوں ریہڑی پٹری والوں کو بینکوں سے قرض مل رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج پہلی بار اسٹریٹ وینڈرز کو کریڈٹ کارڈ بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ کیرالہ میں 10 ہزار سے زائد اور ترواننت پورم میں 600 سے زیادہ مستفیدین کو سوندھی کریڈٹ کارڈ تقسیم کیے گئے

۔مسٹر مودی نے یہاں پر مختلف ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا، افتتاح کیا اور اسے قوم کے نام وقف کیا اور تین امرت بھارت ایکسپریس ٹرینوں کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کیرالہ ریاست میں کوئی امرت بھارت ایکسپریس ٹرین چلائی گئی ہے۔ وزیرِ اعظم نے یہ بھی کہا کہ کیرالہ کی ترقی کے حوالے سے مرکزی حکومت کی کوششوں کو آج نئی رفتار ملی ہے اور ریاست میں ریلوے رابطے کو مزید مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ترواننت پورم کو ایک اہم اسٹارٹ اپ ہب کے طور پر ترقی دینے کی سمت اہم اقدام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وکست بھارت کی تعمیر کے لیے پورا ملک متحد ہے اور اس میں شہروں کا کردار نہایت اہم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 11 برسوں میں مرکزی حکومت نے شہری بنیادی ڈھانچے میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی ہے۔ وزیرِ اعظم آواس یوجنا کے تحت ملک بھر میں چار کروڑ سے زیادہ گھر تعمیر کیے گئے ہیں، جن میں شہری غریبوں کے لیے ایک کروڑ سے زائد پکے مکانات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف کیرالہ میں ہی تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار شہری غریب خاندانوں کو پکے مکانات فراہم کیے گئے ہیں۔

وزیرِ اعظم نے کہا کہ غریب خاندانوں کے بجلی کے اخراجات کم کرنے کے لیے پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی اسکیم شروع کی گئی ہے۔ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت غریبوں کو پانچ لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کیا جا رہا ہے اور ماتر وندنا اسکیم کے ذریعے خواتین کی صحت کا تحفظ یقینی بنایا جا رہا ہے۔ وزیرِ اعظم نے بتایا کہ 12 لاکھ روپے تک کی سالانہ آمدنی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے سے کیرالہ کے متوسط طبقے اور تنخواہ دار طبقے کو بھی بڑا فائدہ ملا ہے۔ وزیرِ اعظم نے کہا کہ گزشتہ 11 برسوں میں کروڑوں لوگوں کو بینکاری نظام سے جوڑا گیا ہے، جس سے غریب، درج فہرست ذاتیں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، خواتین اور ماہی گیر آسانی سے بینک قرض حاصل کر پا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب بغیر ضمانت کے قرض کے لیے مرکزی حکومت خود ضامن بن رہی ہے۔ وزیرِ اعظم نے کہا کہ مرکزی حکومت رابطہ، سائنس، اختراع اور صحت کے شعبوں میں مسلسل سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ کیرالہ میں کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آئی آر) کے اختراعی مرکز کا افتتاح اور میڈیکل کالج میں ریڈیو سرجری سینٹر کے آغاز سے ریاست کو سائنس اور صحت کا مرکز بنانے میں مدد ملے گی۔

مسٹر مودی نے بتایا کہ امرت بھارت ایکسپریس ٹرینوں کے آغاز سے کیرالہ کی ریلوے رابطہ خدمات مضبوط ہوئی ہیں، جس سے سیاحت کو بھی فروغ ملے گا۔ اسی طرح گرووایور۔ تریشور نئی ٹرین سے عقیدت مندوں کا سفر آسان ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ وکست کیرالہ، وکست بھارت کے خواب کو حقیقت بنانے کے لیے ضروری ہے اور مرکزی حکومت کیرالہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ وزیرِ اعظم نے ریلوے کنیکٹیویٹی کو مضبوط بنانے کے لیے چار نئی ٹرین خدمات کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا، جن میں تین امرت بھارت ایکسپریس ٹرینیں اور ایک مسافر ٹرین شامل ہے۔ مسٹر مودی نے جن ٹرینوں کو روانہ کیا، ان میں ناگرکوئل۔ منگلورو امرت بھارت ایکسپریس، ترواننت پورم۔ تامبرم امرتِ بھارت ایکسپریس، ترواننت پورم۔ چارلاپلی امرت بھارت ایکسپریس اور تریشور۔ گرووایور نئی مسافر ٹرین شامل ہیں۔

ان خدمات کے آغاز سے کیرالہ، تمل ناڈو، کرناٹک، تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے درمیان طویل فاصلے اور علاقائی رابطے میں نمایاں فائدہ ہوگا۔ اس سے مسافروں کو کم خرچ، محفوظ اور بروقت سفر کی سہولت حاصل ہوگی۔ بہتر رابطے سے سیاحت، تجارت، تعلیم، روزگار اور ثقافتی تبادلے کو بھی تقویت ملے گی۔ اس موقع پر کیرالہ کے گورنر راجندر آرلیکر، وزیر اعلیٰ پنرائی وجین، مرکزی وزیر وی۔ سومنا، جارج کورین، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی ریاستی اکائی کے صدر راجیو چندر شیکھر اور ترواننت پورم کے میئر وی۔ وی۔ راجیش سمیت کئی معزز شخصیات موجود تھیں۔

کہانی اپنے کردار، منظر اور بیان میں پنہاں ہوتی ہے: ڈاکٹر رینو بہل

پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں افسانے کی تخلیق اور اس کی قرات کے موضوع پر پروگرام

چنڈی گڑھ، (صحافت بیورو): شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ میں افسانہ نویسی اور اس کی قرات کے موضوع پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں شعبہ کے طلبہ نے مختلف عنوانات پر کہانیاں لکھ کر پیش کیں۔ اس موقع پر معروف فکشن نگار ڈاکٹر رینو بہل نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کرتے ہوئے کہا کہ کہانی لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ جو بات جس زبان میں کہی جائے اس زبان کی نوک پلک درست ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی لفظیات پر بھی اچھی گرفت ہونی چاہیے۔ مختلف زبانوں کے الفاظ کہانی کو پھیکا کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہانی میں کہانی پن پیدا کرنے اور خبر نہ بننے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کہانی با مقصد ہونی چاہیے لیکن وہ مقصد اس کے کردار، منظر اور بیانیے میں پوشیدہ ہونا چاہیے۔ واضح ہو کہ تقریب کے آغاز میں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر علی عباس نے اپنی تقریر میں مہمان خصوصی ڈاکٹر رینو بہل کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس

تقریب کا مقصد طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو تحرک دینا اور فن قرات سے روشناس کرانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پنجاب میں اردو زبان و ادب کی راہیں ہموار اور مستقبل روشن ہے۔ لہذا جو طلبہ اپنی تخلیقی قوتوں کا اظہار کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ ادب کے ساتھ ساتھ فن قرات سے بھی واقف ہوں۔

اس موقع پر شعبہ کے جن طلبہ نے اپنی تخلیق کردہ کہانیاں پیش کیں ان میں سورن سنگھ، رادھے شیام، ہوشیار سنگھ چوہان، ظہرین پروین، محمد علی، کاکل سنگھ، تہر مہک دیپ سنگھ اور دو پیندر سنگھ شامل تھے۔ اس موقع پر کہانیوں کی درجہ بندی بھی کی گئی جس میں کاکل سنگھ کی کہانی کو سب سے بہتر قرار دیا گیا جبکہ تہر مہک دیپ سنگھ کی کہانی کو دوسرے اور ہوشیار سنگھ چوہان کی کہانی کو تیسرے نمبر پر رکھا گیا۔ آخر میں شعبہ اردو کی استاد ڈاکٹر ذرین فاطمہ نے آئے ہوئے مہانوں اور دیگر طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔ فارسی کے استاد ڈاکٹر ذوالفقار علی بھی شامل تھے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض خلیق اعوان نے انجام دیے۔

'پنجاب میں اردو زبان وادب کی راہیں ہموار اور مستقبل روشن ہے'

پنجاب یونیورسٹی میں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر علی عباس نے کہا کہ پنجاب میں اردو زبان وادب کی راہیں ہموار اور مستقبل روشن ہے۔ لہذا جو طلبہ اپنی تخلیقی قوتوں کا اظہار کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ ادب کے ساتھ ساتھ فن قرات سے بھی واقف ہوں۔

اندور: مہو میں آلودہ پانی کی سپلائی کے سبب یرقان اور لیور انفکشن سے پتی بازار اور موتی محل حلقے میں 25 افراد بیمار۔

ڈوڈہ حادثے کے مہلوکین کو فوج کا شاندار خراج عقیدت

جموں: (یو این آئی) فوج نے ضلع ڈوڈہ کے خانی ٹاپ کے بلند و بالا پہاڑی علاقے میں جمعرات کو پیش آنے والے سڑک حادثے میں جاں بحق ہونے والے 10 فوجی جوانوں کو جمعہ روز یہاں ایک تقریب کے دوران شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ تقریب کی قیادت وائٹ نائٹ کور کے جنرل آفیسر کمانڈنگ لیفٹیننٹ جنرل پی کے مشرا نے کی اور اس میں فوج ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف)، بی ایس ایف، سی آر پی ایف، پولیس اور سی آئی ڈی کے افسران نے شرکت کی۔

انہوں نے کہا کہ لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا کی جانب سے بھی فوجی جوانوں کے باقیات پر بطور خراج پھول چڑھائے گئے۔

ان کا کہنا ہے کہ انسپکٹر جنرل آف پولیس، جموں زون، بھیم سین توتی اور انسپکٹر جنرل آف سی آر پی ایف، جموں، آر گوپال کرشنا راؤ نے بھی فوجیوں کے ترنگے میں لپٹے تابوتوں پر پھول چڑھائے۔ فوج کی وائٹ نائٹ کور نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا: 'وائٹ نائٹ کے جی او سی نے ان بہادر جوانوں کو دلی خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے ڈوڈہ کے عام علاقے میں دشوار گذار خطوں اور انتہائی مشکل موسمی حالات میں آپریشنل ڈیوٹی پر آگے بڑھتے ہوئے ایک المناک سڑک حادثے میں عظیم قربانی پیش کی'۔ پوسٹ میں کہا گیا: 'ڈیوٹی کے تئیں ان کی غیر متزلزل لگن، کٹھن علاقوں میں استقامت اور قوم کے لیے بے لوث خدمات ہندوستانی فوج کی اعلیٰ روایات کا مظہر ہیں۔ ان کی عظیم قربانی نسلوں کے لیے ہمیشہ مشعل راہ رہے گی'۔

پوسٹ میں مزید کہا گیا: 'وائٹ نائٹ مصیبت کی اس گھڑی میں غمزدہ خاندانوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہے'۔ بتادیں کہ ضلع ڈوڈہ کے خانی ٹاپ کے بلند و بالا پہاڑی علاقے میں جمعرات کے روز ایک ہولناک سڑک حادثے نے پورے ملک کو سوگوار کر دیا جب فوج کی ایک بلٹ پروف گاڑی پھسل کر تقریباً 200 فٹ گہری کھائی میں جا گری، جس کے نتیجے میں 10 بہادر فوجی اہلکار جاں بحق جبکہ 11 شدید زخمی ہو گئے۔

اندور میں آلودہ پانی سے 26 ویں موت
بھاگیرتھ پورہ کے 63 سالہ بدری چل بسے

اندور: (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے اندور کے بھاگیرتھ پورا علاقے میں آلودہ پانی سے ہونے والی اموات کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ جمعہ کو 63 سالہ بدری پرساد علاج کے دوران انتقال کر گئے۔ انہیں قے اور دست کی شکایت کے بعد 17 جنوری کو اروندو اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ بدری پرساد ٹی بی کی بیماری سے بھی متاثر تھے۔ اس موت کے ساتھ علاقے میں آلودہ پانی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 26 ہوگئی ہے۔ بھاگیرتھ پورا میں حالات اب بھی تشویشناک ہیں۔ اروندو اسپتال میں اس وقت 10 مریض داخل ہیں جن میں سے ایک وینٹیلیٹر پر ہے۔ محکمہ صحت کے مطابق داخل مریضوں میں سے 8 دیگر شدید بیماریوں کا بھی شکار ہیں۔ آلودہ پانی کی مسئلے کے پیشِ نظر علاقے میں پانی ٹینکروں کے ذریعے فراہم کیا جا رہا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق علاقے کے تقریباً 30 فیصد حصے میں ایک دن چھوڑ کر پائپ لائن سے پانی کی سپلائی دوبارہ شروع کر دی گئی ہے اور پانی کی باقاعدہ جانچ بھی کی جا رہی ہے۔ تاہم، رہائشیوں کا اعتماد ابھی مکمل طور پر بحال نہیں ہو سکا ہے اور زیادہ تر لوگ صرف آر او یا ٹینکر کے پانی کا استعمال کر رہے ہیں۔

عیسائی پادری پر بجرنگ دل کے حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے جمعہ کے روز وزیر داخلہ امت شاہ کو خط لکھ کر اڈیشہ کے ضلع ڈھینکنال میں عیسائی پادری بپن بہاری نائک پر مبینہ وحشیانہ حملے کے معاملے میں بجرنگ دل کے حملہ آوروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مسٹر وینو گوپال نے بجرنگ دل پر الزام لگاتے ہوئے اپنے خط میں لکھا، "میں یہ خط 4 جنوری 2026 کو ضلع ڈھینکنال کے ایک گاؤں میں پادری بپن بہاری نائک اور عیسائی برادری کے افراد پر ہونے والے گھناؤنے اور وحشیانہ حملے پر گہرے صدمے کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ حملے میں بجرنگ دل کے کارکنوں سمیت تقریباً 40 لوگوں کے ہجوم نے اس گھر کا محاصرہ کیا، جس میں پادری اپنی بیوی، بچوں اور سات عیسائی خاندانوں کے ساتھ اتوار کے روز معمول کی عبادت مصروف تھے، ہجوم نے وہاں موجود لوگوں پر جسمانی حملہ کیا۔ "مسٹر وینو گوپال نے وزیر داخلہ سے اس معاملے کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا، "میں اس حملے کی سخت مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے اس کا نوٹس لینے اور اڈیشہ حکومت کو سخت کارروائی کرنے اور حملے میں ملوث تمام افراد کے خلاف مقدمہ چلانے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ "

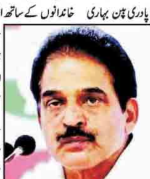

کشمیر میں برفانی طوفان، کئی علاقوں میں پانچ فٹ تک برف ریکارڈ

سری نگر: (یو این آئی) وادی کشمیر میں ایک انتہائی شدید اور کم وقت میں آنے والے برفانی طوفان نے موسم سرما کی صورتحال کو یکسر بدل کر رکھ دیا، جہاں محض 15 گھنٹوں کے دوران کئی علاقوں میں پانچ فٹ تک برف جمع ہوگئی۔ اس غیر معمولی برفباری نے رواں موسم سرما کے سب سے طاقتور اور اچانک آنے والے موسمی واقعات میں سے ایک کی شکل اختیار کرلی۔ پیر پنجال کے نزدیک واقع علاقوں کو سب سے زیادہ متاثر قرار دیا جا رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شوپیان کے میدانی علاقوں میں ڈیڑھ سے تین فٹ تک برف ریکارڈ ہوئی، جبکہ بالائی علاقوں میں برف کی مقدار پانچ فٹ تک پہنچ گئی، جو اتنے کم وقت میں غیر معمولی اضافہ تصور کیا جا رہا ہے۔ صرف شوپیان ہی نہیں، بلکہ برفانی طوفان کے اثرات نے بڈگام، پلوامہ، کولگام، کپواڑہ اور

بارہمولہ کے متعدد علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیا۔ ان علاقوں کی بالائی چوٹیوں اور دشوار گزار مقامات پر بھی دو سے پانچ فٹ تک برف جمع ہوئی، وہ بھی اسی 15 گھنٹے کے محدود دورانیے میں۔ کشمیر ویدر کے مطابق یہ برفانی طوفان اس لیے بھی غیر معمولی تھا کہ نہ صرف اس کی شدت زیادہ تھی بلکہ اس کی رفتار بھی انتہائی تیز رہی، جس نے مختصر وقت میں ریکارڈ توڑ برفباری کو جنم دیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اتنی بھاری مقدار میں برف عام طور پر 24 سے 48 گھنٹوں میں پڑتی ہے، تاہم اس بار یہ سب کچھ محض چند گھنٹوں میں ہوا، جو خطے میں موسم کی غیر متوقع تبدیلیوں کی مزید ایک مثال ہے۔

مظفر پور: باغ متی باندھ کے کنارے تالاب سے نامعلوم شخص کی لاش برآمد، علاقہ میں دہشت پھیل گئی۔

ہیمنت سورین کی برطانیہ کی وزیر سیما ملہوترا سے ملاقات

لندن/رانچی: (یو این آئی) وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے برطانیہ کی پارلیمانی انڈر سکریٹری (برابری اور انڈو پیسفک امور کی وزیر) سیما ملہوترا سے ملاقات کی، جس میں تعلیم، ہنرمندی کی ترقی، ذمہ دارانہ کان کنی، کلائمنٹ ٹرانزیشن، ثقافت اور ورثے کے تحفظ جیسے شعبوں میں جھارکھنڈ اور برطانیہ کے درمیان عملی تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ برطانیہ نے جھارکھنڈ حکومت کی مرانگ گومکے جے پال منڈا اوورسیز اسکالرشپ اور چیوننگ مرانگ گومکے جے پال منڈا اوورسیز اسکالرشپ کی ستائش کرتے ہوئے انہیں ہند-برطانیہ شراکت داری کی مضبوط اور متحرک مثال قرار دیا۔ گزشتہ چار برسوں میں ان اسکیموں کے ذریعے 100 سے زائد طلبا مستفید ہو چکے ہیں۔ دونوں فریقوں نے سسٹین ایبلٹی۔ لنکڈ اسکالرشپ راستوں پر کام کرنے اور بیرونِ ملک تعلیم کو مینٹورشپ، انٹرن شپ، قیادت سازی اور عوامی خدمت کے تجربے سے جوڑنے کے لیے ایک ٹھوس منصوبہ تیار کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ میٹنگ میں برطانیہ کی ممتاز یونیورسٹیوں، اسکلز اور کوالیفیکیشن اداروں کے ساتھ ادارہ جاتی شراکت داری کے امکانات پر بھی گفتگو ہوئی۔ اس میں کان کنی کی ٹیکنالوجی، ماحولیات و پائیداری، ڈیٹا اور اے آئی، حکمرانی اور عوامی پالیسی جیسے شعبوں میں مشترکہ تعلیمی پروگرام، فیکلٹی ایکسچینج، اپلائیڈ ریسرچ، نیز ٹی وی ای ٹی اور اپرنٹس شپ کے راستوں کے قیام پر غور شامل تھا۔

سکم اتھارٹی اور لیفٹیننٹ کرنل شیلکے کو سبھاش چندر بوس ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایوارڈ

نئی دہلی: (یو این آئی) سکم اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو سال 2026 کیلئے سبھاش چندر بوس ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایوارڈ کیلئے ادارہ جاتی زمرے میں اور لیفٹیننٹ کرنل سیتا اشوک شیلکے کو انفرادی زمرے میں منتخب کیا گیا ہے۔ حکومت نے سبھاش چندر بوس ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایوارڈ کا آغاز کیا ہے، تاکہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے میدان میں ہندوستان میں افراد اور تنظیموں کے بیش قیمت شراکت داری اور بے لوث خدمات کو تسلیم کیا جا سکے۔ اس ایوارڈ کا اعلان ہر سال 23 جنوری کو نیتاجی سبھاش چندر بوس کی یوم پیدائش کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ ملک میں قدرتی آفات کے دوران ہونے والی اموات میں نمایاں کمی کے نتیجے میں قدرتی آفات سے نمٹنے کے طریقوں، تیاریوں، آفات سے نمٹنے اور تباہی سے نمٹنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ سال 2026 کے ایوارڈ کے لیے گزشتہ سال یکم مئی سے نامزدگیاں طلب کی گئی تھیں۔ سال 2026 کے ایوارڈ کے لیے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔ اس ایوارڈ کے لیے اداروں اور افراد کی جانب سے کُل 271 نامزدگیاں موصول ہوئیں۔ فوج میں لیفٹیننٹ کرنل سیتا اشوک شیلکے نے 2024 کے سیلاب اور کیرالہ کے وایناڈ میں مٹی کے تودے گرنے کے دوران بڑے پیمانے پر انسانی امداد اور قدرتی آفات سے نمٹنے کی کارروائیوں کی قیادت کی۔

وادی کشمیر میں بجلی کی بحالی کا کام جاری ہے: عمر عبداللہ

سری نگر: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کو کہا کہ وادی میں بجلی کی سپلائی بحال کرنے کی کوششیں جاری ہیں جو تیز ہواؤں اور شدید برفباری سے بری طرح متاثر ہوئی تھی۔ واضح رہے کہ وادی میں گذشتہ شب تیز ہواؤں اور اس کے بعد شروع ہونے والی برف باری سے معمولات زندگی بری طرح سے متاثر ہوئے ہیں اور بجلی کا نظام بھی درہم وبرہم ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا: 'کے پی ڈی سی ایل کے مطابق وادی میں اس وقت فعال بجلی لوڈ 100 میگاواٹ سے بھی کم ہے جبکہ معمول کے دنوں میں یہ تقریباً 17 سو میگاواٹ ہوتا ہے اس کی بنیادی وجہ تقریباً تمام 33 کے وی فیڈرز کی بندش ہے جن میں وہ فیڈرز بھی شامل ہیں جو ہنگامی خدمات کو بجلی فراہم کرتے ہیں'۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی بحالی کے لئے ٹیمیں کام پر لگی ہوئی ہیں تاہم بجلی لائنوں پر درختوں کے بڑے پیمانے پر گرنے اور تیز ہواؤں کے باعث کام میں شدید مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان کا پوسٹ میں کہنا ہے کہ نقصانات کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے لیکن موجودہ موسمی حالات کے باعث اس میں کچھ وقت لگ سکتا ہے۔

نیتاجی جینتی کے اسٹیج سے ممتا بنرجی کی الیکشن کمیشن اور مرکز پر سخت تنقید

کولکاتہ: (یو این آئی) کولکاتہ انٹرنیشنل بک فیئر کے پلیٹ فارم سے خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کی منطق پر سوال اٹھانے کے ایک دن بعد مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے جمعہ کو ایک بار پھر الیکشن کمیشن آف انڈیا اور مرکز پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر نیتاجی سبھاش چندر بوس آج زندہ ہوتے تو کیا انہیں بھی سماعت کے لیے طلب کیا جاتا؟ اطلاعات و ثقافتی امور کے محکمے کے زیرِ اہتمام دھرم تلا میں منعقدہ نیتاجی جینتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے بنرجی نے ایس آئی آر کے تحت سماعت کے عمل پر سوال اٹھایا اور کہا، ''اگر نیتاجی آج زندہ ہوتے، تو کیا انہیں بھی سماعت کے لیے بلایا جاتا؟ "ان کا یہ سوال نیتاجی کے کنبہ کے رکن چندر کمار بوس کو الیکشن کمیشن کی جانب سے سماعت کا نوٹس ملنے کے چند دن بعد سامنے آیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے پروگرام میں موجود چندر کمار بوس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، ''چندر یہاں موجود ہیں اور انہیں الیکشن کمیشن سے نوٹس ملا ہے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ اس عمل نے ''عام لوگوں میں خوف اور مصائب پیدا کر دیے ہیں۔ "ممتا بنرجی نے مزید دعویٰ کیا کہ ایس

آئی آر سے متعلق خوف و ہراس کی وجہ سے کئی اموات اور خودکشیاں ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا، ''بہت سے لوگ مر رہے ہیں۔ اب تک تقریباً 110 اموات ہو چکی ہیں۔ ہر روز تین سے چار لوگ خوف کی وجہ سے اپنی زندگی کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے خلاف کیس کیوں درج نہیں کیے جانے چاہئیں؟ مرکز کو اس کی ذمہ داری لینی چاہیے۔ "اگرچہ انہوں نے سرکاری اسٹیج سے کسی سیاسی پارٹی کا نام نہیں لیا، لیکن ان کا نشانہ بالکل واضح تھا۔ مرکز پر ہندوستان کی تاریخ کو دوبارہ لکھنے کی کوشش کا الزام لگاتے ہوئے بنرجی نے کہا کہ عظیم شخصیات کی توہین کی جا رہی ہے اور زبانوں کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ نیتاجی کی خدمات کا موازنہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا، ''نیتاجی نے پلاننگ کمیشن بنایا تھا۔ اسے جان بوجھ کر ختم کر کے نیتی آیوگ سے بدل دیا گیا۔ کوئی نہیں جانتا کہ نیتی آیوگ کیا کرتا ہے۔ "وزیر اعلیٰ نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ 23 جنوری کو ابھی تک قومی تعطیل کیوں قرار نہیں دیا گیا۔ انہوں نے کہا، ''افسوس کی بات ہے کہ نیتاجی کے یوم پیدائش کو ابھی تک قومی تعطیل قرار نہیں دیا گیا۔ ہمیں تو ان کی تاریخ وفات تک معلوم نہیں ہے۔ "

میرے بچپن کی چھبیس جنوری

کالم نگار: ٹی این بھارتی

امی جان! امی جان! امی جان! چھبیس جنوری کو چھبیس جنوری کیوں کہتے ہیں؟ ارے میری نادان بیٹی چھبیس جنوری تو صرف تم بچے لوگ کہتے ہو۔ دراصل یوم جمہوریہ کے دن کو ہی چھبیس جنوری کہتے ہیں۔ اس خاص دن کی بہت اہمیت ہے۔ اچھا! وہ جو بھالو کا ناچ دکھاتا ہے وہ جو بولتا ہے ناچ جمہورے ناچ! وہ ہے یوم جمہورہ؟ آف توبہ!! اس بچی کے سوالوں کے جواب کیسے

دوں؟ ارے میری پیاری بیٹی درست بولو یوم جمہورہ نہیں کہا میں تو یوم جمہوریہ بتایا ہے اچھا اس دن کیا ہوا تھا؟ چھبیس جنوری 1950 کو ہمارے ملک کا آئین لاگو ہوا تھا

آئین مطلب آئینہ جس کو دیکھ کر آپ میک اپ کرتی ہیں امی نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہتیں ارے نہیں بھئی آئینہ نہیں میں آئین کی بات کر رہی ہوں۔ اف امی جان مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ آئین کیا ہوتا ہے؟ دیکھو بیٹی ہمارے ملک کو جب انگریزوں کی غلامی سے آزادی ملی تو ہمارے دیش میں سب کام ہماری مرضی سے ہونے لگے تو انگریزوں کو کیسے بھگا دیا؟ امی مجھے گود

میں بیٹھا کر سمجھانے لگتیں انگریزوں کے ساتھ ہمارے جانباز سپاہیوں نے جان کی بازی لگا دی؟ جان کی بازی مطلب؟ سمجھو انگریزوں کے ساتھ آزادی کی جنگ میں سینے پر گولی کھا کر شہید ہو گئے۔ کسی نے جان گنوا دی کسی نے قلم کی لڑائی سے انگریزوں کو مار بھگایا۔ میں نے حیران کن لہجہ میں پوچھتی امی جان یہ قلم کی لڑائی کیا ہوتی ہے؟ قلم سے تو کوئی نہیں مارا جا سکتا۔ ارے بیٹی تم ابھی بہت کم سن ہو۔ اسکول میں بڑی جماعت کی کتابوں میں تم سب معلومات حاصل کرو گی۔ امی نے ٹالتے ہوئے کہا چلو جاو باہر جا کر کھیلو

نہیں امی مجھے نہیں کھیلنا میں ضدی انداز میں بولی مجھے آئین کے بارے میں بتایئے آئین کیا ہوتا ہے؟ امی جان نے میرے رخسار پر بوسہ دیا اور بولیں میری ضدی بیٹی غور سے سنو۔

آئین اس طریقہ کار کا نام ہے جس میں آزادی کے بعد ہمارے ملک کے چنندہ تعلیم یافتہ لیڈروں نے مل جل کر ملک کی ترقی کے لئے اصول مرتب کیئے سب کو ان کی قابلیت کے لحاظ سے کام کرنے کی زمے داری دی گئ۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سب کو انصاف دینے کے لئے قانون تیار کیا۔ آئین سمجھو ایک کتاب ہے جس میں ملک وقوم کی ترقی اور بھلائی کے لئے

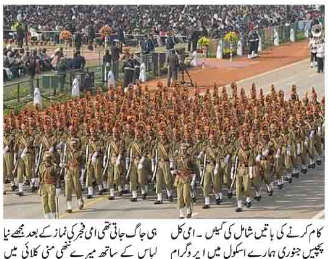

کام کرنے کی باتیں شامل کی گییں۔ امی کل چھبیس جنوری ہمارے اسکول میں اپروگرام ہے مجھے تو میڈم نے اندرا گاندھی بنایا ہے۔ اچھا امی جان یہ تو بتایئے چھبیس جنوری پر اور کیا کریں گے؟ ہاں یہ کام کا سوال ہے اس دن انڈیا گیٹ سے لال قلعہ تک پریڈ نکلے گی ہمارے ملک کے فوجی میلوں دور پیدل چلیں گے فوجی ٹینک نکلیں گے رنگ برنگی جھانکیاں نکلیں گی صدر ہند کو فوجی سلامی پیش کریں گے

اسکول کے بچے کرتب دکھائیں گے

امی جان میں تو پریڈ دیکھنے جاوں گی۔ تم نہیں جا سکتی ہو بیٹی سردی بہت ہے۔ بہت صبح جاگنا ہوگا سارے راستہ بند ہو جائیں گے۔ میں رونے لگی میں تو جاوں گی میں تو جاوں گی!!! مجھے نیا ڈریس بھی چاہیئے مہندی چوڑی بھی چاہیئے میں زور سے رونے لگتی دروازہ پر بابو جی کی دستک پر میں چونکہ جاتی ارے بیگم کیا مسئلہ ہے؟ میری شہزادی کیوں رو رہی ہے؟ دیکھئے ناں جی! یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھنے کی ضد کر رہی ہے۔ اتنی صبح کیسے جاگے گی؟ کوئی بات نہیں بیگم آپ سارا معاملہ ہم پر چھوڑ دیجئے

بابو جی میرے آنسو صاف کرتے اور گود میں اٹھا لیتے

میری گڑیا پریڈ دیکھنے ضرور چلے گی میں لے کر جاوں گا۔ بابو جی میرے رخساروں پر بوسوں کی بارش کر دیتے۔ اور میں خوشی سے اچھلتی کودتی گلی کے بچوں سے بتانے لگتی میں تو چھبیس جنوری کی پریڈ دیکھنے جاوں گی۔ بڑا مزہ آئے گا۔

آخر کار چھبیس جنوری کو صبح سویرے خود ہی جاگ جاتی تھی امی فجر کی نماز کے بعد مجھے نیا لباس کے ساتھ میرے ننھی منی کلائی میں ترنگہ چوڑیاں پہنا دیتیں ترنگہ ربن سے دو چوٹی باندھ کر گرم کوٹ اور موزے جوتے پہن کر میں تیار ہو کر بابو جی کے ساتھ گلی قاسم جان سے ابراہیم کی ٹال دور حاضر میں جو مرزا غالب کی حویلی ہے سے گزرتے ہوئے ہندوستانی دواخانہ سے بائیں ہاتھ مڑ کر بلیماران کی طرف رخ کرتی پنجابی پھاٹک گلی سودگران سے ہوتے ہوئے اسلامی تسبیل تک پہنچ جاتی چاندی چوک کے نکڑ پر موٹے ڈنڈے دیکھ کر میں سہم سی جاتی اور بابو جی سے سوال کرتی یہ ڈنڈے کیوں لگائے ہیں؟ بیٹا یہاں سامنے چوڑی سڑک سے کھڑے ہو کر ہم آرام سے پریڈ دیکھ سکتے ہیں ادھر کھاری باولی فتح پوری کی سائڈ سے پریڈ آئے گی لال قلعہ تک جائے گی اور میں زور زور سے اسکول کا ایک گیت گانے لگتی:

آج آئی ہے چھبس جنوری دیوس
میں سویا ہند جگا دوں گی
اس دیش کے بچے بچے کو میں
اندرا گاندھی بنا دوں گی

ذرا دیر میں رنگ برنگے ڈریس میں سجے اونٹوں گھوڑوں پر سوار فوجیوں کو دیکھ میں خوشی سے تالیاں بجانے لگتی۔ پھر دور سے ٹینک اور ہتھیاروں سے لیس فوجیوں کو آتا دیکھ میں گھبرا جاتی بابو جی مجھے دلاسہ دیتے ڈرو مت بیٹا کہہ کر اپنے کندھوں پر بیٹھا لیتے اور میں ہاتھ ہلا کر فوجیوں کا استقبال کرتی۔ کبھی شرارت سے بابو جی کی گود سے اتر کر ڈنڈوں کے نیچے سے کترہ نیل کی طرف بھاگ جاتی پولیس والے چلاتے ارے رے رے یہ کس کی لڑکی ہے اس کو پکڑو اور کوئی پولیس والا مجھے اٹھا کر بابو جی کی گود میں پٹک دیتا۔ پھر خوبصورت جھانکیاں دیکھ کر میں تالیاں بجاتی اور منہ سے عجیب وغریب آوازیں نکالنے لگتی۔ جھانکی میں رقص کرتی ہوئی رقصایئں مجھے بہت اچھی لگتیں میں بابو جی کا ہاتھ چھڑا کر جھانکی کے اندر جانے کی کوشش کرتی تو بابو جی فرسٹ ایڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے دیکھو وہ ڈاکٹر انکل تم کو سوئی لگا دیں گے۔ لو مونگ پھلی کھاو اور میں مونگ پھلی میں مگن ہو جاتی دھیرے دھیرے تمام جھانکیاں نظروں سے اوجھل ہو جاتیں اور میں ٹا ٹا بائے بائے کہہ کر خوشی محسوس کرتی بابو جی سے بچکانہ سوال کرتی یہاں انڈیا گیٹ تو آیا نہیں امی جان نے تو کہا تھا انڈیا گیٹ سے پریڈ نکلے گی ارے بیٹا بس سوال بند کرو چلو اب گھر چلتے ہیں بابو جی ایک بار پھر مجھے گود میں اٹھا لیتے اور گھر آ کر دسترخواں پر رکھے مٹر پلاو اور شلجم مولی کا پانی والا رائی اچار دیکھ میں جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھا کر سو جاتی۔ پھر رات میں ایک مرتبہ پھر امی جان مجھے لال قلعہ میدان لے کر جاتیں جہاں تمام جھانکیاں دیکھ کر میری باچھیں کھل جاتیں قریب میں آرام فرما فوجیوں سے ہاتھ ملاتی اور چاندنی چوک کے دریبا بازار کے نکڑ سے دیسی گھی کی جلیبی کھاتی پھر گھنٹہ گھر حلوائی کی دکان سے دیسی گھی نمکین خریدتی اور فتح پوری سے کراچی حلوہ لینے کے لئے ضد کرتی۔ چھینا حلوائی کے لڈو بھی ضرور خریدتی پھر

رات میں تھک کر گہری نیند سو جاتی تو جناب یہ تھی میرے بچپن کی چھبیس جنوری جو آج تک میرے دماغ میں پیوست ہے۔

مُطیع اور موتی

مریم تراب کے قلم سے

تو راہ نہ ور دے شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشین ہو تو محمل نہ کر قبول

علامہ اقبال کے اس شعر کی دور سے آواز آرہی تھی میرا تجسس بڑھتا گیا میرا دل کیا کہ میں اس آواز کے تعقب میں جاؤں اور دیکھوں کہ علامہ محمد اقبال کے شعر کی آواز کہاں سے آرہی ہے۔

یہ شعر تو انہوں نے 100 سال پہلے بولا تھا۔

تو راہ نہ ور دے شوق ہے منزل نہ کر قبول

تیری راہ تو کچھ اور ہے۔ تو نے منزل تو قبول نہیں کرنی ہے اور میرے ذہن میں ایک عجیب سی فکر آئی کہ جب ہم مُطیع ہوتے ہیں۔ تو مُطیع سے موتی تک ہونے کا سفر جو ہے وہ کتنا خوبصورت ہے۔ وہ سفر ہے اطاعت کا، وہ سفر ہے محبتوں کا، وہ سفر ہے یقین کامل کا۔ آپ مُطیع ہو گئے۔ آپ نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور آپ کو اس کے سبب جو نعمتیں ملیں گی تو آپ کو تو رکنا نہیں ہے نا، نعمتوں کو اور لینے کے لیے اور نیکیاں کرنا ہے اور اطاعت پروردگار کرنی ہے اور اس اطاعت میں اگر آپ کے پاس کتنی بھی سختیاں آئیں اور آپ جو مُطیع ہو گئے آپ اور جو آپ نے اپنے آپ کو موتی بنانا ہے۔ تو اب آپ دیکھیے یہ جو سیپ ہے زمین کی کتنی گہرائی میں جا کے اپنے آپ کو چھپا لیتی ہے، اب وہاں پہ کتنے سینکڑوں سال رہتی ہے، یہ ہمیں نہیں پتہ، کسی کو بھی نہیں پتہ لیکن جب وہ باہر آتی کئی سالوں کے بعد ہمیں ٹائم کا تو نہیں اندازہ ہے جب وہ آتی ہے تو اس کے سیپ کے اندر سے ایک چمکدار ایک خوبصورت موتی نکلتا ہے جو بے حد قیمتی ہوتا ہے۔ تو جو مطیع ہوا پروردگار کا اس نے بھی تو اپنے آپ کو جلا کر، اپنی پہنچان کروائی اور وہ رکا نہیں۔ کیونکہ رکنا تو ہے ہی نہیں نا۔ اس سفر میں چاہئے مجنوں ہی ہو۔ اگر آپ رک گئے تو سفر ختم ہو گیا۔ تو یہ جو سفر علامہ اقبال سو سال پہلے کہہ گئے تھے کہ

تو راہ نہ ور دے شوق ہے منزل نہ کر قبول

تجھے تو نئے نئے راستے تلاش کرنے ہیں نا، تو مُطیع ہونے کیلئے بھی اللہ کا فرمانبردار ہونے کے لیے بھی کئی راستے دیکھنے پڑتے ہیں، صبر کا راستہ ہے، قناعت کا راستہ ہے اور صبر، شکر، قناعت، نماز وصلواۃ کا راستہ ہے اور پھر یہی موتی ہو جاتی ہے، مطیع اور موتی یہ دو اتنے خوبصورت الفاظ ہیں، لیکن دونوں میں اپنے آپ کو رضائے الٰہی آپ نے سر تسلیم خم کرنا ہے، سیپ نے تو کبھی گلہ نہیں کیا کہ مجھے کہاں میرے پروردگار نے نیچے بند کر دیا، میں کتنے سال سے اندھیرے میں ہوں، میں کتنے سال سے باہر نہیں نکلی لیکن جب وہ جو سیپ ہے، جب وہ باہر آتی ہے، جب اس کو مچھیرا پکڑتا ہے تو اور جب اس کو لوگ کھول کے دیکھتے ہیں تو اس میں سے جو چمکدار، شفاف، قیمتی موتی نکلتا ہے وہ گوہر نایاب ہے۔

مُطیع سے موتی۔ تو اب سمجھ لو کہ یہ دونوں منزلیں جو ہیں وہ اپنے آپ کو فنا کرنے کا نام ہیں۔ اپنے آپ کو اپنی "انا" کر فنا کرنے کا نام ہے۔ اپنی انا کو اس حد تک رضائے الٰہی میں جھکا دینا ہے کہ سوال وجواب ختم ہو جائیں۔ صرف سچ باقی رہے۔ پھر یہ بھی غور کریں کہ جب موتی، ایک خول، ایک مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی ساخت مختلف ہے۔ یہ خول زمین کی لاکھوں گہرائیوں تک پہنچنے کے بعد بند ہو چکا ہے۔ اس نے نہ شکایت اور نہ شکوہ کیا۔ لیکن یہ اپنے آپ میں اتنا پُر اعتماد، اتنا کامل ہے کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب میرا وقت آئے گا اور میں نکلوں گا تو مجھے دیکھنے والوں کی نہ نظریں چکا چوند ہو جائیں گی۔ بلکہ اپنے رب کی اس سے بھی زیادہ تعظیم کرے گا۔ اگر میں موتی ہوں، اور میرا موتی کا سفر، یہ الگ سفر ہے۔ ہر موتی ایک مختلف شخص کا ہے۔ کوئی دو موتی ایک جیسے نہیں ہوتے۔ یہ اس بات پر بھی منحصر ہے کہ وہ کتنی گہرائی میں گیا ہے، اسے اس سفر تک پہنچنے میں کتنے سال لگے۔ چنانچہ علامہ اقبال نے یہ بات سو سال پہلے کہی تھی۔ علامہ اقبال بڑے علمی شاعر تھے۔ ان کی نظر عام نہیں تھی۔ انہوں نے جو کہا تھا وہ یہ تھا کہ لمبا راستہ میرا جنون نہیں لیکن میں منزل کو نہیں مانتا۔ میں منزل کو قبول نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے خود ہی جانا ہے۔ مجھے چلتے رہنا ہے۔ مجھے چلتے رہنا ہے۔ سفر میں کتنی ہی مشکلات آئیں، مجھے رکنا نہیں چاہیے۔ یہ فنا ہونا ہی منزل مقصود کا راستہ ہے۔ میں نے اپنے آپ کو خود کو اللہ کی رضا، اس کی مرضی سے ہر روز چھوڑنا ہے اور منزل کو قبول نہیں کرنا ہے۔

تو علامہ اقبال نے سو سال پہلے یہ کہہ دیا ہے۔ علامہ اقبال ظاہر ہے شاعر مشرق تھے ان کی نظر عام نظر نہیں تھی تو جب انہوں نے یہی کہا تھا نا کہ

تو راہ نہ ور دے شوق ہے منزل نہ کر قبول

منزل نہیں قبول کرنی ہے۔ بلکہ چلتے جانا ہے چاہے سفر میں کتنی بھی مشکلات آئیں لیکن رکنا نہیں ہے۔ یہ فنا فی اللہ کی منزل ہے اپنے نفس کو اپنے آپ کو بحکم اللہ خدا اس کی رضا پر روز چھوڑ دینا ہے اور منزل کو قبول نہیں کرنا ہے۔

ایک اور جو بہت خوبصورت خیال میرے دماغ میں آیا وہ یہ ہے کہ دیکھیں مطیع سے موتی تک بننے کا جو سفر ہے نا وہ اپنی ذات کی نفی کرنے کا ہے اور جس شخص نے جس تخلیق نے جو اللہ نے خلق کی۔ اس نے اگر اپنے آپ کو بالکل اپنے رب کے آگے جھکا دیا اپنے نفس کو اس نے یہ دیکھیں سود وزیاں کا معاملہ نہیں ہے کہ آپ نے کیا کھویا آپ نے کیا پایا۔ یہ معاملہ جو ہے مطیع سے موتی تک ہونے کا انمول سفر ہے۔ اس میں آپ کا صرف فائدہ ہی فائدہ ہے کوئی نقصان تو ہے ہی نہیں نا اور علامہ اقبال نے سو سال پہلے کیا کہا تھا

ایک سجدہ جس کو تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دلاتا ہے نجات

جب آپ اللہ کے فرمانبردار بن گئے جب آپ نے اس کے احکام مان لیے جب سیپ جو نیچے زمین کی گہرائیوں میں جا کے چھپ گئی اور صبر کرنے لگی اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ اس نے کچھ نہیں کیا۔ وہ سکون سے بیٹھی رہی اور زمین کی تہہ میں اتر کے بس اپنے رب سے دعا مانگتی رہی اور اس کا شکر کرتی رہی۔ یہ جو سفر ہے یہ ایک خوبصورت ترین سفر ہے اس میں صرف فائدہ ہی فائدہ ہے اور علامہ اقبال اللہ ان کی مغفرت کرے۔ وہ کیا پیارا کہہ گئے۔

آئیں بس اپنے نفس کو اللہ کے قابو کر دیں اس کے حوالے کر دیں اور صبر اور شکر کریں آپ مُطیعسے موتی بن جائیں گے اور آپ جب موتی بن کے نکلیں گے۔

چمکتا ہوا موتی ایک عجب انداز لیا ہوا موتی جس میں رب کے ہزاروں رنگ چھپے ہیں۔ تو آپ یہ بتایئے یہ سود وزیاں کا تو معاملہ نہیں ہے نا۔ یہ تو ایک سفر ہے

تو راہ نہ ور دے شوق ہے منزل نہ کر قبول

اب یہ علامہ اقبال پھر کتنے سو سال پہلے کہہ کے کہ جا چکے ہیں پاکستان بننے سے پہلے ہی علامہ اقبال کی وفات ہو گئی وہ تو اللہ نے ان کی بھی عزت رکھ لی نہیں تو امت مرحومہ ان کو کوئی القاب دے کر ان کو رسوا کر کے ان کو مشرک قرار دے دیتی۔ اب اگر آپ یہ دیکھیں جو میرا اپنا موضوع ہے "مطیع اور موتی"

جب آپ نے اللہ کو سجدہ کر لیا اور آپ اس کے مطیع ہو گئے اور آپ نے اس کو مانا اور جو سیپ ہے وہ زمانے سے نیچے چلی جاتی ہے چھپ کر اللہ کا شکر ادا کرتی رہتی ہے تو مطیع اور موتی ہونے تک کا ایک سفر ہے اور وہ جو سفر ہے۔

ایک سجدہ جس کو تو سمجھتا ہے گراں

اگر وہ دونوں نے وہ مُطیع ہو کے انہوں نے سجدہ کر لیا اور موتی ہو کہ سیپ نے زمین کے اندر نیچے جا کے اپنے آپ کو چھپا لیا باحکم خدا تو یہ دیکھیں کہ کتنی خوبصورت چیز نکلی ہے مطیع ہونا کتنا خوبصورت اور عظیم ہے۔ خلق انسان کیلئے اور موتی ظاہر ہے اپنی آب وتاب کے ساتھ جب باہر نکلتا ہے چمکتا ہوا تو دونوں ہی حالوں میں "یا ایہا الناس" تمہارے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مہاڈ انتخابی تشدد کیس میں بڑا موڑ
وزیر کے بیٹے نے خودسپردگی کردی

ممبئی (یو این آئی) مہاڈ میونسپل انتخابات کے دوران پیش آئے تشدد کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کی سخت سرزنش کے ایک دن بعد شیو سینا کے وزیر بھارت گوگاوالے کے بیٹے وکاس گوگاوالے نے پولیس کے سامنے خودسپردگی کردی ہے۔ ریاستی حکومت نے 23 جنوری کو اس پیش رفت کی اطلاع عدالت کو دی۔ یہ اطلاع جسٹس مادھو جمدار کی واحد رکنی بینچ کے سامنے ایڈوکیٹ جنرل ملند ساٹھے نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ وکاس گوگاوالے نے رائے گڑھ ضلع کے مہاڈ پولیس اسٹیشن میں خود کو پولیس کے حوالے کیا ہے۔ عدالت کو یہ بھی بتایا گیا کہ اس کیس کے تمام ملزمان، جن میں وکاس گوگاوالے اور ان کے کزن مہیش گوگاوالے شامل ہیں، نے اسی دن پولیس کے سامنے سرنڈر کر دیا ہے، جسے عدالت نے ریکارڈ پر لے لیا۔

اس سے ایک دن قبل ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے سوال اٹھایا تھا کہ کیا مہاراشٹر میں واقعی قانون کی حکمرانی باقی ہے، اور کیا وزیر اعلیٰ اتنے بے بس ہیں کہ اپنی کابینہ کے ایک وزیر کے بیٹے کے خلاف کارروائی نہیں کر پا رہے، جو کئی ہفتوں سے گرفتاری سے بچتا رہا۔ یہ تشدد 02 دسمبر کو مہاڈ میں بلدیاتی انتخابات کے دوران اس وقت ہوا تھا جب ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا اور اجیت پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے حامی آمنے سامنے آ گئے تھے۔ دونوں جانب سے شکایات درج کرائی گئیں، جس کے نتیجے میں کراس ایف آئی آر درج کی گئیں۔ ہائی کورٹ اس معاملے میں شری یانش جگتاپ کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔

فضائی آلودگی کے قوانین کی عدم تعمیل پر ہائی کورٹ برہم

عدالتی احکامات کو 'جان بوجھ کر نظر انداز' کرنے پر بی ایم سی اور این ایم ایم سی کی سخت سرزنش، قانون پر عمل نہ کرنے پر اعلیٰ شہری عہدیداروں کی تنخواہیں روکنے کا انتباہ

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) اور نوی ممبئی میونسپل کارپوریشن (این ایم ایم سی) کو فضائی آلودگی پر قابو پانے کے بار بار عدالتی احکامات کو 'جان بوجھ کر نظر انداز' کرنے پر سخت سرزنش کی اور متنبہ کیا کہ قانون پر عمل نہ کرنے پر اعلیٰ شہری عہدیداروں کی تنخواہیں روکی جا سکتی ہیں۔

مشترکہ ذمہ داری پر زور

عدالت نے ہوا کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ متعلقہ اہلکار بھی کسی دوسری دنیا میں نہیں رہتے۔ چیف جسٹس چندر شیکھر اور جسٹس شیام سمن پر مشتمل بنچ نے کہا کہ آپ بھی کسی الگ دنیا میں نہیں رہتے، ہم سب ایک ہی ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ 2023 میں عدالت نے شہر میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی کا ازخود نوٹس لیا تھا اور شہری اداروں اور دیگر حکام کو فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرنے کی ہدایت کی تھی۔

یہ سوال کرتے ہوئے کہ نوی ممبئی میونسپل کارپوریشن (این ایم ایم سی) کمشنر نے پہلے کی ہدایات کے باوجود ذاتی حلف نامہ کیوں داخل نہیں کیا، عدالت نے ریمارکس دیے، "این ایم ایم سی کمشنر نے جان بوجھ کر اس عدالت کے احکامات کو نظر انداز کیا ہے، جس کے لیے ہم تجویز کرتے ہیں کہ اگلے احکامات تک ان کی تنخواہ کی معطلی کا حکم دیا جائے۔ عدالتی کمیٹی نے 36 مقامات کا دورہ کیا جہاں فضائی آلودگی کم کرنے کے اقدامات کی خلاف ورزی کی گئی۔ ان میں سے 25 ممبئی میں تھے، بشمول بی کے سی میں مجوزہ نئے ہائی کورٹ کمپلیکس کی جگہ۔

بنچ نے نوٹ کیا کہ اگرچہ این ایم ایم سی نے دعویٰ کیا ہے کہ باقی 11 مقامات کا معائنہ کیا گیا ہے اور کارروائی کی گئی ہے، لیکن این ایم ایم سی کے سٹی انجینئر کی طرف سے داخل کردہ حلف نامہ میں اس طرح کی کارروائی کا 'کوئی اشارہ' نہیں ہے۔ عدالت نے عہدیداروں کی ایک ٹیم کو ان 11 مقامات کا دوبارہ دورہ کرنے کی ہدایت کی۔

بی ایم سی کے قوانین کی تعمیل کے بارے میں سوالات

بی ایم سی کے وکیل، سینئر ایڈوکیٹ ایس یو کامدار نے وضاحت کی کہ 600 مقامات میں سے تقریباً 400 جگہوں پر جہاں ایئر کوالٹی مانیٹر نصب کیے جانے تھے، پہلے ہی نصب کیے جا چکے تھے اور کئی مقامات پر کام روکنے کے نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ تاہم عدالت متاثر نہیں ہوئی۔

اس پر بینچ نے پوچھا کہ ایک بات واضح ہے کہ آپ نے عدالت کے اس حکم کے بعد ہی ایکشن لینا شروع کیا ہے۔ آپ پچھلے چھ ماہ سے کیا کر رہے تھے؟ ہم یہاں صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے نہیں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کو چلانا عدالت کا کام نہیں ہے۔ عدالت نے بی ایم سی کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ 'ہم آپ کی تنخواہ روک لیں گے' جب یاد دلایا گیا کہ ضابطوں کی تعمیل ایک قانونی فرض ہے۔ بنچ نے ہوا کے معیار کی نگرانی کے بارے میں تفصیلی ڈیٹا طلب کیا اور بی ایم سی کو نومبر 2025 سے پہلے تین ماہ کے لیے روزانہ سینسر کا ڈیٹا جمع کرنے کے ساتھ ساتھ تنصیبات اور سنٹرل کنیکٹیویٹی سے متعلق ماہانہ معلومات فراہم کرنے کی ہدایت کی۔ عدالت نے کہا کہ ہمیں صرف نمبر چاہیے وہ اپنی کہانی خود سنائیں گے۔

وکیل گلنار مستری اور پوجا تھورات نے ممبئی میراتھن کے دن کی ریڈنگ کا حوالہ دیتے ہوئے نجی ایئر کوالٹی ریڈنگ اور بی ایم سی ڈیٹا کے درمیان فرق کو اجاگر کیا۔ انہوں نے استدلال کیا کہ بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی پر محض ردعمل ظاہر کرنے کے بجائے، ممبئی کو درجہ بندر دعمل کی ضرورت ہے۔ مستری نے دلیل دی کہ ممبئی کو ایک ٹائرڈ اور اسٹیج پر مبنی فریم ورک کی ضرورت ہے۔ ہمیں دہلی جیسی صورتحال تک پہنچنے سے پہلے یہ کرنا چاہیے۔

یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ حلف ناموں میں وارڈ وار تفصیلات اور احتساب کا فقدان ہے، عدالت نے ریمارکس دیے کہ 'چونکہ بی ایم سی کی طرف سے کوئی حقیقی اور دیانتدارانہ کوششیں نہیں کی گئی ہیں، اس لیے ہم این ایم ایم سی کمشنر کے خلاف پاس کردہ حکم کی طرح کا حکم پاس کر سکتے ہیں۔' ججوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ 'بہت سنگین مسئلہ' ہے اور شہری اداروں کو یاد دلایا کہ وہ آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف مثالی جرمانے عائد کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ کیس کی اگلی سماعت 27 جنوری کو ہوگی۔

بدلاپور پھر شرمسار

اسکول وین میں 4 سالہ بچی کا جنسی استحصال

مشتعل ہجوم کی جانب سے توڑ پھوڑ اور احتجاج کے بعد پولیس کی کارروائی، وین ڈرائیور گرفتار، علاقے میں امن وامان بحال کرنے کے لئے بھاری نفری تعینات

کلیم شیخ

بدلاپور: ایک اور ہولناک واقعہ نے بدلاپور کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ نابالغ کے ساتھ جنسی زیادتی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ایک نجی انگلش میڈیم اسکول کی طالبہ 4 سالہ لڑکی نے الزام لگایا ہے کہ اسکول وین ڈرائیور نے گاڑی کے اندر اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ اس واقعے نے شہر میں بڑے پیمانے پر غم وغصے کو جنم دیا، جس کے نتیجے میں مشتعل ہجوم نے احتجاج اور توڑ پھوڑ کی۔ متاثرہ، بدلاپور (مغربی) کے ایک پرائیویٹ اسکول میں نرسری کی طالبہ، اسکول کے بعد ایک پرائیویٹ وین میں گھر لوٹ رہی تھی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، ڈرائیور نے خاتون اٹینڈنٹ کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھایا اور اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ جب لڑکی وقت پر گھر نہ پہنچی تو اس کے والدین گھبرا گئے۔ اسکول میں کافی تلاش اور پوچھ گچھ کے بعد بالآخر لڑکی صدمے کی حالت میں گھر واپس آئی اور اپنی ماں کو بتایا کہ کیا ہوا ہے۔ لڑکی کے والدین نے ابتدائی طور پر اسکول انتظامیہ کو مطلع کیا، لیکن کوئی تسلی بخش جواب نہ ملنے پر انہوں نے بدلاپور ویسٹ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ شکایت پر فوری کارروائی کرتے ہوئے، بدلاپور پولیس نے بچوں کے جنسی جرائم سے تحفظ (پاکسو) ایکٹ اور تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا۔ ملزم ڈرائیور کو رات گئے تلاش کر کے گرفتار کر لیا گیا۔ جیسے ہی اس واقعے کی خبر شہر میں پھیلی، ایک بڑا ہجوم تھانے کے باہر جمع ہو گیا اور 'فوری انصاف' کا مطالبہ کیا۔ صورتحال اس وقت کشیدہ ہو گئی جب مظاہرین نے اسکول وین کو جرم میں ملوث دیکھا اور توڑ پھوڑ کی۔ اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس شیلیش کالے نے کہا کہ ہم نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے اور اس سے مکمل تفتیش جاری ہے۔ ہم حفاظتی پروٹوکول کے حوالے سے اسکول انتظامیہ کی لاپرواہی کی بھی تحقیقات کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملزم کو آج عدالت میں پیش کیا گیا۔ پولیس کی بھاری نفری علاقے میں تعینات کی گئی ہے تاکہ امن وامان کی مزید صورتحال پیدا نہ ہو۔

اس واقعہ نے ایک بار پھر محکمہ تعلیم اور ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ طلباء کی حفاظت کے رہنما خطوط کی صریح نظر اندازی کو بے نقاب کیا ہے۔ سخت احکامات کے باوجود کہ ہر اسکول ٹرانسپورٹ گاڑی میں ایک خاتون اٹینڈنٹ کا ہونا ضروری ہے، وین بغیر کسی خاتون اٹینڈنٹ کے چل رہی تھی۔ والدین نے الزام لگایا ہے کہ اسکول اور ٹرانسپورٹ ٹھیکیدار ڈرائیوروں کی سخت پولیس تصدیق نہیں کر رہے ہیں۔ یہ افسوسناک واقعہ بدنام زمانہ بدلاپور اسکول کیس کے تقریباً 1.5 سال بعد پیش آیا ہے، جس میں اکشے شندے نامی صفائی کارکن نے دو نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی تھی۔ اس واقعے نے بڑے پیمانے پر احتجاج اور شہر بھر میں بند کو جنم دیا، جس کا نتیجہ پولیس مقابلے میں شندے کی موت پر منتج ہوا۔ اس طرح کے جرائم کے اعادہ نے والدین کو یہ سوال کرنے پر چھوڑ دیا ہے کہ کیا شہر میں بچوں کی حفاظت کے حوالے سے واقعی کچھ تبدیل ہوا ہے۔

40 دنوں میں رقم دوگنا کرنے کا لالچ دیکر 24 لاکھ کی ٹھگی

الہاس نگر میں دھوکہ دہی اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج، ملزم گرفتار

الہاس نگر: الہاس نگر میں 24 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کا ایک سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں کرپٹو کرنسی میں بھاری منافع کا وعدہ کر کے ایک شخص سے 23 لاکھ 95 ہزار روپے کی دھوکہ دہی کی گئی۔ متاثرہ پربھاوتی سنجے مالی کی شکایت پر تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے ہل لائن پولیس نے ملزم مکیش مورے کو گرفتار کر لیا۔

پولیس کے مطابق مکیش مورے نے اپنی اہلیہ ارچنا مورے کے ساتھ مل کر لوگوں کو 5 فیصد یومیہ واپسی اور 40 دنوں میں رقم دوگنا کرنے کا لالچ دیا۔ اس اسکیم کے تحت، انہوں نے تقریباً 15 سے 20 لوگوں کو سرمایہ کاری کے لیے آمادہ کیا۔ شروع میں، انہوں نے کچھ سرمایہ کاروں کو ان کا اعتماد حاصل کرتے ہوئے رقم واپس کی، لیکن بعد میں ادائیگی روک دی اور فرار ہو گئے۔ ملزمان نے لوگوں کی مالی حالت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کے لیے دباؤ ڈالتا تھا، کسی کو 10 ہزار روپے اور کسی سے اس سے بھی کم سرمایہ کاری کرواتا تھا، جبکہ کچھ لوگوں پر لاکھوں روپے بھی سرمایہ کاری کے لئے دباؤ ڈالتا تھا۔

ان کی اہلیہ ارچنا مورے بھی اس پورے فراڈ میں برابر کی شریک بتائی جاتی ہیں۔ رقم واپس نہ ملنے اور ملزمان کے فرار ہونے پر سرمایہ کاروں نے ایک سازش رچی اور ملزم کو تین لاکھ روپے مزید سرمایہ کاری کا وعدہ کر کے بلایا اور پھر اسے پکڑ کر ہل لائن پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے عدالت میں پیش کیا، جہاں عدالت نے ملزم کو دو روزہ جسمانی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا۔ پولیس نے بتایا کہ مکیش مورے نے اس سے قبل ممبرا تھانے کی حدود میں کروڑوں روپے کا دھوکہ بھی کیا تھا۔

چھگن بھجبل کو بڑی راحت

مہاراشٹر اسدن گھوٹالے میں ای ڈی نے کلین چٹ دے دی

ممبئی: مہاراشٹر کی سیاست کی ایک اہم شخصیت اور این سی پی کے اجیت پوار دھڑے کے رہنما چھگن بھجبل کے لیے کچھ راحت ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے انہیں مبینہ مہاراشٹر سدن گھوٹالہ کیس میں اہم راحت دی ہے۔ نئی دہلی کی ایک مقامی عدالت نے جمعہ کو انہیں مہاراشٹر سدن کی تعمیر سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں بری کر دیا۔ یہ کیس 2005-2006 میں دیے گئے معاہدے سے متعلق ہے۔ چھگن بھجبل پر محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیوڈی) کے وزیر کے طور پر کام کرتے ہوئے مہاراشٹر سدن کی تعمیر کا کام ایک کمپنی کو دینے اور بدلے میں فوائد حاصل کرنے کا الزام تھا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے مطابق، بھجبل اور ان کے خاندان کے افراد نے مہاراشٹر اسدن کی تعمیر کے لیے تعمیراتی کمپنی کے ایس چمنکر سے رشوت وصول کی تھی۔ تحقیقاتی ایجنسی نے دعویٰ کیا کہ کنسٹرکشن کمپنی نے رقم ان کمپنیوں کو منتقل کی جس میں وزیر کے بیٹے پنکج اور بھتیجے سمیر بھجبل ڈائریکٹر تھے۔ ڈسچارج کی درخواست منظور کر لی گئی۔ ایک وکیل نے کہا کہ جمعہ کو منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے مقدمات کی روک تھام کے خصوصی جج ستیہ نارائن رام جیون ناوندر نے سینئر این سی پی لیڈر اور کیس کے دیگر ملزمین کی رہائی کی درخواستوں کو قبول کر لیا۔ ای ڈی کا مقدمہ این سی پی لیڈر اور ان کے اہل خانہ کے خلاف انسداد بدعنوانی بیورو (اے سی بی) کے ذریعہ درج ایف آئی آر پر مبنی ہے۔ اس معاملے میں الزام یہ تھا کہ مہاراشٹر سدن کی اصل لاگت 5.13 کروڑ روپے تھی، جسے بعد میں بڑھا کر 50 کروڑ روپے کر دیا گیا۔ ای ڈی کے الزام کے مطابق، بھجبل نے کمپنی سے 13.5 کروڑ روپے کی رشوت وصول کی، جب کہ کمپنی نے مہاراشٹر سدن اور محکمہ تعمیرات عامہ کے دیگر کاموں سے تقریباً 190 کروڑ روپے کا منافع کمایا۔ چھگن بھجبل، ان کے بیٹے پنکج، بھتیجے سمیر، اور پانچ دیگر کو 2021 میں اے سی بی کے خصوصی کیس میں بری کر دیا گیا تھا۔

بی ایم سی کا پہلا کیبل اسٹیڈ پل ممبئی میں بنایا جا رہا ہے

پل سے کئی علاقوں میں ٹریفک کی بھیڑ میں کمی آئے گی۔ پل کی اونچائی 78 میٹر ہے اور 55 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن مہالکشمی ریلوے اسٹیشن کے قریب کیشوراؤ کھڈے لائن پر کیبل سے چلنے والا فلائی اوور تعمیر کر رہی ہے۔ ابھی کام جاری ہے۔ انفرادی کاموں کو حتمی شکل دینے کے بعد، پورے منصوبے کو 31 اکتوبر تک مکمل کرنا ہے۔ کیبل سے بنے پل کے لیے 78.5 میٹر اونچا پائلن بنایا جا رہا ہے۔ 55 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایڈیشنل کمشنر ابھیجیت بنگر نے ہدایت دی کہ 31 اکتوبر تک فلائی اوور کو مکمل کرنے کو یقینی بناتے ہوئے پائلنز، اپروچ سڑکیں اور تمام معاون کام وقت پر مکمل کیے جائیں۔ یہ نیا پل مہالکشمی میں ٹریفک کی بھیڑ کو دور کرنے کے لیے بنایا جا رہا ہے۔ بنگر نے ترقیاتی منصوبے کے ایک حصے کے طور پر جاری کام کا معائنہ کیا۔ یہ میونسپل کارپوریشن کا ریلوے ٹریک پر پہلا کیبل اسٹیڈ پل ہے۔ یہ ویسٹرن ریلوے کو ایس اے ٹی روڈ سے مہالکشمی ریلوے اسٹیشن کے قریب مہالکشمی میدان تک جوڑتا ہے۔ یہ پل 803 میٹر لمبا اور 17.2 میٹر چوڑا ہے۔ ریلوے کی باؤنڈری 23.01 میٹر چوڑی ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے ان درختوں کی حفاظت کے لیے سیدھ میں ضروری تبدیلیاں کی ہیں جو فلائی اوور کی تعمیر سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ پائلون کیبل سے بنے پل کے ڈیزائن کا ایک اہم جزو ہے۔ یہ پل کا وزن برداشت کرتا ہے اور ان کیبلز کو سپورٹ کرتا ہے جو پل کے ڈیک کو سپورٹ کرتی ہیں۔ مجوزہ پل کے لیے 78.5 میٹر اونچا پائلن بنایا جا رہا ہے۔ اونچائی اور ڈیزائن انجینئرنگ کے نقطہ نظر سے خاص طور پر چیلینجنگ ہیں۔ پائلن کو جدید انجینئرنگ ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے، جس میں اعلیٰ معیار کے کنکریٹ اور مضبوط اسٹیل عناصر شامل ہیں۔ پائلن کے استحکام اور مضبوطی کو یقینی بنانے کے لیے، ہوا، زلزلے، ٹریفک کا بوجھ، اور طویل مدتی استعمال سمیت تمام عوامل پر غور کیا گیا ہے۔

’امی! سیلا شہید ہو گئی ہے، سند زخمی ہے، ہمیں بچا لیں‘

غزہ: خوف آلاء شحادہ کے لیے نیا نہیں تھا۔ غزہ میں جینے والا ہر شخص خوف سے واقف ہوتا ہے۔ مگر بھوک، اس طرح کی بھوک جس نے آلاء کو توڑ دیا۔ اسے یہ گمان بھی نہ تھا کہ آٹے کی ایک بوری کی تلاش میں نکلنا اس کی ننھی بیٹی کی زندگی کی قیمت بن جائے گا اور وہ اپنی گود میں خوراک نہیں بلکہ اپنی بچی کا بے جان جسم اٹھائے واپس لوٹے گی۔

یہ کہانی صرف ایک ماں کی نہیں۔ یہ غزہ کی ہر ماں کی ہے جس کے ہاتھ خالی اور آنکھیں نم ہیں۔

ماں، گھر اور ایک سادہ سی زندگی

آلاء شحادہ کی عمر 33 برس ہے، شمالی غزہ کے جبالیا کیمپ کی رہائشی آلا چار بچوں کی ماں ہیں۔ جنگ سے پہلے اس کی زندگی بھی محاصرے میں جکڑی ہزاروں فلسطینی عورتوں جیسی تھی۔ محدود وسائل، تنگی داماں، مسلسل دباؤ مگر ایک چھت تھی، بچے تھے، اور دل میں یہ یقین کہ کل شاید آج سے بہتر ہو۔

وہ اپنے شوہر محمود اور بچوں کے ساتھ شارع الہوجہ میں سات منزلہ عمارت کے ایک چھوٹے سے فلیٹ میں رہتی تھی۔ شوہر مزدوری کرتے تھے جو بمشکل زندگی کا پہیہ چلاتی تھی۔ جنگ سے کچھ ماہ قبل محمود روزگار کی تلاش میں نکلے، اس وعدے کے ساتھ کہ لوٹیں گے تو حالات بدلیں گے۔ آلاء نے انتظار کیا، بچوں کے ساتھ، امید کے سہارے۔

پھر جنگ آ گئی

اکتوبر سنہ 2023ء آیا اور اس کے ساتھ وہ آگ جو سب کچھ نگل گئی۔ بمباری نے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا، پھر آگ کا گھیرا، پھر وہ لمحے جب عمارتیں زمین بوس ہوئیں اور لوگ ملبے کے نیچے دب کر شہید ہو گئے۔

آلاء نے ایسی جنگ کبھی نہیں دیکھی تھی۔

دس دن بعد اسے بچوں سمیت گھر چھوڑنا پڑا۔ شوہر موجود نہ تھا۔ پہلے شیخ رضوان کے ایک سکول میں پناہ لی، پھر الرمال کے ایک اور سکول میں۔ قابض اسرائیلی افسران کی دھمکی آمیز فون کالز آتیں، علاقہ خالی کرنے کے احکامات ملتے اور بمباری ایک جگہ سے دوسری جگہ ان کا تعاقب کرتی رہی۔

ہجرت در ہجرت، درد در درد

یہ سفر یہیں نہیں رکا۔ شارع صلاح الدین سے گزرتے ہوئے فوجی ناکوں کے سائے میں وہ رفح پہنچے۔ وہاں علاقہ العلم میں ایک خیمہ نصب کیا۔ آلاء اسے خیمہ نہیں کہتی، وہ اسے خیمہ ہائے موت کہتی ہے۔ سردیوں میں ہڈیوں میں اترتی سردی، گرمیوں میں سانس روک دینے والی حدت۔ ایک ماں جو کبھی اپنے بچوں کو دیواروں کے سائے میں سلاتی تھی، اب بوسیدہ کپڑے کے نیچے ان کی حفاظت کا وہم پال رہی تھی۔ مئی سنہ 2024ء میں رفح پر یلغار کے خطرے کے ساتھ ایک اور ہجرت۔ اس بار وسطی غزہ، النصیرات۔ یہاں ایک نئی جنگ شروع ہوئی، بھوک کی جنگ۔ کوئی آمدن نہ تھی۔ آلاء تکیا (لنگر خانے) پر انحصار کرنے لگی۔ اپنی بیٹیوں فرح اور ایلین کو گھنٹوں لمبی قطاروں میں کھڑا ہونے بھیجتی۔ وہ دال اور چاول کی ایک پلیٹ لے آتیں جو بس اتنی ہوتی کہ بچے سو جائیں، زندہ رہ جائیں۔

ذلت روز کا معمول بن گئی، مگر ماں کے پاس اور کوئی راستہ نہ تھا۔

واپسی، جو واپسی نہ تھی

جنوری سنہ 2025ء میں سیز فائر کا اعلان ہوا۔ آلاء نے سوچا شاید اب چھت نصیب ہو جائے۔ وہ بچوں کے ساتھ پیدل جبالیا لوٹی۔ مگر جو ملا وہ ملبے کا سمندر تھا۔ گھر، نہ سکول، نہ مسجد۔ ان کا فلیٹ مکمل طور پر مٹ چکا تھا۔ اس نے اسی ملبے کے پاس خیمہ لگا لیا، جیسے راکھ پر دوبارہ زندگی بسانا چاہتی ہو۔

یہ امید بھی زیادہ دیر زندہ نہ رہی۔ مارچ سنہ 2025ء میں قابض اسرائیلی جارحیت نے پھر سر اٹھایا۔ گزرگاہیں بند، خوراک اور دوا ممنوع اور بھوک پہلے سے زیادہ سفاک ہو گئی۔ بچے پانی کی کمی اور غذائی قلت کا شکار ہونے لگے۔ پھر انخلا کے نئے احکامات، پھر بمباری، پھر بھاگ دوڑ، اور اس بار ساحلی کیمپ، المشتل کے ایک خیمے تک۔

موت کے مراکز، آٹے کے نام پر

یہاں بھوک عروج پر تھی۔ بچے بھوک اور پیاس سے مر رہے تھے۔ راتوں کو آلاء اپنے بچوں کے رونے سے جاگتی۔ روٹی کے ایک ٹکڑے کی فریادیں۔

پھر قابض اسرائیل نے محدود مقدار میں آٹے کی اجازت دی۔ زی ؔکیم اور میدان النابلسی میں۔ آلاء کہتی ہے یہ امدادی مقامات نہیں تھے، یہ موت کے جال تھے۔ بھوکے ہجوم، فضا میں ڈرون، اچانک فائرنگ، ہر بار شہادتیں۔

وہ پندرہ سے زیادہ بار گئی۔ کبھی آٹا ملا، کبھی خالی ہاتھ لوٹی۔ ہر بار اپنی اور اپنی بیٹیوں کی جان داؤ پر لگائی۔ وہ جانتی تھی نکلنا شاید واپسی نہ ہو، مگر بچوں کی آنکھوں میں ایک ہی سوال تھا: آج کھائیں گے یا نہیں؟

وہ رات جب سب کچھ ختم ہو گیا

21 جولائی سنہ 2025ء کی رات، آٹے کی گاڑیوں کی خبر سن کر آلاء خواتین کے ایک گروہ کے ساتھ نکلی۔ بچوں کو خیمے میں چھوڑا اور اللہ کے سپرد کیا۔ آدھی رات کے بعد علاقہ العمودی میں اچانک فائرنگ اور بمباری شروع ہو گئی۔ لاشیں، چیخیں، افراتفری۔ آلاء نے پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا۔ آٹا نہ سہی، جان تو بچے۔

واپسی پر خبر ملی کہ المشتل کے خیموں پر بمباری ہوئی ہے۔ وہ دوڑی، سانس ٹوٹتا رہا، دل کانپتا رہا۔ جب پہنچی تو خیمہ موجود نہ تھا۔ ایمبولینسیں، خون، بچوں کے بے جان جسم۔

پھر اس نے ایمبولینس سے فرح کی آواز سنی: امی، ہمیں نشانہ بنایا گیا، سیلا شہید ہو گئی، سند زخمی ہے۔

سیلا، روٹی کی منتظر بچی

آلاء نے اپنی آٹھ سالہ بیٹی سیلا کو زمین پر پڑا دیکھا۔ سر سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے اسے اٹھایا، بھاگی، چیختی رہی۔ الشفاء ہسپتال میں ڈاکٹروں نے رات دو بجے اس کی شہادت کی تصدیق کی۔ ایک شیل کا ٹکڑا اس کے سر میں پیوست تھا۔

سیلا اس انتظار میں شہید ہوئی کہ ماں روٹی لے آئے گی۔

سند کو معمولی زخم آئے۔ چودہ سالہ فرح کے جسم اور سر میں شیل کے ٹکڑے پیوست ہوئے۔ ایک ٹکڑا دماغ سے محض ایک ملی میٹر دور رک گیا۔ بستروں کی کمی کے باعث وہ گھنٹوں زمین پر پڑی رہی۔ ہسپتال بھرا ہوا تھا، دوا کم تھی، زندگی مہنگی اور نایاب ہو چکی تھی۔

آخر میں ایک سوال

آلاء کہتی ہے اس نے وہ دیکھا جو کسی انسان کی برداشت سے باہر ہے۔ ایک بیٹی دفن ہو گئی، دوسری موت سے لڑ رہی ہے۔ وہ کسی سے جواب نہیں مانگتی، بس ایک سوال فضا میں چھوڑ دیتی ہے:

سیلا کا قصور کیا تھا؟

کس جرم کی سزا ایک بچی کو ملی جو بھوک سے مری، اس انتظار میں کہ اس کی ماں روٹی لے آئے گی؟

غزہ کا ایک معصوم بچہ نہ ختم ہونے والی جنگ میں جھلسے زخموں کے ساتھ زندگی کی جنگ لڑنے پر مجبور

غزہ: غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی مسلط کردہ جنگ نے محمد جحیلہ کی معصوم بچپن کو درد اور اذیت کے ایک نہ ختم ہونے والے سفر میں بدل دیا ہے۔ شدید جلنے کے زخموں نے اس کے چہرے اور جسم کی ساخت بدل دی اور اسے ایسے جسمانی اور نفسیاتی اثرات سے دوچار کر دیا جو وقت گزرنے کے ساتھ مزید سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ محمد کی والدہ غدیر بتاتی ہیں کہ ان کا بچہ غزہ شہر میں مصطفیٰ حافظ سکول پر قابض اسرائیلی بمباری سے معجزانہ طور پر زندہ بچ گیا۔ یہ سکول گذشتہ برس کے وسط میں بے گھر فلسطینیوں کی پناہ گاہ بنا ہوا تھا۔ موت کے منہ سے نکل آنے کے باوجود محمد کو طویل عرصہ طبی نگہداشت میں رہنا پڑا اور آج بھی اسے مسلسل علاج کی ضرورت ہے بالخصوص چہرے پر جلنے کے زخموں کے اثرات کم کرنے کے لیے۔ علاج کے ابتدائی مراحل سے گزرنے کے بعد نئی پیچیدگیاں سامنے آنے لگیں جن میں سب سے خطرناک طبی اصطلاح میں نسیج وحشی کی تشکیل ہے جو گہرے یا دیر سے بھرنے والے جلنے کے زخموں کی سنگین پیچیدگیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس صورتحال نے غزہ پٹی کے اندر ہی محمد کے چہرے کے لیے ایک خصوصی پلاسٹک ماسک تیار کرنے کو ناگزیر بنا دیا۔ اس عمل کو اس کی والدہ نے تقریباً ناممکن قرار دیا کیونکہ محاصرے اور جاری جنگ کے باعث طبی سامان اور وسائل کی شدید قلت ہے۔ غدیر بتاتی ہیں کہ ان کا بیٹا روزانہ تقریباً 20 گھنٹے یہ ماسک پہننے پر مجبور ہے تاکہ اس کی حالت مزید بگڑنے سے روکی جا سکے حالانکہ یہ ایک کم سن بچے کے لیے نہایت اذیت ناک عمل ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جنگ نے میرے بچے کے چہرے اور جسم کو مسخ کر دیا اور ہمارے دلوں کو جلا دیا لیکن ہم آخری لمحے تک غزہ سے باہر اس کے علاج کی امید تلاش کرتے رہیں گے کیونکہ یہاں اس کے مرض کے لیے درکار تخصصی علاج موجود نہیں خاص طور پر وہ بحالی کی سرجریز جو اس کی حالت کا تقاضا کرتی ہیں۔ ماں اس بات پر شدید فکرمند ہے کہ اگر محمد کو علاج کے لیے سفر کی اجازت نہ ملی یا طبی معاونت بند ہو گئی تو اس کے بچے کو بچانے کا موقع ضائع ہو جائے گا بالخصوص اس خدشے کے پیش نظر کہ قابض اسرائیلی اقدامات کے باعث کئی عالمی تنظیمیں غزہ میں اپنی سرگرمیاں محدود یا بند کرنے پر غور کر رہی ہیں۔ ماہر ڈاکٹر نسیج وحشی کو جلد کا ایک غیر معمولی نشو قرار دیتے ہیں جو متاثرہ جلد کی مرمت کے دوران جسم کے حد سے زیادہ ردعمل کے نتیجے میں بنتا ہے۔ اس کے باعث جلد موٹی اور ابھری ہوئی ہو جاتی ہے جس کا رنگ اور ساخت اردگرد کی جلد سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کے اسباب میں جلنے کی گہرائی شفا کا طویل عرصہ بار بار انفیکشن اور موروثی عوامل شامل ہیں۔

طوفان الاقصیٰ کے بعد القدس کا ثقافتی محاذ: شناخت اور یادداشت کی بقا کی جدوجہد

غزہ: القدس میں جہاں نوآبادیاتی اور پیچیدہ قابض پالیسیوں کے دباؤ تلے جگہ، انسان اور یادداشت کو از سرِ نو تشکیل دیا جا رہا ہے، وہاں اب ثقافت محض سیاست کے متوازی ایک علامتی عمل نہیں رہی اور نہ ہی ایسی حاشیائی سرگرمی جسے روزمرہ زندگی کی کڑی شرائط سے الگ کیا جا سکے۔ بلکہ یہ فلسطینی وجود ہی کے دفاع کا ایک بنیادی میدان بن چکی ہے۔ فلسطینی مطالعاتی ادارے کی جانب سے 14 جنوری 2026 کو جاری کی گئی پالیسی دستاویز اسی زاویے سے شہر میں روزمرہ ثقافتی عمل کا جائزہ پیش کرتی ہے اور اسے معنی، یادداشت اور علامتی جواز پر ایک بالواسطہ مگر شدید معرکہ قرار دیتی ہے، بالخصوص اس مرحلے میں جو سات اکتوبر 2023ء کے بعد سامنے آیا۔ یہ دستاویز اس بنیادی مفروضے سے آغاز کرتی ہے کہ القدس میں ثقافت اب عوامی پالیسی کا مسئلہ بن چکی ہے جو انفرادی اور اجتماعی بقا کی شرائط سے براہِ راست جڑی ہے، خاص طور پر ایک نہایت کمزور سماجی و معاشی تناظر میں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق القدس میں تقریباً تین چوتھائی فلسطینی خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور بچوں میں یہ شرح کہیں زیادہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سماجی بنیاد جو مستقبل میں ثقافت کا سامع اور محافظ بنتی تھی، ابتدا ہی میں زوال کا شکار ہو رہی ہے۔

سات اکتوبر سے قبل القدس کا منظرنامہ

یہ صورتِ حال صرف ثقافتی سرگرمیوں تک محدود رسائی تک نہیں بلکہ خود ادارہ جاتی ڈھانچوں، فنی پیداوار کے انداز اور ثقافتی کارکنوں کی بقا کی صلاحیت تک پھیلی ہوئی ہے۔ یوں روزمرہ ثقافتی عمل غیر اعلانیہ صمود کی ایک شکل بن گیا ہے اور اسی کے ساتھ ایک ایسا میدان بھی جو منظم نشانہ بنائے جانے کے لیے نہایت حساس ہے۔

سات اکتوبر 2023ء سے قبل القدس میں فلسطینی ثقافتی منظرنامہ زیادہ تر انفرادی کوششوں اور کم خرچ، آزاد عوامی مقامات کے جال پر قائم تھا جو ایک غیر مستحکم قانونی اور سکیورٹی ماحول میں کام کرتے تھے۔

اس طرز نے اگرچہ ایک محدود مگر مسلسل ثقافتی موجودگی کو ممکن بنایا، جیسے چھوٹے تھیٹر شو، بچوں کے لیے فنی ورکشاپس، محدود مشاعرے اور عوامی کتب خانے، تاہم یہ تسلسل طویل المدت منصوبہ بندی یا ادارہ جاتی ترقی کے بجائے مسلسل سمجھوتے کی منطق پر قائم تھا۔ قانونی، سکیورٹی، مشروط فنڈنگ اور کمزور ہم آہنگی کی باہمی گرفت نے ثقافتی عمل کو کسی بھی سیاسی یا سکیورٹی کشیدگی پر فوری جمود کا شکار بنا دیا۔

ممکنات کی حد میں القدس کی ثقافت

اسی تناظر میں دستاویز ثقافت کو ایک آزاد تخلیقی سرگرمی کے بجائے عوامی میدان میں فلسطینی موجودگی کو منظم رکھنے کا ایک طریقہ قرار دیتی ہے۔ ایک ایسے شہر میں جو باہم گتھی ہوئی سکیورٹی اور قانونی درجہ بندیوں کے تحت چلایا جا رہا ہو، وہاں یہ طے کیا جاتا ہے کہ ثقافتی طور پر کیا دکھایا جا سکتا ہے اور کون عوامی دائرے میں اظہار اور نمائندگی کا حق رکھتا ہے۔ یوں ثقافت اجازت اور پابندی کے توازن کے تابع ایک میدان بن جاتی ہے، نہ کہ ایک فطری شہری حق۔ یہی وجہ ہے کہ روزمرہ ثقافتی سرگرمی ممکنات کی حد کو جانچنے کا مستقل عمل بن جاتی ہے اور ایک ایسا نازک میدان تشکیل پاتا ہے جہاں نرم کنٹرول کے اوزار اور براہِ راست جبر ایک دوسرے میں گھل مل جاتے ہیں، بغیر اس کے کہ ہر بار واضح پابندی کا اعلان کیا جائے۔

غزہ پر جنگ سے قبل قابض اسرائیل نے القدس کے ثقافتی میدان کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے متعدد اوزار استعمال کیے، جن میں بدلتا ہوا سکیورٹی اندازہ، مبہم الزامات جیسے اشتعال انگیزی یا سیاسی وابستگی، ایسی مشروط فنڈنگ جو تنقیدی مواد کو کھوکھلا کر دے اور بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل نگرانی شامل ہے۔ اس سب کے نتیجے میں ایک ایسا ثقافتی منظرنامہ وجود میں آیا جو مستقل احتیاط کے سائے میں کام کرتا رہا اور جسے مقامی آبادی کے فطری حق کے بجائے عارضی طور پر دی گئی گنجائش سمجھا گیا۔

تاہم سات اکتوبر 2023ء کے بعد ایک شدید موڑ آیا۔ غزہ کی پٹی پر نسل کشی کی جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی قابض اسرائیلی پالیسیاں کنٹرول سے تقریباً مکمل تعطیل کی طرف منتقل ہو گئیں۔ اب ثقافتی میدان کو ایک منظم کیے جانے والے انتظامی دائرے کے بجائے ایک بلند خطرے کی جگہ سمجھا جانے لگا جسے منجمد کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ جاری سرگرمیاں روک دی گئیں، طے شدہ پروگرام منسوخ کیے گئے اور ثقافتی اداروں پر چھاپے مارے گئے، وہ بھی کسی واضح قانونی طریقہ کار کے بغیر۔ اس طرح ثقافت کو ایک شہری عمل کے بجائے بذاتِ خود سکیورٹی خطرہ بنا دیا گیا۔

کم نمایاں سرگرمیوں کی منصوبہ بندی

یہ تبدیلی روزمرہ ثقافتی سرگرمیوں پر براہِ راست حملوں کی صورت میں سامنے آئی۔ قابض فوج نے بچوں کے لیے پیش کیے جانے والے ایک تعلیمی تھیٹر شو کے دوران الحکواتی تھیٹر پر دھاوا بولا، شو روک دیا گیا اور ہال خالی کرا لیا گیا، حالانکہ اس کی نوعیت خالصتاً تربیتی تھی۔ بند مقامات میں ہونے والی تعلیمی اور ثقافتی تقریبات کو اشتعال انگیزی کے نام پر منسوخ کیا گیا اور خطرے کی تعریف اتنی وسیع کر دی گئی کہ خود ثقافتی عمل ہی نشانے پر آ گیا۔

یہ سلسلہ کتب خانوں پر چھاپوں تک جا پہنچا، جیسے شارع صلاح الدین پر واقع سائنسی لائبریری اور خان الزیت میں القدس لائبریری، جہاں کتابیں ضبط کی گئیں اور مالکان کو گرفتار کیا گیا۔ اس طرح تحریری علم کو بھی سیاسی عمل کے برابر ایک خطرہ بنا کر پیش کیا گیا۔ ادارہ جاتی ڈھانچے کے تعطل نے معنی کے دائرے کو بھی نشانہ بنایا۔ غزہ یا فلسطینی یادداشت سے جڑی علامتوں یا الفاظ کے باعث ادبی نشستیں اور نمائشیں روکی گئیں اور عوامی مقامات سے ثقافتی مواد ہٹا دیا گیا۔

ساختی سطح پر اس کے ساتھ مالی اور انتظامی پابندیاں سخت کی گئیں، رقوم کی ترسیل روکی گئی اور بین الاقوامی عطیہ دہندگان کو خوفزدہ کیا گیا، جس سے پروگرام محدود یا معطل ہو گئے اور جنگ کے دوران دوہری کمزوری پیدا ہوئی۔ حتیٰ کہ ڈیجیٹل میدان بھی جو پہلے ایک نسبتاً متبادل تھا، محفوظ نہ رہا۔ نگرانی، تفتیش اور مواد حذف کرنے کا دائرہ پھیلایا گیا اور یوں خود ساختہ سنسرشپ کو مادی دنیا سے باہر بھی مسلط کر دیا گیا۔ ان تمام حالات کے باوجود ثقافتی عمل مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ اس نے خود کو کم نمایاں، محدود تشہیر اور کسی بھی لمحے منسوخی کے قابل منصوبہ بندی کے ساتھ دوبارہ منظم کیا۔ کچھ سرگرمیاں بند مقامات میں جاری رہیں، جیسے فلمی نمائشیں، ثقافتی نشستیں اور محدود دستکاری بازار، مگر واضح لسانی اور انتظامی احتیاط کے ساتھ اور بغیر کسی وسیع میڈیا کوریج کے۔ تاہم یہ موافقت بھی نازک ثابت ہوئی، کیونکہ کئی تقریبات آخری لمحوں میں روک دی گئیں اور متعدد منصوبے آغاز سے پہلے ہی ناکام بنا دیے گئے۔ اس طرح نشانہ صرف ایک تقریب نہیں بلکہ پورا سہارا دینے والا ڈھانچہ بنا۔

دستاویز اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ القدس میں ثقافتی سرگرمیاں نہ تو عارضی ہیں اور نہ ہی محض علامتی، بلکہ یہ ایک ایسے شہر میں ممکنہ موجودگی کی شکل ہیں جسے قابض اسرائیل اخراج کے منطق کے تحت چلا رہا ہے اور جہاں عوامی میدان کو معنی پیدا کرنے کی صلاحیت سے خالی کیا جا رہا ہے۔

جنگ نے سوڈان کے 80 لاکھ بچوں کو تعلیم سے محروم کر دیا

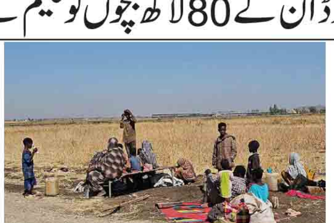

خرطوم: سوڈان میں جاری خونریز جنگ نے انسانی زندگی کے بنیادی حق یعنی تعلیم کو بھی بری طرح روند ڈالا ہے۔ عالمی ادارہ ”سیو دی چلڈرن“ نے خبردار کیا ہے کہ اس مسلسل جنگ کے باعث 80 لاکھ سے زائد بچے تعلیم سے محروم ہو چکے ہیں، جسے ادارے نے دنیا میں سکولوں کی سب سے طویل بندش قرار دیا ہے۔

ادارے کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 80 لاکھ سے زیادہ بچے، جو ملک میں سکول جانے کی عمر کے بچوں کا تقریباً نصف بنتے ہیں، 484 دنوں سے کلاس رومز سے باہر ہیں۔ یہ مدت حتیٰ کہ کورونا وبا کے دوران دنیا بھر میں سکول بند رہنے کے عرصے سے بھی زیادہ طویل ہے، جس کے باعث سوڈان کا تعلیمی بحران عالمی سطح پر بدترین بحرانوں میں شمار ہونے لگا ہے۔

سیو دی چلڈرن نے واضح کیا کہ لڑائی کے نتیجے میں ہزاروں سکول یا تو بند ہو چکے ہیں یا شدید طور پر متاثر ہوئے ہیں، جبکہ متعدد سکولوں کو بے گھر ہونے والے شہریوں کے لیے پناہ گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس صورت حال نے وسیع علاقوں میں تعلیمی عمل کو تقریباً مکمل طور پر مفلوج کر دیا ہے۔

ادارے کے مطابق دارفور کا خطہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، جہاں شمالی دارفور میں صرف 3 فیصد سکول فعال ہیں، جبکہ مغربی کردفان میں یہ شرح محض 15 فیصد تک محدود ہے۔ اس کے ساتھ ہی تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث بڑی تعداد میں اساتذہ علاقے چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

یہ تباہ کن صورت حال اس جنگ کے سائے میں جنم لے رہی ہے جو سنہ 2023ء سے سوڈانی فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز کے درمیان جاری ہے۔ اس جنگ کے نتیجے میں دسیوں ہزار افراد مارے جا چکے ہیں اور لاکھوں شہری بے گھر ہو چکے ہیں، جبکہ صحت اور تعلیم سمیت بنیادی انفراسٹرکچر کو وسیع پیمانے پر تباہی کا سامنا ہے۔

سیو دی چلڈرن کی سربراہ انگر آشنگ نے خبردار کیا کہ اگر تعلیم میں سرمایہ کاری نہ کی گئی تو ”ایک پوری نسل کو ایسے مستقبل کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے گا جہاں مواقع کے بجائے تنازعات حکمرانی کریں گے۔“

دوسری جانب اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق فولکر ٹورک نے شہری انفراسٹرکچر پر بڑھتے حملوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے، جن میں سکول بھی شامل ہیں اور ساتھ ہی تنازع کے دوران بچوں کی بھرتی میں اضافے پر بھی سخت خدشات ظاہر کیے ہیں۔

انگلی ٹریگر پر ہے، امریکہ اور اسرائیل کو غلط حساب مہنگا پڑے گا: ایران

تہران: علاقائی کشیدگی میں تیزی کے پس منظر میں ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر نے امریکہ اور قابض اسرائیل کو براہِ راست اور دوٹوک انتباہ جاری کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ کسی بھی غلط اندازے کے نتائج نہایت تکلیف دہ ہوں گے، جبکہ ایرانی افواج مکمل جنگی تیاری کی بلندترین سطح پر موجود ہیں۔

ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر جنرل محمد باکپور نے جمعرات کے روز واضح الفاظ میں کہا کہ انگلی ٹریگر پر ہے، اور واشنگٹن اور تل ابیب کو تاریخ کے تجربات سے سبق سیکھنا چاہیے، خصوصاً اس جنگ سے جو ان کے بقول بارہ دن تک ایران پر مسلط کی گئی، تاکہ اس سے بھی زیادہ دردناک انجام سے بچا جا سکے۔

ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر نے اس بات پر زور دیا کہ پاسدارانِ انقلاب اور ایران پہلے سے کہیں زیادہ مستعد اور تیار ہیں اور مسلح افواج کے سپریم کمانڈر علی خامنہ ای کی جانب سے جاری ہونے والے تمام احکامات اور اقدامات پر فوری عملدرآمد کے لیے پوری طرح آمادہ ہیں۔ ان کے مطابق عسکری تیاری اس وقت انتہائی بلند سطح پر پہنچ چکی ہے۔

یہ بیانات ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن پر جاری کیے گئے ایک تحریری اعلامیے میں سامنے آئے، جو پاسدارانِ انقلاب کے یومِ تاسیس کی مناسبت سے نشر کیا گیا۔ پاسدارانِ انقلاب کی بنیادی ذمہ داری ایران کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنا ہے۔

اسی تناظر میں پاسدارانِ انقلاب کی زمینی افواج کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل محمد کرمی نے اپنے ایک سابقہ بیان میں کہا تھا کہ زمینی افواج مکمل جنگی تیاری کی حالت میں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایرانی سکیورٹی سرحدی نقطۂ آغاز سے لے کر ملک کے اندرونی علاقوں تک مضبوط اور مستحکم ہے، اور جو آنکھ بھی ہماری سرزمین پر بری نیت ڈالے گی ہم اسے اکھاڑ پھینکیں گے۔

قابض اسرائیل کی بلندترین سکیورٹی تیاری

دوسری جانب قابض اسرائیل کی فوج نے جمعرات کے روز دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اپنی فضائیہ کی تمام یونٹس کو بلندترین سکیورٹی الرٹ پر رکھ دیا ہے۔ تل ابیب میں کیے جانے والے اندازوں کے مطابق امریکہ کی جانب سے ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کا خدشہ موجود ہے۔

قابض اسرائیل کی فوج کے جاری کردہ بیان کے مطابق فضائیہ کے کمانڈر تومر بار نے بدھ کے روز میزائل شکن نظام آئرن ڈوم کی ایک بیٹری کا معائنہ کیا اور ممکنہ دفاعی منظرناموں کے لیے مکمل تیاری کی ضرورت پر زور دیا۔

ادھر امریکی خبر رساں ویب سائٹ ایکسیوس نے رپورٹ کیا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف ایک ممکنہ حملہ سفارتی رابطوں، لاجسٹک رکاوٹوں اور علاقائی اتحادیوں کے اعتراضات کے باعث روک دیا تھا۔ یہ پیش رفت وائٹ ہاؤس میں منگل کے روز ایرانی فائل پر ہونے والے ایک اجلاس سے قبل سامنے آئی۔

یہ تمام حالات اس وقت سامنے آ رہے ہیں جب ایران پر امریکی اور قابض اسرائیلی دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے، خصوصاً دسمبر کے اواخر میں ایران میں معاشی اور سماجی حالات کے بگاڑ کے خلاف ہونے والے عوامی احتجاج کے بعد۔

اس کے برعکس ایران نے امریکہ پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ پابندیوں اور انتشار کو ہوا دے کر فوجی مداخلت کا جواز پیدا کرنا چاہتا ہے، تاکہ ملک میں نظام کی تبدیلی مسلط کی جا سکے۔

لبنان: بعلبک پر قابض اسرائیل کے ڈرون حملے، جنوبی علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ

بیروت: قابض اسرائیلی فوج کے ڈرون طیاروں نے لبنان کے مشرقی علاقے بعلبک پر دو فضائی حملے کیے، جن میں سے ایک حملے میں ایک گاڑی کو براہِ راست نشانہ بنایا گیا۔ لبنانی خبر رساں ایجنسی کے مطابق قابض اسرائیل کے ایک ڈرون نے بعلبک انٹرنیشنل روڈ پر مجدلون چوک کے قریب ایک گاڑی کو نشانہ بنایا، جس کے چند ہی منٹ بعد ایک اور اسرائیلی ڈرون نے دوسرا حملہ کرتے ہوئے بعلبک کے قریب واقع بلدہ دورس کو نشانہ بنایا، جو دار الامل ہسپتال کے نزدیک ہے۔ اسی دوران قابض اسرائیل کے ڈرون طیاروں نے بلدہ مرکبا پر ایک صوتی بم بھی گرایا جبکہ بلدہ بلیدا میں ایک شہری کے گھر کے اطراف میں بھی دھماکہ خیز مواد پھینکا گیا۔ مقامی باشندوں کے مطابق ضلع بنت جبیل میں بلدہ عیترون کے مضافاتی علاقوں پر خودکار ہتھیاروں سے شدید فائرنگ کی گئی، جس کا منبع جنوبی لبنان کے جبل الباط کے علاقے میں لبنانی سرزمین کے اندر قائم کیا گیا ایک نیا اسرائیلی عسکری مورچہ تھا۔ یہ تمام جارحانہ کارروائیاں قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل اور کھلی خلاف ورزیوں کا حصہ ہیں، یہ معاہدہ نومبر سنہ 2024ء میں طے پایا تھا۔ ان خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک سیکڑوں افراد شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ قابض اسرائیل اب بھی لبنان کی پانچ اسٹریٹجک پہاڑیوں پر ناجائز قبضہ جمائے ہوئے ہے، جن پر اس نے گذشتہ جنگ کے دوران قبضہ کیا تھا، اس کے علاوہ وہ دیگر لبنانی علاقوں پر بھی دہائیوں سے قابض چلا آ رہا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔